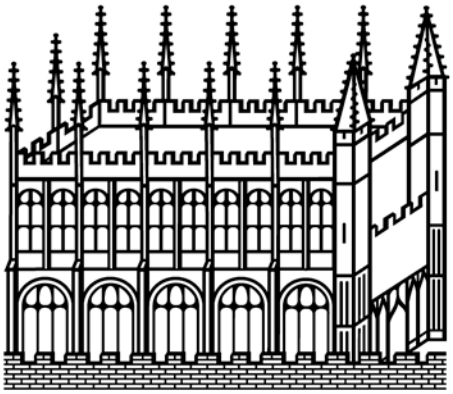


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

سبب تالیف کتاب

اب یہ ہیچمدان ناکارہ زبان خاکسار ذرۂ بیمقدار جہالت کا دوست شائستگی کا عدو بشمبر ناتھ سپرد خدمت سامعین اور
ناظرین ہین عرض رسا ہی ایک ذرکا بیحد ہاجرا ہی کہ میری دلمین بیحد خیال آیا کہ افسوس ہلوگ بڑے بدنصیب ہین اپنی مالک اور
بادشاہ سی اتنے دور ہین کہ اوسکی زیارت سی بھی معذور ہین ایسی قسمت کہانسے لائین کہ اوسکے دربار مین باریابی ہین سریر سلطنت
تخت سلطنت پر اوسکو جلوس فرما دیکھین ہو دبانہ تسلیمات و کورنشات بجالائین کاش دور ہی سی جلوس سواری شکل
بادبہاری نظر آئی تو بھی مراد دل حاصل ہوجاے اور بیحد بات تو خواب و خیال ہی امر محال ہی کہ اوس سی ہمکلام ہون یا کچھ
عرض معروض کرین رہی نصیب ہمارے اون ہم وطنونکے ہین جو انگلستان جنت نشان کی سیر کر آئی ہین اور ایسے شہنشاہ
عالیجاہ کی زیارت سی مستفید ہو چکے ہین اور اونھون نی بچشم دیکھا ہی کہ جناب مستطاب ملکہ معظمہ کے کیا کیا الطاف خسروانی
اور مراحم جہانبانی بحال رعایاے برطانیہ مبذول ہین جنکے دلونکی مرادین حصول ہین مگر ہم ایسے مہجور حضور ایسے دور بہت
ہین کہ جنھون نی انگلستان کو بچشم ملاحظہ کرنا کیا خواب مین بھی نہین دیکھا ہی مگر ان اخبارات سی اپنے بادشاہ کی حالات
خیریت سمات پڑھ یا سنکر پاس حق نمک اور وفاداری اپنا دل خوش کرلیا کرتی ہین لیکن بہت سی لوگ ایسے بھی ہین کہ وہ
ان وسیلون سی بھی محروم ہین اونکی امید کسیطرح سے بر نہین آتی ہی حسرت بڑہتی جاتی ہی مگر ہمارے شہنشاہ عالیجاہ نی اپنے حالات
غرائب واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھ اپنے روزنامچہ خاص مین جسکی بیس جلدین ہین اور مطبوع ہوکر مطبوع طبائع
صغار و کبار ہوا ہی ارقام فرمائی ہین اور تمام رشتہ داران شاہی اور قرابت مندان بادشاہی اور سلاطین عظام اور
پرنس کانسرٹ اونکے شوہر عالیمقام کی حالات اوسمین مندرج ہین اور سواے اوسکے اکثر حکایات مختلف کتابونمین پائی جاتی
ہین جو بہ آسانی ایک جگہ دستیاب نہین ہوسکتی اور تلاش سے بھی نہین ملتی اگر ملی بھی تو انگریزی مین جنسے ہر
فرد و بشر جو اوس علم سے ماہر نہین مستفید نہین ہوسکتا لہذا قبل اسکے کہ مین اپنے عزیز ہم وطنون کو بیحد تردد
سنادون کہ مینے اوس روزنامچہ کا اردو مین ترجمہ [illegible]
مین چند اوراق مشتمل
ہون کہ اگر بروقت
عالی ہمتی اور دریا دلی
مقام پرتاب گڈھ اودھ
۱۵ مئی ۱۸۷۶ عیسوی

Tuzuk-i Jarmanī
Bishambar Nāth



فہرست تصنیفات و تالیفات پنڈت لشمبھر ناتھ سپرو

۱۔ ترجمہ صفوۃ المصادر بزبان اردو از فارسی مطبوعہ مطبع اردو اخبار دہلی محمد باقر

۲۔ انشاء فارسی

۳۔ انشاء اردو

۴۔ ترجمہ کتاب نظم ڈرزمڈ وغیرہ نظم فارسی مین (ناتمام)

۵۔ کمپنڈیم آبکاری واشنامپ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور

۶۔ انتخاب و فہرست سرکلرات صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر اودہ من ابتدا سنہ ۱۸۶۲ عیسوی لغایت سنہ ۱۸۶۹ عیسوی مطبوعہ ایضاً۔

۷۔ معلم المسلات فی تشریح الجروح والاموات دربارہ شہادت ڈاکٹران بمقدمہ فوجداری مطبوعہ ایضاً۔

۸۔ مفید البنات لڑکیون کے تعلیم کے لیے۔

۹۔ شراب حیات۔

۱۰۔ رنگ محل سکندر اعظم کا ہندوستان مین آنا مع دیگر کوائف کے۔

۱۱۔ ترتزک جرمنی

تمت

جناب شاہزادہ البرٹ اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کی اولاد

جناب پرنس البرٹ نے نو اولاد چھوڑی جن مین سے بفضل ایزدی کوئی ضائع نہین ہوا اور کوئی نالائق نہین نکلا وہ یہہ ہین + + +

۱۔ جناب وکٹوریا پرنسس رائل جو ۲۱۔ نومبر سنہ ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئین اور جن کا عقد نکاح سنہ ۱۸۵۸ عیسوی مین جناب فریڈرک شاہزادہ ولیعہد پروشس کے ساتھہ ہوا

۲۔ جناب البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز جو ۹۔ نومبر سنہ ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوے اور جن کی شادی پرنس الگذنڈر اشہزادی ڈنمارک کے ساتھہ ہوئی اون کی دو اولاد ہین

۳۔ جناب الیس ماڈ میری جو ۲۵۔ اپریل سنہ ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئین اور جنکا عقد جولائی سنہ ۱۸۶۲ء عیسوی مین عالی جناب پرنس لوے شاہزادہ ہیسی وارمنڈاٹ کے ساتھہ ہوا

۴۔ جناب الفرڈ ارنسٹ البرٹ جو ۶۔ اگست سنہ ۱۸۴۴ء عیسوی کو تولد ہوے اور سنہ ۱۸۶۶ء عیسوی مین رونق بخش ہندوستان ہوے تھے انگلستان کے خاندان شاہی کے یہہ پہلے رکن ہین جنھون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ملک کو زیب و زینت بخشی انکی شادی ۲۳۔ جنوری سنہ ۱۸۷۴ء کو بمقام دارالخلافہ روس گرانڈ ڈچز میری الگذنڈرونا شہنشاہ روس کی بیٹی سے ہوئی

۵۔ جناب خلینا اگسٹا جو ۲۵۔ مئی سنہ ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئین تھین +

۶۔ جناب لوئیسا جو ۱۸۔ مارچ سنہ ۱۸۴۸ء عیسوی پیدا ہوئی تھین

۷۔ جناب آرتھر ولیم جو یکم مئی سنہ ۱۸۵۰ء عیسوی کو پیدا ہوئے تھے

۸۔ جناب لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ جو ۷۔ اپریل سنہ ۱۸۵۳ء عیسوی کو پیدا ہوے تھے

۹۔ جناب بیاٹرس میری وکٹوریا جو ۱۴۔ اپریل سنہ ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئی تھین

اس بارہ مین لکھنے روا ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم نیکی اور خوبیون مین بیمثال تھے
ہر فن مین صاحب کمال تھے جو لوگ نیکی کے شناسا ہین اور خوبی کے آشنا ہین
وہ اسکو خوب جانتے ہین کہ شرط خدمت کا کچھہ نتیجہ ہے اور اوس کے ایفا کرنیکا کیا
درجہ ہے اور بمشقت تمام اور محنت مالا کلام اوسی کام کو عمل مین لاتے ہین جس سے
دنیا مین نیک نام ہو جاتے ہین اور اپنے وطن خاص خواہ اوس جگہ مین جہان انھون نے
تو وطن اختیار کر لیا ہے اپنے شرط خدمت کو ادا کرتے ہین اور رات دن اوسکی
ترقی اور بہبودی کی فکر مین رہا کرتے ہین شاہزادہ عالی تبار کو خداوند کریم جنت
نصیب کرے ایسے نیک ذات ستودہ صفات اور مردم دوست کو اپنے جوار رحمت مین
قریب کرے زیادہ کہانتک ناظرین کی سمع خراشی کرون بہتر ہے کہ زبان قلم پر مہر سکوت دون فقط



اپنے سلاح و بکتر کے ذریعہ سے ظاہر کی تھی یعنے طاقت جسمانی اور دلاوری کے کام کیے افواج بری اور بحری کے سرداری مین نام کیے یہان تو طاقت دلی اور دماغی اور علمی و عملی اور بلند فکری اور عالی ہمتی درکار تھی جو لوگون کی حاجتونکو جانے اون کی مشکلون کو پہچانے ایسی تدبیر بتائی جن سے اون کی تکلیف دور ہو جائے خلاصہ یہہ ہے کہ وہ طاقت جو اعلی ترین مراتب و امراض کے پورا کرنیکے لیے ضرور ہے مطلوب تھی۔

ان اوصاف پسندیدہ اور صفات حمیدہ مین خوشامد نے مطلق راہ نہین پائی ہے اور نہ اس مین کچھ سخن تراشی اور طبع آزمائی ہے بلکہ راست راست بیان ہے صداقت کا امتحان ہے اور مین تو پہلے اوپر لکھہ آیا ہون کہ جناب شاہزادہ مرحوم کا طریقہ بسر اوقات ایسا نہ تھا جس سے نمایش اور ظاہری نمود پائی جاے مگر مان اس بات کا تو مقر ہون کہ وہ حد درجہ کی خوردائے اور ضدی تھے شاہزادہ مرحوم نے تاجیات محنت مین بسر کی اور یہہ سب تکلیف اونھون نے اپنی عزیز بی بی اور اونکی رعایا کی خدمتگزاری مین برداشت کی اونھون نے طالب علمون کیسی محنت اور جفاکشی بطیب خاطر امور اہم کے انصرام کے لیے اختیار کی تھی علاوہ اسکے ایک گروہ کو اعلی درجہ پر پہچایا غربا کی خبرگیری فن اکلون کی ایجاد مین ترقی دینا اور برطانیہ کی بہبودیون کا ازدیاد اون کی کم فرصتی کی اوقات کا کام تھا اور انھین کامون کے سرانجام مین اونھون نے عمدہ ترین حصہ اپنے عمر عزیز کا صرف کیا یہہ محنت محنتین اور یہان نشانیان جو برطانیہ کے باشندون کی بہبودی اور ترقی کے لیے نہایت بلند حوصلگی اور عالی ہمتی سے ظہور مین آئین اگر کسی غیر شائستہ زمانہ مین ظاہر ہوتین تو بالضرور شاہزادہ مرحوم کا تیسرا دیوتا شمار کیا جاتا اور اون کے مزار مبارک پر لاکھون زائر باعتقاد قلبی و عقیدت دلی حاضر ہو کر سر بسجود رہتے اور اوسکے طواف و زیارت سے فیض یاب ہو کر اون کی پرستش کرنے لگتے مگر اس زمانہ مین کہ شائستگی نے ترقی پائی ہے جس کی شامت آئی ہے تعصب کی خفت ہے نیکی کی قدر منزلت ہے اسبات کا دم بھرنا لن ترانی کی لینا بجا ہے جو کچھہ

جناب پرنس مرحوم کی خصلت اور سیدت کے بابت ڈاکٹر نارمن مکاولڈ نے سلک
تحریر بلاغت نظیر مین منسلک فرمائے ہین اون کو بھی راست راست بے کم وکاست
آویزۂ گوش حق نیوش سامعین اور ناظرین کرون۔
بڑے بڑے سرکون پر جب کسی امور متعلقہ مملکت یا کاروبار سلطنت خواہ مفید خلائق
ہین اون سے کوئی امر استصوابًا پوچھا جاتا یا مشورہ لیا جاتا خواہ کسی فیصلہ کی
درخواست کیجاتی تو سوائے اون خدمات متعلقہ خانہ داری کے جنکی انتہا نتھی
اور ایک لحظہ اونکو فرصت نہ ملتی تھی جناب مرحوم ہمیشہ مستعد و تیار رہتے سب سے
عمدہ صلاح بتاتے اور آخر کو یہی کامیاب ہوجاتے کسی کو اون کے اخلاق اور طرز
درویش پر آپس مین سرگوشی کرتے نہین دیکھا معاملات سلطنت اور کاروبار مملکت مین
کوئی تدبیر اون کی خلاف نہ پڑی جو کام کیا اوسکا بخیر انجام ہوا اور نہ کبھی اونکی کوئی
صلاح خلاف ہوتی جو بات ہوتی وہ بہت صاف ہوتی جو امر کیا اوس مین مفاد
سلطنت کا خیال رکھا اور کوئی بات کبھی ایسی نکی جس سے اون کی تعظیم و تکریم مین
فرق آتا کوئی اون کا دشمن ہوجاتا تو ہم یہان اون لوگون کو مستثنے کرتے ہین جو جادۂ
راستی اور انصاف کے باہر قدم دھرتے ہین اور ہمدردی کا دم بھرتے ہین ہر قول و
فعل مین جو لایق تعریف اور محبت قومی کے تھا وہ اوس مین پورے نکلے لوگون کی
حاجت اور امور خیر و برکت کو فورًا جان لیتے جسمین لوگون کی ذرا سی بھی بھلائی ہوتی اوسکو
معًا پہچان لیتے چنانچہ یہی سبب تھا کہ ہر اہل فرقہ اور صاحب حرفہ اون کو اپنا سالک
سالک اور ہادی و رہنما سمجھتا تھا ہر تاجر و کاشتکار عالم و فاضل غریب و امیر
سپاہی و نوکری پیشہ اون کو اپنا پیشوا سمجھتا تھا جو چند اشخاص گذرے ہین
اور دنیا مین اپنا نام کر گئے ہین اون کے مقابلہ مین جناب مرحوم کے نسبت یہہ
نہین کہا جاسکتا ہے کہ ایک سر و ہزار سودا خواہ ایک انار و صد بیمار کی کیفیت تھی مگر
حقیقت یہہ ہے کہ یہہ عجیب خلقت کے آدمی تھے اور خاص کر کے ایسے زمانہ مین پیدا ہوے جو
طاقت کا زمانہ کہا جاتا تھا یہان طاقت سے مراد وہ طاقت نہین ہے جو اونکے بزرگون نے

مقدمۃ الجیش ہوجاتے اونکی صلاح سراسر فلاح تھی اونھون نے ایسا انتظام
فرمایا کہ اونکے عہد مین جنگ وجدال قومی کا وقوع نہونے پایا۔
جناب شاہزادہ عالی تبار کی عظمت اور شوکت تک حسد کی رسائی نہین ہوسکتی
ہرچند کہ جناب مرحوم نے مثل سکندر اعظم یا قیصر روم خواہ شاہنشاہ نپولین کے
ممالک تسخیر نہین کیے اور گو کہ جناب جنت مکان نے میدان جدال وقتال مین اپنے
فتوحات کا تفاخر نہین کیا تاہم نبی نوع انسان کی بہبودی اور ترقی کے لیئے
جو ناموری کے کام اونھون نے کئے وہ کیا تھوڑے ہین اسلیے جو باتین اونھون نے
حاصل اور پیدا کین اونکا مقابلہ کسی سپہ سالار کے خون آلودہ فتوحات سے
نہین کیا جاسکتا اس مین شک نہین ہے کہ شاہزادہ مرحوم کے کاروبار جنکی
مہمات سے زیادہ تر قابل تعریف اور فی الحقیقت لائق توصیف ہین کیونکہ اون کامون سے
ترقی اور بہتری اجزاے پریشان کی مقصود تھی اور سپہ سالارونکے کام سے تباہی اور
غارتگری اون بندگان خدا کے جو امن وآسایش کے مہد عافیت مین آرام کرتے تھے
مرکوز خاطر تھی ایک کے افعال ناملائم کا تسخیرات اور فتوحات ممالک وجفاکاری اور ستم شعاری
نتیجہ ہے اور دوسرے کے کار خیر کا تسخیر دلہاے غربا و مساکین اور جور وتعدی سے اونکو محفوظ
اور مامون رکھنا خلاصہ ہے۔ جناب مرحوم کی فتوحات معائب سے مبرا اور ہر حالت مین
یادگار امن وامان ہین جسکے تمام لوگ ثناخوان ہین۔ وہ فتوحات جنسے وہ اپنی نفس
اور عوام کے جہل وتعصبات پر غالب آئے اور اون کے واسطے تدابیر شائستہ
عمل مین لائے اور وہ فتوحات جنسے انسان ضعیف البنیان کی حماقت اور برائیونکو
اونھون نے دور کیا اوس قوم کو دنیا مین مشہور کیا بیشک اون کے مقابلہ مین
سلطنت روم وشام کے تخت وتاج اور نمود وآرائش ایک بازیچۂ طفلان لہو لعب
نادانان تصور کرنا چاہیے۔
مگر قبل اسکے کہ ان اجزاء گران بہا اور اوراق چند کو ختم کرکے اون کا شیرازہ رشتۂ
جان سے باندہ کر شکنجۂ سینۂ محبت گنجینہ مین کھینچ لون مین چاہتا ہون کہ جو درمضامین

اسکے سوائے اور نہ کہا جائے گا یہہ بات فوراً تسلیم کرنیکے لائق نہین ہے کہ وہ نفس کشیکی امتحانات سخت مین جنمین بڑے بڑے عالی دماغ غوطے کھا گئے ہین کامیاب ہوا مگر ہماری بحث تو اسمین ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی عالی صفات مین ایسی خوبیان اور نیکیان تھین جنھون نے اونکی سہو وخطا اور خام خیالی کو چھپا لیا ہے اور اوسی سے جامہ انسانیکی توقیر زیادہ ہوگئی ہے جناب شاہزادہ البرٹ کی ذات مجموعہ صفات مین وہ عمدہ خوبیان جیلی اور اصلی تھین کہ اگر وہ خاندان شاہی مین پیدا نہ ہوے ہوتے اور اون کی شادی ایسے طاقت ور والی ملک اور قوم شایستہ کے ساتھہ نہوئی ہوتی تب بھی اون کا نام پشت در پشت تک ویسے ہی اعزاز سے لیا جاتا اور اونکی تعظیم وتکریم اوسیطرح ہوتی جیسے اب ہوتی ہے ــــ

اب چون کہ نمونہ کامل اور ناتمام حالات زندگی اور خلق عام شاہزادہ البرٹ مرحوم کا قریب الاختتام ہے اور اون کی خصلت وسیرت اور عادات وطریق بسر اوقات ناظرین اور سامعین کے بخوبی ذہن نشین ہوگئے ہون گے کہ کس طور سے ناموافق مواقع پر اون کی صفات دلی وعادات جبلی نے انگلستان کے دربار یگانہ مین اپنے جوہر دکھائے اور اوس عمر مین جب کہ نوجوان شاہزادگان انگلستان سوائے ناچ ورنگ اور لہو ولعب کے اور کوئی مشغلہ بہتر نہین سمجھتے تھے جناب شاہزادہ نے اپنے دلی ودماغی قوتون کو انگلستان کی بہبودی اور رفاہ وفلاح کے لیئے کمال جانفشانی اور عرق ریزی سے صرف کیا اگرچہ اپنے ہم جنسون کی بہبودی مین محنت ہاے شاقہ کرنے سے وہ اکثر بیمار رہا کرتا تھا اور آخر کار عین شباب مین رشتہ حیات اونکا منقطع ہوگیا اور گل جوانی باد صرصر ممات سے پژمردہ ہوگیا مگر تاہم اونکے کارہاے نمایان ومفید ونتایج افکار سعید اور سیر چشمی ودریادلی اور عالی ہمتی اور دانشوری نے بڑی بڑی فوائد قومی کی بنیاد ڈالی ہے اونکی ترقی کی راہ نکالی ہے جنسے اوسکا نام عزت کے ساتھہ تا روز قیام قائم رہیگا اسبات مین سر مو فرق نہین ہے کہ اگر زندگی اونکی وفا کرتی اور چند سال اور بقید حیات رہتے تو مدبر کامل اور یوروپ کے

فہرست تصنیفات و تالیفات پنڈت لچھمن ناتھ سپرو

۱۔ ترجمہ صفوۃ المصادر بزبان اردو از فارسی مطبوعہ مطبع اردو اخبار دہلی محمد باقر

۲۔ انشاء فارسی

۳۔ انشاء اردو

۴۔ ترجمہ کتاب نظم ڈرزڈن از نظم فارسی مین (ناتمام)

۵۔ کمپنڈیم آبکاری واشٹامپ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور

۶۔ انتخاب و فہرست سرکلرات صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر اودہ من ابتدا سنہ ۱۸۶۲ عیسوی لغایت سنہ ۱۸۶۶ عیسوی مطبوعہ ایضاً۔

۷۔ معلم المسلات فی تشریح الجروح والاموات دربارہ شہادت ڈاکٹران بمقدمہ فوجداری مطبوعہ ایضاً۔

۸۔ مفید البنات لڑکیون کے تعلیم کے لیے۔

۹۔ شراب حیات۔

۱۰۔ رنگ محل سکندر اعظم کا ہندوستان مین آنا مع دیگر کوائف کے۔

۱۱۔ امرتزک جرمنی

جناب شاہزادہ البرٹ اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کی اولاد

جناب پرنس البرٹ نے نو اولاد چھوڑی جن مین سے بفضل ایزدی کوئی ضائع نہین ہوا اور کوئی نالائق نہین نکلا وہ یہہ ہین + + +

۱۔ جناب وکٹوریا پرنسس رائل جو ۲۱۔ نومبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئین اور جن کا عقد نکاح ۱۸۵۸ء عیسوی مین جناب فریڈرک شاہزادہ ولیعہد پروشس کے ساتھہ ہوا

۲۔ جناب البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز جو ۹۔ نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوے اور جن کی شادی پرنس الگذنڈر شاہزادی ڈنمارک کے ساتھہ ہوئی اون کی دو اولاد ہین

۳۔ جناب الیس ماڈ میری جو ۲۵۔ اپریل ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئین اور جنکا عقد جولائی ۱۸۶۲ء عیسوی مین عالی جناب پرنس لوے شاہزادہ ہیسی وارمنڈاٹ کے ساتھہ ہوا

۴۔ جناب الفرڈ ارنسٹ البرٹ جو ۶۔ اگست ۱۸۴۴ء عیسوی کو تولد ہوے اور ۱۸۷۱ء عیسوی مین رونق بخش ہندوستان ہوے تھے انگلستان کے خاندان شاہی کے یہہ پہلے رکن ہین جنھون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ملک کو زیب و زینت بخشی انکی شادی ۲۳۔ جنوری ۱۸۷۴ء کو بمقام دارالخلافہ روس گرانڈ ڈچز میری الگذنڈرونا شہنشاہ روس کی بیٹی سے ہوئی

۵۔ جناب خلینا اگسٹا جو ۲۵۔ مئی ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئین تھین +

۶۔ جناب لوئیسا جو ۱۸۔ مارچ ۱۸۴۸ء عیسوی پیدا ہوئی تھین

۷۔ جناب آرتھر ولیم جو یکم مئی ۱۸۵۰ء عیسوی کو پیدا ہوئے تھے

۸۔ جناب لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ جو ۷۔ اپریل ۱۸۵۳ء عیسوی کو پیدا ہوے تھے

۹۔ جناب بیاٹرس میری وکٹوریا جو ۱۴۔ اپریل ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئی تھین



اس بارہ مین لکھے روا ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم نیکی اور خوبیون مین بیمثال تھے
ہر فن مین صاحب کمال تھے جو لوگ نیکی کے شناسا ہین اور خوبی کے آشنا ہین
وہ اسکو خوب جانتے ہین کہ شرط خدمت کا کچھہ نتیجہ ہے اور اوس کے ایفا کرنیکا کیا
درجہ ہے اور بمشقت تمام اور محنت مالا کلام اوسی کام کو عمل مین لاتے ہین جس سے
دنیا مین نیک نام ہو جاتے ہین اور اپنے وطن خاص خواہ اوس جگہ مین جہان اونھون نے
توطن اختیار کرلیا ہے اپنے شرط خدمت کو ادا کرتے ہین اور رات دن اوسکی
ترقی اور بہبودی کی فکر مین رہا کرتے ہین شاہزادہ عالی تبار کو خداوند کریم محبت
نصیب کرے ایسے نیک ذات ستودہ صفات اور مروم دوست کو اپنے جوار رحمت مین
قریب کرے زیادہ کہانتک ناظرین کی سمع خراشی کرون بہتر ہے کہ زبان قلم پر مہر سکوت دون فقط



اپنے سلاح و بکتر کے ذریعہ سے ظاہر کی تھی یعنے طاقت جسمانی اور دلاوری کے
کام کیے افواج بری اور بحری کے سرداری مین نام کیے یہان تو طاقت دلی
اور دماغی اور علمی و عملی اور بلند فکری اور عالی ہمتی درکار تھی جو لوگون کی حاجتونکو
جانے اون کی مشکلون کو پہچانے ایسی تدبیر بتائی جن سے اون کی تکلیف
دور ہو جائے خلاصہ یہہ ہے کہ وہ طاقت جو اعلی ترین مراتب و امراض کے
پورا کرنیکے لیے ضرور ہے مطلوب تھی۔

ان اوصاف پسندیدہ اور صفات حمیدہ مین خوشامد نے مطلق راہ نہین پائی ہے
اور نہ اس مین کچھ سخن تراشی اور طبع آزمائی ہے بلکہ راست راست بیان ہے
صداقت کا امتحان ہے اور مین تو پہلے اوپر لکھہ آیا ہون کہ جناب شاہزادہ مرحوم کا
طریقہ بسر اوقات ایسا نہ تھا جس سے نمایش اور ظاہری نمود پائی جاے مگر جان اس
بات کا تو مقر ہون کہ وہ حد درجہ کی خوردائے اور ضدی تھے شاہزادہ مرحوم نے تاجیات
محنت مین بسر کی اور جو سب تکلیف اونھون نے اپنی عزیز بی بی اور اونکی رعایا کی خدمتگذاری مین
برداشت کی اونھون نے طالب علمون کیسی محنت اور جفاکشی بطیب خاطر امور اہم کے
انصرام کے لیے اختیار کی تھی علاوہ اسکے ایک گروہ کو اعلی درجہ پر پہچایا یعنی بحریہ کی
جن کلون کی ایجاد مین ترقی دینا اور برطانیہ کی بہبودیون کا ازدیاد اون کی کم فرصتی کی
اوقات کا کام تھا اور انھین کامون کے سرانجام مین اونھون نے عمدہ ترین حصہ
اپنے عمر عزیز کا صرف کیا یہہ سخت محنتین اور یہان فشانیان جو برطانیہ کے باشندون کی
بہبودی اور ترقی کے لیے نہایت بلند حوصلگی اور عالی ہمتی سے ظہور مین آئین اگر کسی
غیر شائستہ زمانہ مین ظاہر ہوتین تو بالضرور شاہزادہ مرحوم کا پیغمبر و مین شمار کیا جاتا
اور اون کے مزار مبارک پر لاکھون زائر باعتقاد قلبی و عقیدت دلی حاضر ہو کر
بہ سجود رہتے اور اوسکے طواف و زیارت سے فیض یاب ہو کر اون کی پرستش کرنے لگتے مگر
اس زمانہ مین کہ شائستگی نے ترقی پائی ہے جہل کی شامت آئی ہے تعصب کی
خفت سے نیکی کی قدر منزلت ہے اسباب کا دم بھرنا لن ترانی کی لینا بجا ہے جو کچھہ

جناب پرنس مرحوم کی خصلت اور سیدت کے بابت ڈاکٹر نارمن مکلوڈ نے سلک
تحریر بلاغت نظیر مین منسلک فرمائے ہین اون کو بھی راست راست بے کم وکاست
آویزۂ گوش حق نیوش سامعین اور ناظرین کرون -
بڑے بڑے سرکون پر جب کسی امور متعلقہ مملکت یا کاروبار سلطنت خواہ مفید خلائق
ہین اون سے کوئی امر استصوابًا پوچھا جاتا یا مشورہ لیا جاتا خواہ کسی فیصلہ کی
درخواست کیجاتی تو سوائے اون خدمات متعلقہ خانہ داری کے جنکی انتہا نتھی
اور ایک لحظہ اونکو فرصت نہ ملتی تھی جناب مرحوم ہمیشہ مستعد و تیار رہتے سب سے
عمدہ صلاح بتاتے اور آخر کو یہی کامیاب ہوجاتے کسی کو اون کے اخلاق اور طرز
دروش پر آپس مین سرگوشی کرتے نہین دیکھا معاملات سلطنت اور کاروبار مملکت مین
کوئی تدبیر اون کی خلاف نہ پڑی جو کام کیا اوسکا بخیر انجام ہوا اور نہ کبھی اونکی کوئی
صلاح خلاف ہوتی جو بات ہوتی وہ بہت صاف ہوتی جو امر کیا اوس مین مفاد
سلطنت کا خیال رکھا اور کوئی بات کبھی ایسی نکی جس سے اون کی تعظیم و تکریم مین
فرق آتا کوئی اون کا دشمن ہوجاتا تو ہم یہان اون لوگون کو مستثنے کرتے ہین جو جادۂ
راستی اور انصاف کے باہر قدم دھرتے ہین اور ہمدردی کا دم بھرتے ہین ہر قول و
فعل مین جو لایق تعریف اور محبت قومی کے تھا وہ اوس مین پورے نکلے لوگون کی
حاجت اور امور خیر و برکت کو فورًا جان لیتے جسمین لوگون کی ذرا سی بھی بھلائی ہوتی اوسکو
معًا پہچان لیتے چنانچہ یہی سبب تھا کہ ہر اہل غرفہ اور صاحب حرفہ اون کو اپنا سالک
سالک اور ہادی و رہنما سمجھتا تھا ہر تاجر و کاشتکار عالم و فاضل غریب و امیر
سپاہی و نوکری پیشہ اون کو اپنا پیشوا سمجھتا تھا جو چند اشخاص گذر گئے ہین
اور دنیا مین اپنا نام کر گئے ہین اون کے مقابلہ مین جناب مرحوم کے نسبت یہہ
نہین کہا جاسکتا ہے کہ ایک سر و ہزار سودا خواہ ایک انار و صد بیمار کی کیفیت تھی مگر
حقیقت یہہ ہے کہ یہہ عجیب خلقت کے آدمی تھے اور خاص کر کے ایسے زمانہ مین پیدا ہوے جو
طاقت کا زمانہ کہا جاتا تھا یہان طاقت سے مراد وہ طاقت نہین ہے جو اونکے بزرگون نے

مقدمۃ الجیش ہوجاتے اونکی صلاح سراسر فلاح تھی اونھون نے ایسا انتظام
فرمایا کہ اونکے عہد مین جنگ وجدال قومی کا وقوع نہونے پایا۔
جناب شاہزادہ عالی تبار کی عظمت اور شوکت تک حسد کی رسائی نہین ہوسکتی
ہرچند کہ جناب مرحوم نے مثل سکندر اعظم یا قیصر روم خواہ شاہنشاہ نپولین کے
ممالک تسخیر نہین کیے اور گو کہ جناب جنت مکان نے میدان جدال وقتال مین اپنے
فتوحات کا تفاخر نہین کیا تاہم نبی نوع انسان کی بہبودی اور ترقی کے لیئے
جو ناموری کے کام اونھون نے کئے وہ کیا تھوڑے ہین اسلیے جو باتین اونھون نے
حاصل اور پیدا کین اونکا مقابلہ کسی سپہ سالار کے خون آلودہ فتوحات سے
نہین کیا جاسکتا اس مین شک نہین ہے کہ شاہزادہ مرحوم کے کاروبار جنکی
مہمات سے زیادہ تر قابل تعریف اور فی الحقیقت لائق توصیف ہین کیونکہ اون کامون سے
ترقی اور بہتری اجزاے پریشان کی مقصود تھی اور سپہ سالارونکے کام سے تباہی اور
غارتگری اون بندگان خدا کے جو امن وآسایش کے مہد حافیت مین آرام کرتے تھے
مرکوز خاطر تھی ایک کے افعال ناملائم کا تسخیرات اور فتوحات ممالک وجفاکاری اور ستم شعاری
نتیجہ ہے اور دوسرے کے کار خیر کا تسخیر دلہاے غربا ومساکین اور جور وتعدی سے اونکو محفوظ
اور مامون رکھنا خلاصہ ہے۔ جناب مرحوم کی فتوحات معائب سے مبرا اور ہر حالت مین
یادگار امن وامان ہین جسکے تمام لوگ ثناخوان ہین۔ وہ فتوحات جنسے وہ اپنی نفس
اور عوام کے جہل وتعصبات پر غالب آئے اور اون کے واسطے تدابیر شائستہ
عمل مین لائے اور وہ فتوحات جنسے انسان ضعیف البنیان کی حماقت اور برائیونکو
اونھون نے دور کیا اوس قوم کو دنیا مین مشہور کیا بیشک اون کے مقابلہ مین
سلطنت روم وشام کے تخت وتاج اور نمود وآرائش ایک بازیچۂ طفلان لہو لعب
نادانان تصور کرنا چاہیے۔
مگر قبل اسکے کہ ان اجزاء گران بہا اور اوراق چند کو ختم کرکے اون کا شیرازہ رشتۂ
جان سے باندہ کر شکنجہ سینۂ محبت گنجینہ مین کھینچ لون مین چاہتا ہون کہ جو درمضامین

اسکے سوائے اور نہ کہا جائے گا یہہ بات فوراً تسلیم کرنیکے لائق نہین ہے کہ وہ نفس کشیکی
امتحانات سخت مین جنمین بڑے بڑے عالی دماغ غوطے کھا گئے ہین کامیاب ہوا مگر
ہماری بحث تو اسمین ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی عالی صفات مین ایسی خوبیان
اور نیکیان تھین جنھون نے اونکی سہو و خطا اور خام خیالی کو چھپا لیا ہے اور اوسی سے
جامہ انسانیکی توقیر زیادہ ہوگئی ہے جناب شاہزادہ البرٹ کی ذات مجموعہ صفات مین
وہ عمدہ خوبیان جبلی اور اصلی تھین کہ اگر وہ خاندان شاہی مین پیدا نہ ہوے ہوتے
اور اون کی شادی ایسے طاقت ور والی ملک اور قوم شایستہ کے ساتھہ نہوئی ہوتی تب
بھی اون کا نام پشت در پشت تک ویسے ہی اعزاز سے لیا جاتا اور اونکی تعظیم و تکریم اوسیطرح
ہوتی جیسے اب ہوتی ہے —

اب چون کہ نمونہ کامل اور ناتمام حالات زندگی اور خلق عام شاہزادہ البرٹ مرحوم کا
قریب الاختتام ہے اور اون کی خصلت و سیرت اور عادات و طریق بسر اوقات
ناظرین اور سامعین کے بخوبی ذہن نشین ہوگئے ہون گے کہ کس طور سے ناموافق
مواقع پر اون کی صفات دلی و عادات جبلی نے انگلستان کے دربار بیگانہ مین اپنے
جوہر دکھائے اور اوس عمر مین جب کہ نوجوان شاہزادگان انگلستان سوائے
ناچ و رنگ اور لہو و لعب کے اور کوئی مشغلہ بہتر نہین سمجھتے تھے جناب شاہزادہ نے
اپنے دلی و دماغی قوتون کو انگلستان کی بہبودی اور رفاہ و فلاح کے لیئے کمال
جانفشانی اور عرق ریزی سے صرف کیا اگرچہ اپنے ہم جنسون کی بہبودی مین محنت ہاے
شاقہ کرنے سے وہ اکثر بیمار رہا کرتا تھا اور آخر کار عین شباب مین رشتہ حیات
اونکا منقطع ہوگیا اور گل جوانی باد صرصر ممات سے پژمردہ ہوگیا مگر تاہم اونکے
کارہاے نمایان و مفید و نتایج افکار سعید اور سیر چشمی و دریا دلی اور عالی ہمتی اور
دانشوری نے بڑی بڑی خواہ قومی کی بنیاد ڈالی ہے اونکی ترقی کی راہ نکالی ہے جنسے
اوسکا نام عزت کے ساتھہ تا روز قیام قائم رہیگا اسبات مین سر مو فرق نہین ہے کہ اگر
زندگی اونکی وفا کرتی اور چند سال اور بقید حیات رہتے تو مدبر کامل اور یوروپ کے

مقدمۃ الجیش ہوجاتے اونکی صلاح سراسر فلاح تھی اونھون نے ایسا انتظام فرمایا کہ اونکے عہد مین جنگ وجدال قومی کا وقوع نہونے پایا۔

جناب شاہزادہ عالی تبار کی عظمت اور شوکت تک حسد کی رسائی نہین ہوسکتی ہرچند کہ جناب مرحوم نے مثل سکندر اعظم یا قیصر روم خواہ شاہنشاہ نپولین کے ممالک تسخیر نہین کیے اور گو کہ جناب جنت مکان نے میدان جدال وقتال مین اپنے فتوحات کا تفاخر نہین کیا تاہم نبی نوع انسان کی بہبودی اور ترقی کے لیئے جو ناموری کے کام اونھون نے کئے وہ کیا تھوڑے ہین اسلیے جو باتین اونھون نے حاصل اور پیدا کین اونکا مقابلہ کسی سپہ سالار کے خون آلودہ فتوحات سے نہین کیا جاسکتا اس مین شک نہین ہے کہ شاہزادہ مرحوم کے کاروبار جنکی مہمات سے زیادہ تر قابل تعریف اور فی الحقیقت لائق توصیف ہین کیونکہ اون کامون سے ترقی اور بہتری اجزاے پریشان کی مقصود تھی اور سپہ سالارونکے کام سے تباہی اور غارتگری اون بندگان خدا کے جو امن وآسایش کے مہد حافیت مین آرام کرتے تھے مرکوز خاطر تھی ایک کے افعال ناملائم کا تسخیرات اور فتوحات ممالک وجفاکاری اور ستم شعاری نتیجہ ہے اور دوسرے کا رخیر کا تسخیر دلہاے غربا ومساکین اور جور وتعدی سے اونکو محفوظ اور مامون رکھنا خلاصہ ہے۔ جناب مرحوم کی فتوحات معائب سے مبرا اور ہر حالت مین یادگار امن وامان ہین جسکے تمام لوگ ثناخوان ہین۔ وہ فتوحات جنسے وہ اپنی نفس اور عوام کے جہل وتعصبات پر غالب آئے اور اون کے واسطے تدابیر شائستہ عمل مین لائے اور وہ فتوحات جنسے انسان ضعیف البنیان کی حماقت اور برائیونکو اونھون نے دور کیا اوس قوم کو دنیا مین مشہور کیا بیشک اون کے مقابلہ مین سلطنت روم وشام کے تخت وتاج اور نمود وآرائش ایک بازیچۂ طفلان لہو لعب نادانان تصور کرنا چاہیے۔

مگر قبل اسکے کہ ان اجزاے گران بہا اور اوراق چند کو ختم کرکے اون کا شیرازہ رشتۂ جان سے باندہ کر شکنجۂ سینۂ محبت گنجینہ مین کھینچ لون مین چاہتا ہون کہ جو درمضامین

اسکے سوائے اور نہ کہا جاسے گا یہہ بات فوراً تسلیم کرنیکے لائق نہین ہے کہ وہ نفس کشیکی
امتحانات سخت مین جنمین بڑے بڑے عالی دماغ غوطے کھا گئے ہین کامیاب ہوا مگر
ہماری بحث تو اسمین ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی عالی صفات مین ایسی خوبیان
اور نیکیان تھین جنھون نے اونکی سہو وخطا اور خام خیالی کو چھپا لیا ہے اور اوسی سے
جامہ انسانیکی توقیر زیادہ ہوگئی ہے جناب شاہزادہ البرٹ کی ذات مجموعہ صفات مین
وہ عمدہ خوبیان جبلی اور اصلی تھین کہ اگر وہ خاندان شاہی مین پیدا نہ ہوے ہوتے
اور اون کی شادی ایسے طاقت ور والی ملک اور قوم شایستہ کے ساتھہ نہوئی ہوتی تب
بھی اون کا نام پشت در پشت تک ویسے ہی اعزاز سے لیا جاتا اور اونکی تعظیم اور تکریم اوسیطرح
ہوتی جیسے اب ہوتی ہے ــــ

اب چون کہ یہہ نامہ کامل اور ناتمام حالات زندگی اور خلق عام شاہزادہ البرٹ مرحوم کا
قریب الاختتام ہے اور اون کی خصلت وسیرت اور عادات وطریق بسر اوقات
ناظرین اور سامعین کے بخوبی ذہن نشین ہوگئے ہون گے کہ کس طور سے ناموافق
مواقع پر اون کی صفات دلی وعادات جبلی نے انگلستان کے دربار یگانہ مین اپنے
جوہر دکھائے اور اوس عمر مین جب کہ نوجوان شاہزادگان انگلستان سوائے
ناچ ورنگ اور لہو ولعب کے اور کوئی مشغلہ بہتر نہین سمجھتے تھے جناب شاہزادہ نے
اپنے دلی ودماغی قوتون کو انگلستان کی بہبودی اور رفاہ وفلاح کے لیئے کمال
جانفشانی اور عرق ریزی سے صرف کیا اگرچہ اپنے ہم جنسون کی بہبودی مین محنت ہاے
شاقہ کرنے سے وہ اکثر بیمار رہا کرتا تھا اور آخر کار عین شباب مین رشتہ حیات
اونکا منقطع ہوگیا اور گل جوانی باد صرصر ممات سے پژمردہ ہوگیا مگر تاہم اونکے
کارہاے نمایان ومفید ونتایج افکار سعید اور سیر چشمی ودریادلی اور عالی ہمتی اور
دانشوری نے بڑی بڑی فوائد قومی کی بنیاد ڈالی ہے اونکی ترقی کی راہ نکالی ہے جسسے
اوسکا نام عزت کے ساتھہ تا روز قیام قائم رہیگا اسبات مین سر مو فرق نہین ہے کہ اگر
زندگی اونکی وفا کرتی اور چند سال اور بقید حیات رہتے تو مدبر کامل اور یوروپ کے

مگر جب اوسکے قریب آتے ہین وہ اور دور ہوجاتا ہے اوسکی لذت نہین پاتے ہین
سدا یون ہی محروم رہ جاتے ہین یہہ کہنا ہرچند کہ فضول اور بیوجہ ہوگا کہ جتنے دن
جناب پرنس رونق افروز بزم ہستی رہے ترغیب تحریص دنیوی کی طرف مائل
نہ ہوے اور اسطرح کا اون کے نسبت دعوی کرنا گویا اون کو بدنام کرنا ہے
اور بدتر از ہجو ہے کیون کہ بقول اس مصرعہ کے ؎ کہ ہیچ نرد لشیر خالی از خطا نبود
ایسا کوئی انسان نہین ہے کہ عیب سے خالی ہو مگر یہان میرا یہہ شیوہ اور طریقہ نہین
ہے کہ مین بھی مثل خوردہ گیرون اور عیب جویون کے خواہ مخواہ اوس آدمی کو جو
اس دنیا مین اچھے اچھے کام کرگیا ہے اور کسی طرح سے اپنا نام کرگیا ہے
متہم کرون اور ناحق کا الزام دون مجھسے اون دون ہمتون اور کوتہ بینون کی
کم ظرفی جسکا آج کل بڑا زور شور ہے اختیار نہین ہوسکتی اور نہ میری طبیعت کو
ان باتون کیطرف میلان ہے اور نہ کسی طرح کا رجحان ہے اگر مین اون نیکیون
اور خوبیون سے جو جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین تہین اونمین موصوف اور
منسوب کرون تو علاوہ اسکے کہ یہہ فعل خلاف وضع اور انصاف ہے جناب شاہزادہ
مرحوم کی روح پاک بھی جو ہمیشہ خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھی کب رضامند
ہوگی اور ہمارے جناب ملکہ معظمہ نے براہ الطاف خسروانہ جناب مرحوم کے سوانح
عمری کے شائع کرنے مین جو ہم پر اعتبار کیا ہے اوسکی کچھہ وقعت باقی نہ رہیگی
بلکہ اوس اعتبار کے عوض مین ہماری جانب سے خیرہ سری اور تہک چشمی کا خیال
ہوگا اور ہماری باتونپر طرح طرح کا احتمال ہوگا ہمکو تو ان سچے حالات عمدہ صفاتکا
جو ہمنے بیان کیا ہے بڑا لحاظ ہے اور یہہ حالات ایسے راست بازی کے کہ کاستہین
جن کی راستی ہمنے ڈرتے ڈرتے بیان کی ہے اور ذرا بھی مبالغہ کو راہ نہین
دی ہے جناب شاہزادہ مرحوم کو یاد کرنے کے وقت ہم انصاف سے نہ گذرینگے
اور اوسکی سہو و خطا اور نسیان کو تسلیم کرینگے اور اس سے زیادہ ہم نہ کہین گے کہ وہ
بھی تو انسان تھے جنکی شان مین یہہ آیا ہے کہ الانسان مرکب من الخطا والنسیان

ایک ایک جلد کتاب جناب پرنس کی تقاریر متنوعہ کی بطور تحفہ کے عطا فرمائی ہے اور ہر کتاب مین قلم خاص سے عبارت ذیل ضبط تحریر مین آئی ہے یعنی کتاب بطور تحفہ یادگار اپنے نیکذات شوہر ملکی صفات کی اونکی دل شکستہ بیوہ کی طرف سے بسبیل ارمغان سنجدمت پیش کش ہے دستخط وکٹوریا رجنیہ ۱۸۹۴ عیسوی۔

یعنی کتاب نہایت خوشنما چرم سفید ولایتی سے مجلد ہے اور طلائی کام اوسپر کیا ہوا ہے اور جلد کے اوپر جناب شاہزادہ مرحوم کے اسلحہ کے نقش نہایت آب وتاب سے منقوش ہین اور اونکے تحت مین شاہزادہ البرٹ کا نام نامی واسم گرامی بہ آب زر لکھا ہوا ہے اوس کتاب کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مذکور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب ملکہ معظمہ کے چھاپی گئی ہے چند روز ہوے ہین کہ اسکے علاوہ دو اور کتابین موسوم بہ حالات طفلی جناب شاہزادہ البرٹ اور اوراق چند ہمارے روزنامچہ سانحہ عمری واقع ہاے لنڈ سے جناب ملکہ معظمہ نے یعنی کتابین استدعا سے کتب خانون مین پیش کی ہین کہ منجملہ اور کتابون کے کتب خانون مین رکھی جاوین ان دونون کتابونمین حالات خانگی جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ کے درج ہین اور جس کسی کو وہ کتابین دستیاب ہوئی ہین وہ اونکی نہایت قدر کرتا ہے اونکی جلدین بھی مطلا اور مذہب نہایت خوب ہین اور تمام کتب خانہ والون کو بدل مرغوب ہین۔

ناظرین اور سامعین سے التماس یعنی ہے کہ مجکو اس بات کا ادعا نہین ہے کہ مین جناب شاہزادہ کانسرٹ کے حالات کو بے عیب کہون اور امر واقعی کو ظاہر نہ کرون مین انسان مین یعنی ایک نقص سمجھتا ہون کہ وہ کسی امیر کبیر کی خوشامد سے ایسی تعریف کرے کہ اوسکو فرشتہ یا پیغمبر بنا دیوے مین نے جن خوبیون اور نیکیون کا جناب پرنس کے بیان کیا ہے اوسمین ذرا بھی مبالغہ کو دخل نہین دیا ہے امر واقعی سے زائد ذرا بھی نہین لکھا ہے کیونکہ یعنی امر تو ظاہر ہے کہ انسانکو اس جہان مین کمال نہین ہوتا ہے اور بے عیب ذات صرف خدا کی ہے ہر چند ہم لوگ دل سے چاہتے ہین کہ کمال پیدا کرین مگر وہ کمال سراب صحرا کے مثال ہے کہ ہمیشہ مثل پانیکے دور سے دکھائی دیتا ہے

اس بات کے توہم مقر ہین کہ ملکہ میری ثانی کے عہد سلطنت مین کاروبار اسنیت اور صلح کاریکی بہت تعریف ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ مدار کاروبار سلطنت اونھون نے اپنے شوہر عالی گہر کی راے پر چھوڑ دیا تھا گو کہ وہ شخص پاشندہ ملک غیر تھا مگر اوس نے اہل انگلستان کو ایسا اپنے قابو مین کرلیا تھا جیسا کوئی خاص انگلستان کو شاہزادہ کرلیتا مگر اوس پر بھی اسکے مقابلہ مین ہمارے جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ مرحوم کا زمانہ کسیطرح پست نظر نہ آئیگا کیونکہ جناب شاہزادہ البرٹ کی زندگی کے حالات کو دیکھو تو وہ ایک روزنامچہ ہے محبت اور اتفاق باہمی کا اور اخلاص و الفت کا ایک کارنامہ ہے جس سے کسی خاندان شاہی کے حالات کسی طرحسے مقابل نہین ہوسکتے اوسکے مطالعہ سے ہر فرد بشر کے دل مین ایک جوش ہمدردی اور جذبہ خدا ترسی ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جس کا اثر دل پر ہوتا ہے۔

جناب شاہزادہ مرحوم کے کمالات علمی اور عملی اور اون کے فضائل اور اخلاق ذاتی اور عالی ہمتی کا صرف بیان اسواسطے کافی نہین ہے کہ حلم اور تحمل اور رحم دلی وتامل ان باتون سے ظاہر ہوجاتا ہے بلکہ خالق برحق نے اونکی خلقت مین خُلق خَلق کیا تھا جس سے وہ ہر دل عزیز تھے اور سب مین نہایت صاحب تمیز تھے پس جو شخص اون کے سانحہ عمری کو بنظر سراسری بھی دیکھے گا تو ممکن نہین ہے کہ جوش محبت سے اوسکا دل نہ بھر آے بے اختیار چشم تر نہو جاے ایسا تو کوئی شخص نہوگا جو اونکے سانحہ عمری کو پڑھے اور خصوصاً اون کی راے رزین کا جو اونھون نے وقتاً فوقتاً ظاہر کین ہین مطالعہ اور ملاحظہ کرے اور جناب شاہزادہ کو مجموعہ صفات قلبی اور روشن ضمیری نہ کہے اور ساتھہ ہی اس خیال کے ایک دریاے محبت جناب مرحوم کی الفت کا دلپزیر نہ اومنڈ آے بلکہ مجکو تو یقین کامل ہے کہ جو کوئی اونکی حیادار اور سادہ و مردانہ نہایت دلپذیر تقریر کو پڑھے گا بالضرور اوسکے دلمین جناب شاہزادہ عالی ارادہ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا اثر آجائیگا اور اوس عالیجناب جنت مکان کی الفت دلمین پیدا ہوجائیگی جناب ملکہ معظمہ نے ہر کتب خانہ مین

تعلیم کے بارہ مین تو جناب شاہزادہ مرحوم اور جناب ملکہ معظمہ دامت اقبالہا نے
ایک دستور العمل ایسا مقرر فرمادیا ہے کہ اوسکی تعمیل ہر صاحب عیال کو ضرور ہے
چنانچہ یہہ دستور العمل حسب الحکم جناب ملکہ معظمہ واسطے مفاد اولاد اونکی رعایا و برایا
انگلستان کی بخوبی شائع کردیا گیا ہے چنانچہ اوسیکے بموجب عملدرآمد سے اولاد ہمیشہ
تندرست اور توانا رہتی ہے کبھی کسی علالت کی شکایت نہین ہوتی ہے یہہ قواعد
ایسے مفید اور واجب التعمیل ہین کہ اونپر ہر فرقہ کا آدمی چاہے غریب ہو یا امیر عمل
کرسکتا ہے اور ثمرہ نیک پاسکتا ہے جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ مرحوم نے بحسن و
خوبی تمام اپنی شفقت مادری اور محبت پدری کو کام فرماکے اپنی خدمات کا انجام دیا
اور اوس کا ثمرہ بھی دونون نے اچھا حاصل کیا۔

اب جناب ملکہ اور شاہزادہ مرحوم کی شادی کے بعد کی زمانہ کو ملکہ ہاے سابق انگلستان کی شادی کے
بعد کے زمانہ سے ہم مقابل کیا چاہتے ہین تاکہ ایک دوسیرکا فرق بادی النظر مین معلوم ہوجاوے

اول ملکہ معظمہ وکٹوریا اور جناب شاہزادہ کی سعی متحدہ اور کوشش متفقہ کو
دیکھنا چاہیے جو اونھون نے امور خلائق کی انجام دہی مین کین اور اون سعی اور
کوششون کو اور جو روپیہ تضیعہ اوقاتی مین بنابر اطفاے نائرہ شیطانی اور ہوا وس
نفسانی ملکہ ہاے سابق انگلستان کے شوہرون نے صرف کیا لحاظ
کرنا چاہیے اور حالات نفرت انگیز ملکہ خونخوار میری اور اونکے مغز اور گردن کش
شوہر پر غور کرنا چاہیے جس نے اپنی زوجہ سے متفق ہوکر کیسے ہاتھہ پاؤن نکالے اور
اہل انگلستان کے مفاد اپنے ذاتی عیش ونشاط کیواسطے پامال کرڈالے اور انگلستان کو
اسپین کا ایک صوبہ بنادیا ملک عین کی ضعیف اور سست بنیاد نیکیون کا حال اور
اوس حلیم الطبع شاہ جارج ساکن ڈنمارک کی کیفیت جو موم کی ناک ہوکر لارڈ مار لبورا کی
راے پر چلتا تھا سب لوگون کو معلوم ہے پس ان سب کے حالات کسی طرح پر
ہمارے سلطان وقت کے احوال پر ترجیح نہین رکھتے ہین اور ہرگز ہماری ملکہ معظمہ اور
جناب شاہزادہ مرحوم کی تندہی اور کوششون کی امور اہم پر اونکو فوق نہین ہے

اس بات کے توہم مقر ہین کہ ملکہ میری ثانی کے عہد سلطنت مین کاروبار انتظامیت اور صلح کاریکی بہت تعریف ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ مدار کاروبار سلطنت اونھون نے اپنے شوہر عالی گہر کی راے پر چھوڑ دیا تھا گو کہ وہ شخص باشندہ ملک غیر تھا مگر اوس نے اہل انگلستان کو ایسا اپنے قابو مین کرلیا تھا جیسا کوئی خاص انگلستان کو شاہزادہ کرلیتا مگر اوس پر بھی اسکے مقابلہ مین ہمارے جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ مرحوم کا زمانہ کسیطرح پست نظر نہ آئیگا کیونکہ جناب شاہزادہ البرٹ کی زندگی کے حالات کو دیکھو تو وہ ایک روزنامچہ ہے محبت اور اتفاق باہمی کا اور اخلاص و الفت کا ایک کارنامہ ہے جس سے کسی خاندان شاہی کے حالات کسی طرحسے مقابل نہین ہوسکتے اوسکے مطالعہ سے ہر فرد بشر کے دل مین ایک جوش ہمدردی اور جذبہ خدا ترسی ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جس کا اثر دل پر ہوتا ہے —

جناب شاہزادہ مرحوم کے کمالات علمی اور عملی اور اون کے فضائل اور اخلاق ذاتی اور عالی ہمتی کا صرف بیان اسواسطے کافی نہین ہے کہ حلم اور تحمل اور رحم دلی وتامل ان باتون سے ظاہر ہوجاتا ہے بلکہ خالق برحق نے اونکی خلقت مین خُلق خَلق کیا تھا جس سے وہ ہر دل عزیز تھے اور سب مین نہایت صاحب تمیز تھے پس جو شخص اون کے سانحہ عمری کو بنظر سراسری بھی دیکھے گا تو ممکن نہین ہے کہ جوش محبت سے اوسکا دل نہ بھر آے بے اختیار چشم تر نہوجاے ایسا تو کوئی شخص نہوگا جو اونکے سانحہ عمری کو پڑھے اور خصوصاً اون کی راے رزین کا جو اونھون نے وقتاً فوقتاً ظاہر کین ہین مطالعہ اور ملاحظہ کرے اور جناب شاہزادہ کو مجموعہ صفات قلبی اور روشن ضمیری نہ کہے اور ساتھہ ہی اس خیال کے ایک دریاے محبت جناب مرحوم کی الفت کا دل پر نہ اومنڈ آے بلکہ مجکو تو یقین کامل ہے کہ جو کوئی اونکی حیادار اور سادہ و مردانہ نہایت دلپذیر تقریر کو پڑھے گا بالضرور اوسکے دلمین جناب شاہزادہ عالی ارادہ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا اثر آجائیگا اور اوس عالیجناب جنت مکان کی الفت دلمین پیدا ہوجائیگی جناب ملکہ معظمہ نے ہر کتب خانہ مین

تعلیم کے بارہ مین تو جناب شاہزادہ مرحوم اور جناب ملکہ معظمہ دامت اقبالہا نے
ایک دستور العمل ایسا مقرر فرمادیا ہے کہ اوسکی تعمیل ہر صاحب عیال کو ضرور ہے
چنانچہ یہہ دستور العمل حسب الحکم جناب ملکہ معظمہ واسطے مفاد اولاد انکی رعایا و برایا
انگلستان کی بخوبی شائع کردیا گیا ہے چنانچہ اوسیکے بموجب عملدرآمد سے اولاد ہمیشہ
تندرست اور توانا رہتی ہے کبھی کسی علالت کی شکایت نہین ہوتی ہے یہہ قواعد
ایسے مفید اور واجب التعمیل ہین کہ اونپر ہر فرقہ کا آدمی چاہے غریب ہو یا امیر عمل
کرسکتا ہے اور ثمرہ نیک پاسکتا ہے جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ مرحوم نے بحسن و
خوبی تمام اپنی شفقت مادری اور محبت پدری کو کام فرماکے اپنی خدمات کا انجام دیا
اور اوس کا ثمرہ بھی دونون نے اچھا حاصل کیا۔

اب جناب ملکہ اور شاہزادہ مرحوم کی شادی کے بعد کی زمانہ کو ملکہ ہاے سابق انگلستان کی شادی کے
بعد کے زمانہ سے ہم مقابل کیا چاہتے ہین تاکہ ایک دوسرے کا فرق بادی النظر مین معلوم ہوجاوے

اول ملکہ معظمہ وکٹوریا اور جناب شاہزادہ کی سعی متحدہ اور کوشش متفقہ کو
دیکھنا چاہیے جو اونھون نے امور خلائق کی انجام دہی مین کین اور اون سعی اور
کوششون کو اور جو روپیہ تضیعہ اوقاتی مین بنابر اطفاے نائرہ شیطانی اور ہواوس
نفسانی ملکہ ہاے سابق انگلستان کے شوہرون نے صرف کیا لحاظ
کرنا چاہیے اور حالات نفرت انگیز ملکہ خونخوار میری اور اونکے مغز اور گردن کش
شوہر پر غور کرنا چاہیے جس نے اپنی زوجہ سے متفق ہوکر کیسے ہاتھ پاؤن نکالے اور
اہل انگلستان کے مفاد اپنے ذاتی عیش و نشاط کیواسطے پامال کرڈالے اور انگلستان کو
اسپین کا ایک صوبہ بنادیا ملک عین کی ضعیف اور سست بنیاد نیکیون کا حال اور
اوس حلیم الطبع شاہ جارج ساکن ڈنمارک کی کیفیت جو موم کی ناک ہوکر لارڈ مار بورا کی
راے پر چلتا تھا سب لوگون کو معلوم ہے پس ان سب کے حالات کسی طرح پر
ہمارے سلطان وقت کے احوال پر ترجیح نہین رکھتے ہین اور ہرگز ہماری ملکہ معظمہ اور
جناب شاہزادہ مرحوم کی تندہی اور کوششون کی امور اہم پر اونکو فوق نہین ہے

زور شمشیر سے فتح کر لیا تھا عالم مین مشہور ہے اور سب جانتے ہین اوسنے کیسے کیسے
فتوحات کیے ہین اور ہر شخص کو اوسکی صورت دیکھتے ہی پہچان لیتا تھا اور اوسکے حالات کا
اوسکے قیافہ سے دریافت کر لینے کا اوسکو بڑا ملکہ تھا مگر باوجود اس لیاقت اور شجاعت کے
اپنی مصیبت خانگی کو رفع نکر سکا آخر کو یہہ انجام ہوا کہ اپنی زوجہ ملکہ جو سفائن سے جو نہایت
صاحب جمال اور پری تمثال تھین علیحدہ ہو گیا۔

علاوہ ان مثالون کے اور بہت سی تمثیلین ہین اگر قلت وقت نہوتی تو البتہ
لکھی جاتین مگر اب مین چاہتا ہون کہ ایک اور شعبہ شرط خدمت کا بیان کرون
جس سے ظاہر ہو جائے کہ شاہزادہ نے اپنی اولاد کے بارہ مین حقوق فرائض
پدری کو کیونکر ادا کیا جناب شاہزادۂ مرحوم کو ہمیشہ اس امر کا خیال رہتا تھا کہ اونکی
اولاد کے مزرعہ دل مین نیکیون کا تخم بویا جاوے اور بذریعہ تعلیم کے آبیاشی کے
وہ خوب نشو نما پاے چنانچہ تدابیر صائب سے ایسی عمدگی اور آسانی کے ساتھ
علوم مفیدہ گھر ہی پر سکھائے جاتے کہ نہایت مشکل کنہیات علوم کے چند ہی الفاظ کے
ذریعہ سے بصحت و سلاست اون کے ذہن مین آئے محبت کی یہہ کیفیت تھی کہ ہر دم
اس بات کا اہتمام رہتا ہر وقت اس امر کا انتظام رہتا کہ اونکی اولاد خوش نہاد
اون سے زیادہ عالی حوصلہ اور اولوالعزم ہو اون کی اطفال مین سے ایک کا یہہ بیان ہے
کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی شفقت اور نیکیان جو اولاد کی تعلیم و تربیت مین ظاہر ہوئین
وہ کسی اور رشتہ مند اور قرابت دار کے لیے ظہور پذیر نہین ہوئین تمکین وہ نہایت
دانشمند اور اولاد کا چاہنے والا باپ تھا۔

جناب شاہزادہ مرحوم نے اپنے لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم کیواسطے ہر علم اور فن کے
ادیب جداگانہ مقرر کیے تھے مگر سب اوستادون سے زیادہ خود اون کی تعلیم کیا
کرتے تھے اور اوسکو اونھون نے اپنی خدمت پدری کا ایک جزو سمجھ لیا جو کتاب اون
لڑکون کو پڑھائی جاتی وہ خود اوسکو پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور علاوہ درس تدریس کے
اسکا بھی قدغن تھا کہ جسمانی محبت کے بھی وہ لوگ حاوی کئے جائین سیر جیمس کلارک لکھتے ہین

اور لایق تعریف دیانت اور صفائی مزاج کی خصلت کا شکر کرتا ہون اور سب سے
زیادہ اوسکی ملنساری اور عجز و انکساری اور وفاداری اور اون کے اعتماد کا جو شاہزادہ کو
ملکہ پر اور ملکہ کو شاہزادہ پر تھا نہایت شکر گذار ہون اگر کوئی ملکہ معظمہ کو تحریر کرتا
اور حد سے کہتا کہ آپ سلطان وقت اور خدیو ملک ہین آپ کو خود سردار
خاندان بنکر رہنا چاہیے یعنی کہ شاہزادہ کے جو مثل دیگر رعایا کے ہین تابع اور
مطیع رہیے اونکو جناب ملکہ معظمہ جواب دیتین کہ مین گرجا کے اندر بروز عقد عہد
کر چکی ہون اور حلف اوٹھا چکی ہون کہ مین اون کی اطاعت اور فرمان برداری
کرون گی اور اون کو عزیز رکھون گی اور اون کے ساتھہ باعزاز و اکرام پیش آونگی
اوسکی تابعداری سے سر نہ اوٹھاون گی اب مین اوس معاہدہ پاک کے برخلاف
عمل نہ کرونگی ؎ فرمان بری ہست رسم و آئین ما را ؎ در باغچۂ ما گل نافرمان نیست ؎ درستی
معاملات خانگی اور حسن سلوک اور اتفاق باہمی مین بڑے بڑے حکما مشاہیر سے شاہزادہ
مرحوم فوق لے گیا تھا چنانچہ اسکے بہت سے ثبوت ہین اور جو تشبیہات اب مین دیا چاہتا ہون
گو کہ وہ کینہ خیز حد انگیز ہین مگر مین دلیرانہ لکھہ دیتا ہون وہ بڑا حکیم ساکن
اتھینیہ قدیم واقع یونان جس کے علم و اخلاق کے اصول ایجاد کیے ہوے پر عمل
کرنے سے عقلاء دہر مدارج اعلے کو پہونچ گئے ہین شاہزادہ مرحوم کے برابر لیاقت
بافراست و درستی معاملات خانہ داری کی نرکھتا تھا اوسکے زوجہ کی گھڑی گھڑی
تند مزاجی اور شوخی و شرارت جسکے سبب سے اوس حکیم کے تصورات علم فلسفہ
مین خلل پڑتا تھا سب پر روشن ہین مگر حکیم مذکور اپنی زوجہ کی حرکات ناشائستہ کو
صرف ہنسی اور دل لگی مین ٹال دیتا تھا زانتی فی کی دلچسپ حکایت تو زبان زد
خلائق ہے کہ جب وہ اپنے شوہر سے بگڑتی تھی کسی سبب سے جھگڑتی تھی تو دیگچہ گرم
کھولتے ہوے پانی کا اوٹھا کر اوس حلیم المزاج حکیم کے سر پر اوندھا دیتی تھی اور وہ بیچارہ
ہنسکر اوس سے کہتا تھا کہ یہہ بات بہت درست ہے کہ رعد کے خروش کے بعد بارش
بھی ضرور ہوا کرتی ہے شاہنشاہ نپولین کی حکایت جس نے تمام فرنگستان کو اپنے

زور شمشیر سے فتح کر لیا تھا عالم مین مشہور ہے اور سب جانتے ہین کہ اوسنے کیسے کیسے
فتوحات کیے ہین اور ہر شخص کو اوسکی صورت دیکھتے ہی پہچان لیتا تھا اور اوسکے حالات کا
اوسکے قیافہ سے دریافت کر لینے کا اوسکو بڑا ملکہ تھا مگر باوجود اس لیاقت اور شجاعت کے
اپنی مصیبت خانگی کو رفع نکر سکا آخر کو یہہ انجام ہوا کہ اپنی زوجہ ملکہ جو سفائن سے جو نہایت
صاحب جمال اور پری تمثال تھین علیحدہ ہو گیا۔

علاوہ ان مثالون کے اور بہت سی تمثیلین ہین اگر قلت وقت نہوتی تو البتہ
لکھی جاتین مگر اب مین چاہتا ہون کہ ایک اور شعبہ شرط خدمت کا بیان کرون
جس سے ظاہر ہو جائے کہ شاہزادہ نے اپنی اولاد کے بارہ مین حقوق فرائض
پدری کو کیونکر ادا کیا جناب شاہزادۂ مرحوم کو ہمیشہ اس امر کا خیال رہتا تھا کہ اونکی
اولاد کے مزرعہ دل مین نیکیون کا تخم بویا جاوے اور بذریعہ تعلیم کے آبیاشی کے
وہ خوب نشو نما پاے چنانچہ تدابیر صائب سے ایسی عمدگی اور آسانی کے ساتھ
علوم مفیدہ گھر ہی پر سکھائے جاتے کہ نہایت مشکل کنہیات علوم کے چند ہی الفاظ کے
ذریعہ سے بصحت و سلاست اون کے ذہن مین آئے محبت کی یہہ کیفیت تھی کہ ہر دم
اس بات کا اہتمام رہتا ہر وقت اس امر کا انتظام رہتا کہ اونکی اولاد خوش نہاد
اون سے زیادہ عالی حوصلہ اور اولوالعزم ہو اون کی اطفال مین سے ایک کا یہہ بیان ہے
کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی شفقت اور نیکیان جو اولاد کی تعلیم و تربیت مین ظاہر ہوئین
وہ کسی اور رشتہ مند اور قرابت دار کے لیے ظہور پذیر نہین ہوئین تحسین وہ نہایت
دانشمند اور اولاد کا چاہنے والا باپ تھا۔

جناب شاہزادہ مرحوم نے اپنے لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم کیواسطے ہر علم اور فن کے
ادیب جداگانہ مقرر کیے تھے مگر سب اوستادون سے زیادہ خود اون کی تعلیم کیا
کرتے تھے اور اوسکو اونھون نے اپنی خدمت پدری کا ایک جزو سمجھ لیا جو کتاب اون
لڑکون کو پڑھائی جاتی وہ خود اوسکو پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور علاوہ درس تدریس کے
اسکا بھی قدغن تھا کہ جسمانی محبت کے بھی وہ لوگ حاوی کئے جائین سبحہ جیمس کلارک لکھتے ہین

اور لایق تعریف دیانت اور صفائی مزاج کی خصلت کا شکر کرتا ہون اور سب سے
زیادہ اوسکی ملنساری اور عجز و انکساری اور وفاداری اور اون کے اعتماد کا جو شاہزادہ کو
ملکہ پر اور ملکہ کو شاہزادہ پر تھا نہایت شکر گذار ہون اگر کوئی ملکہ معظمہ کو تحریر کرتا
اور حد سے کہتا کہ آپ سلطان وقت اور خدیو ملک ہین آپ کو خود سر دار
خاندان بنکر رہنا چاہیے یعنی کہ شاہزادہ کے جو مثل دیگر رعایا کے ہین تابع اور
مطیع رہیے اونکو جناب ملکہ معظمہ جواب دیتین کہ مین گرجا کے اندر بروز عقد عہد
کر چکی ہون اور حلف اوٹھا چکی ہون کہ مین اون کی اطاعت اور فرمان برداری
کرون گی اور اون کو عزیز رکھون گی اور اون کے ساتھہ باعزاز و اکرام پیش آونگی
اوسکی تابعداری سے سر نہ اوٹھاون گی اب مین اوس معاہدہ پاک کے برخلاف
عمل نہ کرونگی ؎ فرمان بری ہست رسم و آئین مارا ؎ در باغچۂ ما گل نافرمان نیست ؎ درستی
معاملات خانگی اور حسن سلوک اور اتفاق باہمی مین بڑے بڑے حکما مشاہیر سے شاہزادہ
مرحوم فوق لے گیا تھا چنانچہ اسکے بہت سے ثبوت ہین اور جو تشبیہات اب مین دیا چاہتا ہون
گو کہ وہ کینہ خیز حسد انگیز ہین مگر مین دلیرانہ لکھہ دیتا ہون وہ بڑا حکیم ساکن
اتھینیہ قدیم واقع یونان جس کے علم و اخلاق کے اصول ایجاد کیے ہوے پر عمل
کرنے سے عقلاء دہر مدارج اعلے کو پہونچ گئے ہین شاہزادہ مرحوم کے برابر لیاقت
با فراست و درستی معاملات خانہ داری کی نر رکھتا تھا اوسکے زوجہ کی گھڑی گھڑی کی
تند مزاجی اور شوخی و شرارت جسکے سبب سے اوس حکیم کے تصورات علم فلسفہ
مین خلل پڑتا تھا سب پر روشن ہین مگر حکیم مذکور اپنی زوجہ کی حرکات ناشائستہ کو
صرف ہنسی اور دل لگی مین ٹال دیتا تھا زانٹی فی کی دلچسپ حکایت تو زبان زد
خلائق ہے کہ جب وہ اپنے شوہر سے بگڑتی تھی کسی سبب سے جھگڑتی تھی تو دیگچہ گرم
کھولتے ہوے پانی کا اوٹھا کر اوس حلیم المزاج حکیم کے سر پر اوندھا دیتی تھی اور وہ بیچارہ
ہنسکر اوس سے کہتا تھا کہ یہہ بات بہت درست ہے کہ رعد کے خروش کے بعد بارش
بھی ضرور ہوا کرتی ہے شاہنشاہ نپولین کی حکایت جس نے تمام فرنگستان کو اپنے

نظر سے نہین گذرا ہے جسنے ذمہ داری ہاے بیگران وخدمات فراوان بابت انجاح
مرام خاص وعام وکاروبار ہمدردی خلائق کے اپنی اوقات فرصت وہجوم افکار وکثرت
کار کے لمحون مین اسپنے اوپر لی ہو اور ان اوقات عزیز کو اپنی عیال داری اور معاملات
خانگی کی بہبودی اور برتری مین اوس کامیابی کے ساتھہ صرف کیا ہو جیسا
جناب مرحوم نے کیا اگر اون کی محبت شوہری پر لحاظ کیا جاے جو جناب ملکہ معظمہ کے
ساتھہ اون کو تھی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر بیقراری وبیتابی اپنی محرم راز اور مونس
جان باز کے لیے جناب شاہزادہ کو ہوتی تھی اور جو بیچینی اون کو ستاتی تھی وہ قصص
وحکایات کے شاہ وشہریارون کے اضطرار واضطراب سے کہین زیادہ تھی جس
وقت سے شاہزادہ نے انگلستان مین بود باش اختیار کی تھی وہ ہمیشہ مشکلات زمانہ
مین مبتلا رہے مگر تاہم کمال محبت مین اور الفت سے جناب ملکہ معظمہ کے شیدا رہے
اون کی چاہت مین کبھی خلل نہ آیا بلکہ روز بروز اوسکو زیادہ پایا دونون کو ایک دوسرے کا
پیار ایسا یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوتا رہا کہ جب سے شادی ہوئی تھی تب سے
تادم مرگ کسی قسم کا گلہ یا شکوہ خواہ شکر رنجی یا اختلاف راے کبھی درمیان
مین نہ آیا خود جناب ملکہ معظمہ کی تحریر دلپذیر اس امر کی شاہد ہے کہ انتہا کی
احتیاط اور ہمیشہ کی فکر جناب شاہزادہ کو ملکہ معظمہ کی آسایش اور خوشی کے لیے
رہا کرتی تھی جنرل گری صاحب لکھتے ہین کہ جب پہلے پہل جناب ملکہ معظمہ کے اولاد
ہوئی تو اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ سواے شاہزادہ کے کوئی موجود نہ رہتا جو اونکو بستر سے
اوٹھائے یا بٹھائے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر جناب مرحوم موجود نہ ہوتے تو
حسب الطلب جناب ملکہ معظمہ کے فوراً جہان ہوتے وہانسے چلے آتے ایک مقام پر
خود جناب ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی مادر مہربان یا نہایت تحقیل دایہ ایسی احتیاط
اور نگہداشت نہ کریگی جو شاہزادہ مرحوم کرتے تھے ایک اور مقام پر جنرل گری صاحب
رقم طراز ہین کہ مین شاہزادہ خوش اقبال کے استقبال اور ملائمت مزاج سے جس
وہ تمام خاندان کے سردار بنکر رہے شکر گذار ہون اور نیز ملکہ معظمہ کی صاف طبیعتی

جناب شاہزادہ مرحوم امورات مذہبی سے بھی واقف تھے برخلاف اکثر نوجوانان
سلطنت کے جو خدا کی ہستی اور انسان کی نیستی سے آگاہ نہین ہین اور باشی مین
دین و دنیا فراموش ہے ہستی کا جوش ہے مگر جناب مرحوم نے اپنی روح کو پہچان لیا
تھا خدا کی ہستی کو پہلے سے مان لیا تھا اور مذہب عیسوی کے ایسے حامی و مددگار تھے
جو کسی رسم و رواج دنیوی کے پابند نہ تھے مذہب اون کے نزدیک ایک ایسی چیز نہ تھا
جسکو بعض مخصوص ایام یا خاص مواقع یا تقریباً لوگون کے دکھانے کے لیے اکثر لوگ
اختیار کر لیا کرتے ہین بلکہ اون کا مذہب مثل جسم کے ایک عضو کے تھا یہہ خصلت
خوش اعتقادی مذہب جسکی عموماً انگریز لوگ محتاج ہوتے ہین اوس مذہب دوست
قوم کی وجہ سے جناب شاہزادے مین پائی جاتی تھی جس قوم کے وہ کہلاتے تھے
اگرچہ ان دونون انگریزون نے کثرت سے اس مضمون کے بیانات پیدا کر لیے ہین جسسے
واضح ہوتا ہے کہ اہل انگلستان مرتبہ الوہیت کے قریب پہونچ گئے ہین مگر میرے نزدیک
ہنوز دہلی دور ہے اور مدت دراز چاہیے تب اوس مرتبہ کو پہونچینگے جس مرتبہ پر اہل جرمنی آج
پہونچے ہوے ہین جس کسیٹنے لکھا ہے خوب لکھا ہے کہ یہہ انگریز علم معاش خوب جانتے ہین
مگر معاد سے بے بہرہ ہین اہل جرمنی وحدت کے ایسے قائل ہین جو انگریزون مین مطلق
نہین ہے اس رایکے ایسے مضبوط ثبوت موجود ہین جنکو اکثر انگریز جو صاحب انصاف ہین
قبول کرتے ہین اور اگر اون ثبوتون کی ضرورت ہو تو اون کی بے انتہا مثالین ہم دے
سکتے ہین جو موقع پر پیش کیجا سکتی ہین ــــ

جملہ خصائل پسندیدہ و اوصاف حمیدہ سے بڑھکر نہایت دلچسپ و عظیم اور قابل تعریف سیرت
جسکی وجہ سے وہ زمانہ مین ممتاز تھے لوگون مین سرفراز تھے اور اون کا نام نامی
پشتہا پشت تک بغرض تقلید لیا جاویگا اور جسکی صفت مین تمام شائستہ لوگون کی
زبان لال ہے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین یہہ تھی کہ اون کے مراتب خانہ داری کی
نیکیون اور حسن سلوک عیال داری کا یکسان طور پر تمام عمر برتاؤ رہا سلف و خلف
سے کسی تواریخ مین کسی شاہزادے کا ایسا مسرت بخش اور روح افزا حال

نظر سے نہین گذرا ہے جسنے ذمہ داری ہاے بیکران وخدمات فراوان بابت انجاح
مرام خاص وعام وکاروبار ہمدردی خلائق کے اپنی اوقات فرصت وہجوم افکار وکثرت
کار کے لمحون مین اپنے اوپر لی ہو اور ان اوقات عزیز کو اپنی عیال داری اور معاملات
خانگی کی بہبودی اور برتری مین اوس کامیابی کے ساتھہ صرف کیا ہو جیسا
جناب مرحوم نے کیا اگر اون کی محبت شوہری پر لحاظ کیا جاے جو جناب ملکہ معظمہ کے
ساتھہ اون کو تھی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر بیقراری وبیتابی اپنی محرم راز اور مونس
جان باز کے لیے جناب شاہزادہ کو ہوتی تھی اور جو بیچینی اون کو ستاتی تھی وہ قصص
وحکایات کے شاہ وشہریارون کے اضطرار و اضطراب سے کہین زیادہ تھی جس
وقت سے شاہزادہ نے انگلستان مین بود باش اختیار کی تھی وہ ہمیشہ مشکلات زمانہ
مین مبتلا رہے مگر تاہم کمال محبت مین اور الفت سے جناب ملکہ معظمہ کے شیدا رہے
اون کی چاہت مین کبھی خلل نہ آیا بلکہ روز بروز اوسکو زیادہ پایا دونون کو ایک دوسرے کا
پیار ایسا یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوتا رہا کہ جب سے شادی ہوئی تھی تب سے
تادم مرگ کسی قسم کا گلہ یا شکوہ خواہ شکر رنجی یا اختلاف راے کبھی درمیان
مین نہ آیا خود جناب ملکہ معظمہ کی تحریر دلپذیر اس امر کی شاہد ہے کہ انتہا کی
احتیاط اور ہمیشہ کی فکر جناب شاہزادہ کو ملکہ معظمہ کی آسایش اور خوشی کے لیے
رہا کرتی تھی جنرل گرمی صاحب لکھتے ہین کہ جب پہلے پہل جناب ملکہ معظمہ کے اولاد
ہوئی تو اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ سواے شاہزادہ کے کوئی موجود نہ ہتا جو اونکو بستر سے
اوٹھائے یا بٹھائے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر جناب مرحوم موجود نہ ہوتے تو
حسب الطلب جناب ملکہ معظمہ کے فوراً جہان ہوتے وہانسے چلے آتے ایک مقام پر
خود جناب ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی مادر مہربان یا نہایت عقیل دایہ ایسی احتیاط
اور نگہداشت کم کریگی جو شاہزادہ مرحوم کرتے تھے ایک اور مقام پر جنرل گرمی صاحب
رقم طراز ہین کہ مین شاہزادہ خوش اقبال کے استقبال اور ملائمت مزاج ہ جس سے
وہ تمام خاندان کے سردار بنکر رہے شکر گذار ہون اور نیز ملکہ معظمہ کی صاف طبعتی

جناب شاہزادہ مرحوم امورات مذہبی سے بھی واقف تھے برخلاف اکثر نونہالان
سلطنت کے جو خدا کی ہستی اور انسان کی نیستی سے آگاہ نہین ہین اوباشی مین
دین و دنیا فراموش ہے ہستی کا جوش ہے مگر جناب مرحوم نے اپنی روح کو پہچان لیا
تھا خدا کی ہستی کو پہلے سے مان لیا تھا اور مذہب عیسوی کے ایسے حامی و مددگار تھے
جو کسی رسم و رواج دنیوی کے پابند نہ تھے مذہب اون کے نزدیک ایک ایسی چیز نہ تھا
جسکو بعض مخصوص ایام یا خاص مواقع یا تقریباً لوگون کے دکھانے کے لیے اکثر لوگ
اختیار کر لیا کرتے ہین بلکہ اون کا مذہب مثل جسم کے ایک عضو کے تھا یہہ خصلت
خوش اعتقادی مذہب جسکی عموماً انگریز لوگ محتاج ہوتے ہین اوس مذہب دوست
قوم کی وجہ سے جناب شاہزادے مین پائی جاتی تھی جس قوم کے وہ کہلاتے تھے
اگرچہ ان دونون انگریزون نے کثرت سے اس مضمون کے بیانات پیدا کر لیے ہین جنسے
واضح ہوتا ہے کہ اہل انگلستان مرتبہ الوہیت کے قریب پہونچ گئے ہین مگر میرے نزدیک
ہنوز دہلی دور ہے اور مدت دراز چاہیے تب اوس مرتبہ کو پہونچینگے جس مرتبہ پر اہل جرمنی آج
پہونچے ہوے ہین جس کسیٹنے لکھا ہے خوب لکھا ہے کہ یہہ انگریز علم معاش خوب جانتے ہین
مگر معاد سے بے بہرہ ہین اہل جرمنی وحدت کے ایسے قائل ہین جو انگریزون مین مطلق
نہین ہے اس رایکے ایسے مضبوط ثبوت موجود ہین جنکو اکثر انگریز جو صاحب انصاف ہین
قبول کرتے ہین اور اگر اون ثبوتون کی ضرورت ہو تو اون کی بے انتہا مثالین ہم دے
سکتے ہین جو موقع پر پیش کیجا سکتی ہین —

جملہ خصائل پسندیدہ و اوصاف حمیدہ سے بڑھکر نہایت دلچسپ و عظیم اور قابل تعریف سیرت
جسکی وجہ سے وہ زمانہ مین ممتاز تھے لوگون مین سرفراز تھے اور اون کا نام نامی
پشتہا پشت تک بغرض تقلید لیا جاویگا اور جسکی صفت مین تمام شائستہ لوگون کی
زبان لال ہے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین یہہ تھی کہ اون کے مراتب خانہ داری کی
نیکیون اور حسن سلوک عیال داری کا یکسان طور پر تمام عمر برتاؤ رہا سلف و خلف
سے کسی تواریخ مین کسی شاہزادے کا ایسا مسرت بخش اور روح افزا حال

گسستہ ہو کر نہ گھبراتے اور یہہ طعنہ دل دوز اور شنیع جان سوز کہ ہمارے کسان اون آلات کشاورزی کے استعمال کے مقلد ہین جنہین دو ہزار برس سے کسی قسم کی ترمیم اور ترقی نہین ہوئی ہے جیسے اوسوقت تھے ویسے ہی اب ہین کاش توفیق نیک ہمارے کسانون کو عطا ہو جاتی کہ اپنی افلاس اور محتاجی سے ناشایستہ نہ کہلاتے کسی صورت سے ترقی پاتے اور علوم اور فنون سے بے بہرہ نہ رہتے اور صد روزمین یہہ بھی شایستہ کہلاتے مین بیان نہین کر سکتا کہ کتنی خوبی اور خوش اسلوبی ہماری زرخیز اور زرریز زمینداتون کی ہو جاتی اور کس قدر ہماری کھیتی ترقی پاتی غلہ کی کثرت ہوتی دل کو کیسی مسرت ہوتی اور کتنی خوشی ہمارے غریب ہلوا ہے کو ہوتی جب وہ دن بھر کی محنت کے بعد شام کو اپنے خس پوش جھونپڑی مین آتا اور تمام دن کی مشقت کے بعد آرام پاتا اگر ہمارے ملک کے شاہ و شہریار اور رئیس خود مختار شاہزادہ جرمنی کی تقلید کرتے اور ترقی کشاورزی کی طرف متوجہ ہوتے اور چند روزمین ہمارے تعلقدار اور مالکان اراضی علمی اور عملی ترکیبات سے اس ملک کو بھی برطانیہ کے مقابل کر دکھاتے اور اس رمز کے سمجھنے کے لائق ہو جاتے کہ حق جل و علی نے انکو کسقدر عقل عطا فرمائی ہے کہ جسکے ذریعہ سے اوسنے گلون کو ایجاد کر کے کیسی ترقی پائی ہے —

جناب مرحوم کو مصوری کا بڑا ذوق تھا نقاشی کا کمال شوق تھا اور آخر کو اسمین کمال بھی حاصل کیا تھا جس زمانہ مین کہ جناب موصوف مکتب مین تعلیم پاتے تھے اوسی وقت اونھون نے ایک تصویر موسوم بہ سیوڈپارڈ منسٹرل بوائے کھینچی تھی چنانچہ وہ تصویر بسبب نفاست اور خوبی کے آجتک جناب ملکہ معظمہ کے مجموعہ کمالات غریبہ و اشیاء عجیبہ مین موجود ہے اور جبکہ جوان ہوے تھے تب بھی وہ اپنی اوقات فرصت تصویر کشی اور نقاشی مین اکثر صرف کیا کرتے تھے حتی کہ ان اخیر زمانون مین جب کہ کام کی بہت کثرت تھی اور تفکرات اور تردوات امور متعلقہ رفاہ خلایق سے فرصت دم زدن نہ رکھتے تھے اونھون نے ایک تصویر بے نظیر یوسا کی وفات کی کھینچی تھی —

اور ٹھیکہ دار کو ہر طرح کا نقصان نظر آتا تھا کوئی صورت فائدہ کی نہ دیکھتا تھا کہ
اس کام میں ہاتھ ڈالے جسوقت یہہ امر شاہزادہ مرحوم کو معلوم ہوا تو جناب ممدوح نے
ٹھیکہ خاسج کرکے امانی کام جاری کیا بلکہ ٹھیکہ دار کو بطور مہتمم تعمیر نوکر رکھہ لیا اور
ہر مزدور کو جسے وہ کام میں لگاتا پوری مزدوری دینے کا حکم دیتا اسکے علاوہ ایک اور
بھی ماجرا سنیے جس وقت کہ تعمیر کا کام جاری تھا اتفاق سے آگ لگ گئی اور تمام
کارخانجات نو تعمیر کے جلکر خاکستر ہوگئے جس سے اہل پیشہ اور حرفہ کا نقصان عظیم ہوا
یعنے اونھوں نے جو روپیہ بچاکے صندوقون میں مقفل رکھا تھا وہ تمام وکمال جلگیا
اون بیچارون کا جیتے جی دم نکل گیا باستماع اس خبر وحشت اثر کے شاہزادہ نے
حکم دیا کہ جس جس کا نقصان ہوا ہے ایک فہرست مرتب کیجاے اور اوسمین
ہر ایک کے نقصان کا تخمینہ مندرج ہو جب حسب الارشاد فیض بنیاد تخمینہ مذکور تیار ہوا تو
جناب شاہزادہ مرحوم کو اونپر کمال رحم آیا سبکو زر نقصانی اپنے جیب خاص سے عنایت
فرمایا اس ہمدردی اور غربا پروری سے اون کے اہل وعیال اور اطفال خورد سال
نہایت شادان ہوے اور دل وجان سے شاہزادہ کے ثناخوان ہوے ملک
انگلستان میں جو آج تک کاشتکاری کو اسقدر عروج اور ترقی ہے یہہ سب شاہزادہ
عالی ارادہ کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہے جس نے اپنی حکمت عملی سے اس عمدہ شعبہ علوم کو
اتنا فروغ دیا اور آب پاشی کے لیے ایک عمیق نہر کھودے جانیکی تجویز کی اور دخانکے
زور سے اور ترکیبات علم کیمیا کے استعمال سے کشاورزیکو بڑی ترقی دی اور انھین
اسباب سے ہزارہا بیگہ اراضی ملک برطانیہ مین جو اوسر و بنجر اور افتادہ اور جنگل
اور خیمہ آباد پڑی ہوئی تھی وہان اب صدہا سرسبز وشاداب باغات نصب ہین سبزہ
لہلہا رہا ہے پھول کھلے ہین غنچہ مسکرا رہا ہے پھلون مین شاخ نبات کوٹ کوٹ کر
بھری ہے اشجار بار دار بار اثمار سے سربسجود ہین ہر ٹہنی ہری ہے کاش ہماری پست ہمت
اور کم فطرت کاشتکار بھی ہاتھہ پاؤن ہلاتے اپنے دل ودماغ کو کام مین لاتے تو جہالت کی
تاریکی مین گمراہ نہو جاتے اور تعصبات کے بحر ناپیدا کنار مین کشتی شکستہ اور بادبان

گسستہ ہوکر نہ گھبراتے اور یہہ طعنہ دل دوز اور تشنیع جان سوز کہ ہمارے کسان اون آلات کشاورزی کے استعمال کے مقلد ہین جنہین دو ہزار برس سے کسی قسم کی ترمیم اور ترقی نہین ہوئی ہے جیسے اوسوقت تھے ویسے ہی اب ہین کاش توفیق نیک ہمارے کسانون کو عطا ہوجاتی کہ اپنی افلاس اور محتاجی سے ناشایستہ نہ کہلاتے کسی صورت سے ترقی پاتے اور علوم اور فنون سے بے بہرہ نہ رہتے اور صفحہ روزمین یہہ بھی شایستہ کہلاتے مین بیان نہین کرسکتا کہ کتنی خوبی اور خوش اسلوبی ہماری زرخیز اور زرریز میدانون کی ہوجاتی اور کس قدر ہماری کھیتی ترقی پاتی غلہ کی کثرت ہوتی دل کو کیسی مسرت ہوتی اور کتنی خوشی ہمارے غریب ہلوا ہے کو ہوتی جب وہ دن بھر کی محنت کے بعد شام کو اپنے خس پوش جھونپڑی مین آتا اور تمام دن کی مشقت کے بعد آرام پاتا اگر ہمارے ملک کے شاہ و شہریار اور رئیس خود مختار شاہزادہ جرمنی کی تقلید کرتے اور ترقی کشاورزی کی طرف متوجہ ہوتے اور چند روز مین ہمارے تعلقدار اور مالکان اراضی علمی اور عملی ترکیبات سے اس ملک کو بھی برطانیہ کے مقابل کردکھاتے اور اس رمز کے سمجھنے کے لائق ہوجاتے کہ حق جل وعلی نے ان لوگون کو کسقدر عقل عطا فرمائی ہے کہ جسکے ذریعہ سے اوسنے گلون کو ایجاد کرکے کیسی ترقی پائی ہے —

جناب مرحوم کو مصوری کا بڑا ذوق تھا نقاشی کا کمال شوق تھا اور آخر کو اسمین کمال بھی حاصل کیا تھا جس زمانہ مین کہ جناب موصوف مکتب مین تعلیم پاتے تھے اوسی وقت اونھون نے ایک تصویر موسوم بہ سیوڈپارڈ منسٹرل بوائے کھینچی تھی چنانچہ وہ تصویر بسبب نفاست اور خوبی کے آجتک جناب ملکہ معظمہ کے مجموعہ کمالات غریبہ واشیاء عجیبہ مین موجود ہے اور جبکہ جوان ہوے تھے تب بھی وہ اپنی اوقات فرصت تصویر کشی اور نقاشی مین اکثر صرف کیا کرتے تھے حتی کہ ان اخیر زمانہ مین جب کہ کام کی بہت کثرت تھی اور تفکرات اور ترددات امور متعلقہ رفاہ خلایق سے فرصت دم زدن نہ رکھتے تھے اونھون نے ایک تصویر بے نظیر یوسا کی صفات کی کھینچی تھی —

اور ٹھیکہ دار کو ہر طرح کا نقصان نظر آتا تھا کوئی صورت فائدہ کی نہ دیکھتا تھا کہ
اس کام مین ہاتھ ڈالے جسوقت یہہ امر شاہزادہ مرحوم کو معلوم ہوا تو جناب ممدوح نے
ٹھیکہ خاسج کرکے امانی کام جاری کیا بلکہ ٹھیکہ دار کو بطور مہتمم تعمیر نوکر رکھہ لیا اور
ہر مزدور کو جسنے وہ کام مین لگاتا پوری مزدوری دینے کا حکم دیتا اسکے علاوہ ایک اور
بھی ماجرا سنیے جس وقت کہ تعمیر کا کام جاری تھا اتفاق سے آگ لگ گئی اور تمام
کارخانجات نو تعمیر کے جلکر خاکستر ہو گئے جس سے اہل پیشہ اور حرفہ کا نقصان عظیم ہوا
یعنے اونھون نے جو روپیہ بچا کے صندوقون مین مقفل رکھا تھا وہ تمام وکمال جلگیا
اون بیچارون کا جیتے جی دم نکل گیا باستماع اس خبر وحشت اثر کے شاہزادہ نے
حکم دیا کہ جس جس کا نقصان ہوا ہے ایک فہرست مرتب کیجاے اور اوسمین
ہر ایک کے نقصان کا تخمینہ مندرج ہو جب حسب الارشاد فیض بنیاد تخمینہ مذکور تیار ہوا تو
جناب شاہزادہ مرحوم کو اونپر کمال رحم آیا سبکو زر نقصانی اپنے جیب خاص سے عنایت
فرمایا اس ہمدردی اور غریب پروری سے اون کے اہل وعیال اور اطفال خورد سال
نہایت شادان ہوے اور دل وجان سے شاہزادہ کے ثناخوان ہوے ملک
انگلستان مین جو آج تک کاشتکاری کو اسقدر عروج اور ترقی ہے یہہ سب شاہزادہ
عالی ارادہ کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہے جس نے اپنی حکمت عملی سے اس عمدہ شعبہ علوم کو
اتنا فروغ دیا اور آب پاشی کے لیے ایک عمیق نہر کھودے جانیکی تجویز کی اور دخانکے
زور سے اور ترکیبات علم کیمیا کے استعمال سے کشاورزیکو بڑی ترقی دی اور انھین
اسباب سے ہزارہا بیگہ اراضی ملک برطانیہ مین جو اوسر و بنجر اور افتادہ اور جنگل
اور خیر آباد پڑی ہوئی تھی وہان اب صدہا سرسبز و شاداب باغات نصب ہین سبزہ
لہلہا رہا ہے پھول کھلے ہین غنچہ مسکرا رہا ہے پھلون مین شاخ نبات کوٹ کوٹ کر
بھری ہے اشجار بار دار بار اثمار سے سربسجود ہین ہر ٹہنی ہری ہے کاش ہماری پست ہمت
اور کم فطرت کاشتکار بھی ہاتھہ پاؤن ہلاتے اپنے دل ودماغ کو کام مین لاتے تو جہالت کی
تاریکی مین گمراہ نہو جاتے اور تعصبات کے بحر ناپیدا کنار مین کشتی شکستہ اور باد بان

باہر باہر جائین اندر کی طرف کبھی نہ لائین کہ اس عرصہ مین چند لوگ پیچھے سے آئے اور
اوس شخص کو جو دروازہ پر متعین تھا اون کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ملکہ معظمہ
وہی تھین جو کبھی مین آگے تشریف لے گئین اوس شخص کو یقین نہ آیا مگر جب اوسکا
اطمینان ہوا ہو تو سخت گھبرایا اور فورًا ایک سوار کو دوڑایا کہ اس غلطی کا حال
جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ سے عرض کیا جاے چنانچہ جب سوار نے آکے دست بستہ
اون دونون جناب کے حضور مین عرض کیا کہ بتقریب تشریف آوری ملازمان دولت
یہہ سامان یہان کے مالک اور زمیدارنے مہیا کیا تھا مگر حضور پر نور السرور کو
کسی نے شناخت نکیا اور سب کی سب بے نیل مرام دیکھتے رہگئے اوسپر وہ دونون جناب
واپس آئے اور مسکراتے ہوے اوس ترپولیہ مین سے ہوکر گذرے یہہ بات
کیا قابل غور ہی اور اس سے بڑہ کر سادگی مزاج اور غربا پروری کا خیال اور کیا ہوگا
کہ اونے ادنے کی دل شکنی کا لحاظ رہتا تھا اور کسی کا دل دکھانا یا مایوس کرنا
گوارا نہ تھا انصاف پسندی قدر شناسی اور دیانت داری جناب شاہزادہ
مرحوم کی اس حیات چند روزہ مین اصل اصول تھی اور برابر یکسان طور پر
ان صفات حمیدہ کا ظہور اوسکی ذات ملکی صفات سے ہوتا رہا جس کسیکو فرا بھی
معاملہ اون سے پڑتا اوسکے مفاد کا لحاظ اور جو لوگ کسی قسم کی استمداد اور اعانت کے
خواستگار ہوتے اون کے فائدہ کا خیال جناب مرحوم کو رہا کرتا تھا جن لوگون کا
خوش قسمتی سے اوسکے ساتھہ معاملہ پڑ جاتا اون کے حال پر شاہزادہ بڑی
مہربانی فرماتا اس فیاضی اور رحم دلی کے معاوضہ مین بجان و دل اون کے لیے
وہ لوگ دعاے خیر کیا کرتے اونھین کا نام لیا کرتے اور بہت سی ایسی حکایتین موجود
ہین جنسے یہہ امر بخوبی ثابت ہے منجملہ اونکے ایک یہہ حکایت ہے کہ قصر واقع بالمورلین
گنجایش کم تھی اور بوجہ قلت جگہہ کے اکثر تکلیف رہا کرتی تھی لہذا ایک قصر جدید کی
تعمیر کی تجویز ہوئی اور ایک شخص باشندہ شمال سے ٹھیکہ بھی ٹھہر گیا یہہ اوس زمانیکا
حال ہے جبکہ جنگ کریمیا قریب الاختتام تھی اور آغاز جنگ سے مصارف کا بار بہت گران ہوگیا تھا

بادشاہ بھی کنارہ کش ہوسکتے ہین جس طرح سے عام اشخاص کو اپنے گھر مین
ضرورتاً بوجہ ناداری اجتناب کرنا پڑتا ہے جب ہم بنظر مقابلہ کرینگے اون عادات اور
اطوار کا خیال کرتے ہین جنکا بہتا دقبل تشریف فرما ہونے انگلستان کے قصر شاہی مین
کیا جاتا تھا اور اس چال وچلن اور طریقہ کو دیکھتے ہین جو بعد ازان شاہزادہ
عالی تبار سے ظہور مین آیا تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ اگلے لوگون کی اوقات
گرانمایہ کس قدر نمود بے بود کی نمائش مین ضایع ہوتے تھے اور اب کسیقدر
خوبی سے اوسمین تبدیل وتغیر ہوگیا ہے جسکو دیکھکر دلکو سرور رہوتا ہے رنج والم دور ہوتا ہے
بے اختیار یہ مصرعہ زبان پر آتا ہے ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ؛ جن دنون
مقام بالمورل مین مقام ہوتا تھا شاہزادہ البرٹ کو اپنی سادہ وضعی کے اظہار کا
موقع ملتا تھا اور جبتک وہان مقیم رہتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو ہمراہ لیکر گردپیش کے
قصبات مین جاتا اور سادی پوشاک زیب بدن کرکے قرب وجوار کے قریات کی
سیر فرماتا اور اکثر شاہزادہ عالی تبار اور جناب ملکہ معظمہ مثل مہر وماہ ایک بگھی مین سوار
ہوکر جایا کرتے اور کبھی کبھی ایسا بھی اتفاق ہوا تھا کہ قصباتی سرادنین فروکش
ہوتے جو اشیاے خورد ونوش وہان مہیا پاتے اوسکو بطیب خاطر تناول فرماتے
اور بچھونے وغیرہ مین بھی کسی طرحکا تکلف نکرتے جیسا پاتے ویسا بچھاتے کسیکو خبر بھی
نہوتی کہ یہہ کوئی مسافر راہ گیر ہین یا کوئی امیر کبیر ہین ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب شاہزادہ
مرحوم اور ملکہ معظمہ ایک بگھی مین سوار ہاڈہوس کو بنابر ملاقات ارل آف ابرڈین کے
تشریف لے جاتے تھے چونکہ پیشتر سے انکے رونق افروز ہونیکے خبر وہان مشتہر
ہوگئی تھی لہذا ایک زمیندار نے گانونکے قریب راہ صاف کرکے ایک پھاٹک لگایا
نہایت خوبصورت تر پولیا بنایا اس غرض سے کہ جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ کی سواری
اوسیطرف سے گذر کرے اور چند آدمی اسلیے وہان پر متعین کیے کہ جب جلوس شاہی
قریب آئے فوراً اوسکو اطلاع کیجائے لیکن وہ دونون صاحب ادہر سے گذر بھی
گئے اور لوگون نے بسبب سادگی لباس کے نہ پہچانا بلکہ دو ایک نے روک ٹوک بھی کی کہ پھاٹک کے

باہر باہر جائین اندر کی طرف کبھی نہ لائین کہ اس عرصہ مین چند لوگ پیچھے سے آئے اور اوس شخص کو جو دروازہ پر متعین تھا اون کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ملکہ معظمہ وہی تھین جو کبھی مین آگے تشریف لے گئین اوس شخص کو یقین نہ آیا مگر جب اوسکا اطمینان ہوا ہو تو سخت گھبرایا اور فوراً ایک سوار کو دوڑایا کہ اس غلطی کا حال جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ سے عرض کیا جاے چنانچہ جب سوار نے آکے دست بستہ اون دونون جناب کے حضور مین عرض کیا کہ بتقریب تشریف آوری ملازمان دولت بیحد سامان یہان کے مالک اور زمیدار نے مہیا کیا تھا مگر حضور پر فور السرور کو کسی نے شناخت نکیا اور سب کی سب بے نیل مرام دیکھتے رہگئے اوسپر وہ دونون جناب واپس آئے اور مسکراتے ہوے اوس ترپولیہ مین سے ہوکر گذرے یہہ بات کیا قابل غور ہی اور اس سے بڑہ کر سادگی مزاج اور غربا پروری کا خیال اور کیا ہوگا کہ اونے ادنے کی دل شکنی کا لحاظ رہتا تھا اور کسی کا دل دکھانا یا مایوس کرنا گوارا نہ تھا انصاف پسندی قدرشناسی اور دیانت داری جناب شاہزادہ مرحوم کی اس حیات چند روزہ مین اصل اصول تھی اور برابر یکسان طور پر ان صفات حمیدہ کا ظہور اوسکی ذات ملکی صفات سے ہوتا رہا جس کسیکو فدا بھی معاملہ اون سے پڑتا اوسکے مفاد کا لحاظ اور جو لوگ کسی قسم کی استمداد اور اعانت کے خواستگار ہوتے اون کے فائدہ کا خیال جناب مرحوم کو رہا کرتا تھا جن لوگون کا خوش قسمتی سے اوسکے ساتھہ معاملہ پڑجاتا اون کے حال پر شاہزادہ بڑی مہربانی فرماتا اس فیاضی اور رحم دلی کے معاوضہ مین بجان و دل اون کے لیے وہ لوگ دعاے خیر کیا کرتے اونھین کا نام لیا کرتے اور بہت سی ایسی حکایتین موجود ہین جنسے یہہ امر بخوبی ثابت ہے منجملہ اونکے ایک یہہ حکایت ہے کہ قصر واقع بالمولیمن گنجایش کم تھی اور بوجہ قلت جگہہ کے اکثر تکلیف رہا کرتی تھی لہذا ایک قصر جدید کی تعمیر کی تجویز ہوئی اور ایک شخص باشندہ شمال سے ٹھیکہ بھی ٹہہر گیا یہہ اوس زمانیکا حال ہے جبکہ جنگ کریمیا قریب الاختتام تھی اور آغاز جنگ سے مصالہ کا نرخ بہت گران ہوگیا تھا

بادشاہ بھی کنارہ کش ہوسکتے ہین جس طرح سے عام اشخاص کو اپنے گھر مین ضرورتاً بوجہ ناداری اجتناب کرنا پڑتا ہے جب ہم بنظر مقابلہ کرینگے اون عادات اور اطوار کا خیال کرتے ہین جنکا بہتا قبل تشریف فرما ہونے انگلستان کے قصر شاہی مین کیا جاتا تھا اور اس چال وچلن اور طریقہ کو دیکھتے ہین جو بعد ازان شاہزادہ عالی تبار سے ظہور مین آیا تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ اگلے لوگون کی اوقات گرانمایہ کس قدر نمود بے بود کی نمائش مین ضایع ہوتے تھے اور اب کسیقدر خوبی سے اوسمین تبدیل وتغیر ہوگیا ہے جسکو دیکھکر دلکو سرور رہوتا ہے رنج والم دور ہوتا ہے بے اختیار یہ مصرعہ زبان پر آتا ہے ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا جن دنون مقام بالمورل مین مقام ہوتا تھا شاہزادہ البرٹ کو اپنی سادہ وضعی کے اظہار کا موقع ملتا تھا اور جبتک وہان مقیم رہتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو ہمراہ لیکر گردپیش کے قصبات مین جاتا اور سادی پوشاک زیب بدن کرکے قرب وجوار کے قریات کی سیر فرماتا اور اکثر شاہزادہ عالی تبار اور جناب ملکہ معظمہ مثل مہر وماہ ایک بگھی مین سوار ہوکر جایا کرتے اور کبھی کبھی ایسا بھی اتفاق ہوا تھا کہ قصباتی سراؤنمین فروکش ہوتے جو اشیاے خورد ونوش وہان مہیا پاتے اوسکو بطیب خاطر تناول فرماتے اور بچھونے وغیرہ مین بھی کسی طرحکا تکلف نکرتے جیسا پاتے ویسا بچھاتے کسیکو خبر بھی نہوتی کہ یہہ کوئی مسافر راہ گیر ہین یا کوئی امیر کبیر ہین ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم اور ملکہ معظمہ ایک بگھی مین سوار ہاڈہوس کو بنابر ملاقات ارل آف ابرڈین کے تشریف لے جاتے تھے چونکہ پیشتر سے انکے رونق افروز ہونیکے خبر وہان مشتہر ہوگئی تھی لہذا ایک زمیندار نے گانو نکے قریب راہ صاف کرکے ایک پھاٹک لگایا نہایت خوبصورت تریولیا بنایا اس غرض سے کہ جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ کی سواری اوسیطرف سے گذر کرے اور چند آدمی اسلیے وہان پر متعین کئے کہ جب جلوس شاہی قریب آئے فوراً اوسکو اطلاع کیجائے لیکن وہ دونون صاحب اودہر سے گذر بھی گئے اور لوگون نے بسبب سادگی لباس کے نہ پہچانا بلکہ دو ایک نے روک ٹوک بھی کی کہ پھاٹک کے

وہ بیخوف وخطر شاہزادہ والاگہر کی خدمت مین چلا جاتا جہان وہ عالی جناب ہوتا ہر شخص
وہان باریاب ہوتا جو شاہزادے ہین یا درجۂ اعلے رکھتے ہین وہ عوام سے ہمکلام ہونا
اپنی حقارت اور بے توقیری سمجھتے ہین اون کے معاملات بذریعہ مختارون یا کارندون کے
طے پاتے ہین جو لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ ہم شاہزادے اور امیرزادے ہین
اور دنیا مین مثل دیوتاؤن کے ہم پیدا ہوے ہین لہذا ان دہاتیون اور دہقانیون کی
نگاہ سے ہمیشہ بچتے رہنا ضرور ہے کیون کہ اعلے درجہ کے لوگون کا یہی دستور ہے
لیکن شاہزادہ عالیمقام ہر خاص و عام سے بجاے نفرت و اکراہ کے گفتگو کرنے سے
خوش ہوتا بلکہ اس امر کے دریافت کرنیکا اوسکو موقع ملتا کہ اون مین سے کسی کو کیا
احتیاج ہے کون کس امر کا محتاج ہے انجاح مرام خلائق اوسکا کام تھا یہی مشغلہ صبح
و شام تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ یارک شائر کا ایک کسان ایک ہل ایجاد کرکے لایا اور
بلا وساعت وقت باریاب ہوکر شاہزادہ عالی ارادہ کو دکھایا چنانچہ بعد ملاحظہ کے یہہ ارشاد فرمایا کہ
اس ایجاد جدید کا نام ہمنے البرٹ کا ہل رکھا اور اوسکو بہت سا انعام واکرام دیا اور
منجملہ اوسکے ایک نہایت عمدہ انجیل مقدس عطا فرمائی اوس کسان نے اپنے ہم چشمون مین
بڑی آبرو پائی خوش ہوتا شاہزادہ کو دعائین دیتا قصر شاہی کے باہر آیا اور فوراً
اوس کتاب کی جلد پر اپنے بادشاہ کا نام نامی کندہ کرایا

ظاہر آرائی اور خودنمائی سے شاہزادہ البرٹ نے ہمیشہ نفرت فرمائی اور ظاہری
دھوم دھام اور شوکت و شان جو لازمہ امارت اور تمغاے ریاست خیال
کیجاتی ہے اوسکو کبھی پسند نہ آئی باوجودیکہ خدا یتعالے نے ایسے درجہ عالی اور رتبۂ
شاہی سے سرفراز فرمایا تھا کہ بعد بادشاہ کے انکا رتبہ تھا اسوجہ سے ضرور تھا کہ
اوسی شان و شوکت سے رہتے مگر ہمیشہ جوش دلی اور رغبت قلبی سے ایسی تقریبات
ظاہری رسمیات مین شریک ہونے سے نفرت تھی اور ظاہری صفائی سے دلی کدورت تھی
خاندان شاہان انگلستان مین یہہ اول شخص تھے جنھون نے اس بات کو ثابت کردیا کہ
صرف بناوٹ اور ظاہری نمائش سے اوسی طور پر بآسانی تمام اور بلا تحقیر و تذلیل

گوکہ اون کو ہر طرح کا عیش و آرام تھا اس دردسری سے کیا کام تھا مگر صرف بپاس و لحاظ ادائے شرط خدمت یہہ تکلیفین اور تحمایئن طرح طرح کی مصیبتین سہین سر ڈومی آرزیلی صاحب نے دربار پارلیمنٹ کے حضور مین واقعہ ناگزیر کا بیان کیا جہان اور اور صفات کا اعلان کیا وہان علی الخصوص ایفا رشہ طرخدمت کے بارہ مین بھی بڑے جوش و خروش سے تقریر کی۔

ناظرین کو واضح رہے سامعین کو لائح رہے کہ شہ الطخدمت کا ایفا وہ صفت ہے جس سے نیلسن میدان جنگ مین اور ولنگٹن معاملات مملکت مین سرنام ہوے مورد تحسین انام ہوئے یہہ بھی ادائے شرط خدمت ہی کی وجہ تھی جو جناب مرحوم نے عین شدت مرض مین جبکہ طاقت نشست و برخاست کی طاق تھی اور روح باغ جنت کی مشتاق تھی ایک یادداشت کا مسودہ جناب ملکہ معظمہ کے واسطے دربارہ مقدمات متعلقہ ٹرنٹ کے تحریر کیا غرضکہ کہان تک اس عمدہ صفت کے بارہ مین لکھا جاوے اور زیادہ کیا کلام کو طول دوں میرے نزدیک صرف اسقدر لکھنا کافی وبس ہے کہ یہہ صفت ہر شخص کے تتبع کے لائق ہے اور ہر درجہ کے آدمی کو واجب ہی کہ ادائے شرط خدمت اپنے اوپر ہر حالت مین فرض عین سمجھے۔

جناب شاہزادہ مرحوم و مغفور کو ہر پیشہ ور اور اہل حرفہ بلکہ ہر فرقہ کے لوگون کے ساتھہ جو درحقیقت مستحق پرورش اور عنایت تھی ایک خاص ترحم تھا چنانچہ نوکر اور پیشہ باف اور سپاہی و جہازی سب اون کی باتون سے خوش رہتے اور اون کی نصایح مشفقانہ سے مستفید ہوتے تھے جتنے غریب و مسکین تھے وہ اوسکو اپنا مربی جانتے تھے اور اوسپر ناز کرتے تھی اور مثل مہربان باپکے سمجھتے تھے سبب اس کا یہہ تھا کہ شاہزادہ مرحوم ہر لحظہ و آن اون کی اعانت و امداد کے لئے مستعد و تیار رہتے تھے ہر وقت اونکے واسطے آمادہ کار رہتے تھے ہر شخص اون سے محبت رکھتا تھا اور اونھین کا دم بھرتا تھا اون کا نام نامی فرط محبت سے ہر غریب و امیر اور بر نا و پیر کے ورد زبان تھا ہر ادنی و اعلے اون کا ثنا خوان تھا غریب سے غریب کو بھی اگر کوئی امر اہم پیش آتا

سلطنت مین دولت نے ترقی پائی ہر صورت سے ملک مین بہتری نظر آئی۔
افسوس صد افسوس ایسا گل شگفتہ جناب شاہزادہ خوش صفات کا عین شباب مین
صرصر حمات سے پژمردہ ہوا اس چمن دہر کی اچھی طرح ہوا بھی نہ کھائی ہائے کیا
جلدی قضا آئی ؎ آتش فقد بخانہ آن باغبان کہ سوخت ٭ در عین فصل گل بچمن آشیان
اور جملہ امور رفاہ عام کا جو شاہزادہ عالی مقام نے انگلستان مین رونق افروز ہونے
کے وقت سے انتظام کیا تھا وہ اونکی ذات بابرکات کے ساتھہ تمام ہوا کیا اچھا
انجام ہوا جو شخص اس زمانہ مین ہوشیار رہے ہر ایک امر مین تجربہ کار ہے اس رسالہ کے
پڑھنے مین دل لگائیگا اوسکو صاف ظاہر ہوجائیگا کہ جناب شاہزادہ مرحوم نے
رعایا کے لیے کیا کیا امور متعلقہ تہذیب اور ترقی عام کو کیسا جلوہ دیا اور باوجود
اس امارت کے نمائش سے ہمیشہ احتراز رہا معاملات خانہ داری اور مقدمات
صلح کاری مین کیسا پاکباز رہا حالانکہ جس مقام پر شاہزادہ کا مقام تھا وہان
ترغیب وتحریص سے بچنا بڑا کام تھا وہان کی آب وہوا کا اثر جیسا ہوا ہے وہ اوسکی
تاثیر سے خوب آگاہ ہین سوائے اسکے اس رسالہ کے ناظرین جب اسمین کوئی
امر اور نپائینگے اسکو لائق مطالعہ کے تصور نفرمائینگے اور شاید اس سے یہہ مقصود سمجھینگے
کہ اس مین صرف ایک اوسط درجہ کے آدمی کے صفات طریقہ بسر اوقات کا مذکور ہے
نہین معلوم اسکے لکھنے سے کیا منظور ہے مگر مین اوسکے ظاہر کرنے مین کب انکار
کرتا ہون جو میرا مافی الضمیر ہے اوسکا اظہار کرتا ہون کہ جناب شاہزادہ البرٹ کے
تذکرہ زندگی سانحہ عمری کے مطالعہ سے علاوہ پند ونصایح کے دل بستگی اور لطف
بھی حاصل ہوتا ہے کیونکہ کبھی جناب موصوف کی یہہ تمنا نہوئی کہ اپنے اختیار اور
اقتدار کو بڑہائین لوگون کو اپنی لیاقت دکھائین یا سلطنت کا دعوے کرین بلکہ بالعکس
اسکے اونکو ایسی کامون کی تمنا تھی کہ جس سے رفاہ عام ہو خلائق کا کام ہو ہر شخص راحت
پائے اونکے ذمہ سے شرط خدمت ادا ہوجائے اپنے عالم شباب کی عمدہ ترین اوقات
بہترین ساعات اپنی جسمانی طاقتین روحانی قوتین صرف انگلستان کی بھلائی مین صرف کین

جناب شاہزادہ مرحوم بحیثیت ڈیوک آف سیکسن گوبرگ ورگاتھا کے زیب سر فرماتے تھے۔
جناب ملکہ معظمہ نے ایک رفیع الشان مقبرہ بمقام فراگمور تعمیر کرایا ہے جسکا نقشہ نہایت دلکش اور پر فضا ہے طرح طرح کے پتر اوس مقبرہ مین لگے ہین طول شرقی اور ارتفاع بھی اسیقدر ہے اسکی بنیاد کا پتر ملکہ معظمہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا ہے اور اوسپر عبارت ذیل کندہ ہے۔

اس مکان کی بنیاد کا پتر ملکہ وکٹوریا نے اپنے شوہر عالی گہر کی یادگار کے لیے اپنے ہاتھ سے ۲۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ عیسوی کو نصب کیا ہے برکت والے ہین وہ لوگ جو خدا کی یاد مین سوتے ہین اور اوسکے نام پر جان کھوتے ہین۔

سینٹ جارج کے شاہی گرجا گھر واقع ونڈسر سے جہان شاہزادہ البرٹ کی نعش کو امانتاً سپرد کیا تھا پھر اس مقبرہ مین لاکے دفن کیا اہل انگلستان اس بات کو کبھی فراموش نکرینگے کہ اوس ماتم ہانگزا اور حادثہ روح فرسا کیوقت بھی جناب ملکہ وکٹوریا نے دبدبہ شاہی کو نباہا اور کس عظمت و شان سے باوجود ہونے عورت و ملکہ کے کس استقلال سے صبر و تحمل کیا مگر جب رنج و الم کسیقدر کم ہوا اور کچھہ مطمئن دل پر غم ہوا جناب ملکہ معظمہ نے اپنے فرزندون کو بلایا شفقت مادری سے گلے لگایا زمانے کا نشیب و فراز سمجھایا اور محبت سے یہہ فرمایا کہ اگرچہ اس حادثہ عظیم اور ماجرائے سقیم سے میرا جگر پاش پاش ہے کیا کہون دلمین کیسا خراش ہے مگر بجز صبر کے چارہ نہین سوائے استقلال کے گذارا نہین کیونکہ ہزارہا بندگان خدا کا میری ذات سے متعلق انتظام ہے اونکو آرام و آسائش مین رکھنا میرا کام ہے لہذا اب تم سب سے اعانت کی خواستگار ہون میرے صلاحکار کو خدا نے اوٹھا لیا اس سے لاچار ہون اور یہہ امر اسواسطے ہے کہ جو خدمات فرائض تمھاری پرداخت اور کل قوم کی حفظ و امان کے لئے میرے ذمہ ہین اونکے انجام مین ثابت قدم رہون ہمت نہ ہارون اس بات سے سب لوگ عموماً واقف ہین کہ اس عزم عظیم اور قصد مستقیم کے بموجب تیرہ برس سے بفضل ایزدی اور تائید سماوی سے جناب ملکہ معظمہ نے کیسا انتظام کیا دنیا مین کتنا بڑا نام کیا جسکے باعث سے

ستونون کی چمک اور پھولون کی مہک ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے اوس روز
تھی جس روز وہ تابوت وہان رکھے گئے تھے گو کہ سالہا سال گذرے مگر وے
ویسی ہی نظر آتے تھے گنبد کے جانب چپ جناب ڈیوک گلوسسٹر اور ڈیوک آف کنٹ کی
قبرین ہین اور اس شاہانہ گنبد کے قریب دروازہ آمد و رفت جناب شاہزادہ البرٹ کا
تابوت رکھا گیا تھا جسکے اوپر محبت کی نشانیان غم واندوہ کی یادگاریان جناب
ملکہ معظمہ اور اون کے بال بچون کیطرف سے جناب پرنس آف ویلز نے لاکر رکھی تھین اور
قبر کے بند کرنے سے پہلے جناب شاہزادی الیس کے ہاتون کا گوندھا ہوا ہار اور سہرا جناب
مرحوم کی لاش پر رکھا تھا اور جناب ملکہ معظمہ کی تصویر شاہزادہ مرحوم کے ہاتھ مین
دیدی گئی تھی بعد ازان چند روز کے بعد جو پھولون کے ہار اور گلدستے جناب ملکہ معظمہ
اور بڑی شہزادیون نے ونڈسر سے بناکر بھیجے تھے قبر کے اوپر وہ ہار جواہر نگار
بطور یادگار بیوہ باوقار و یتیم شاہزادی ہاے والاتبار رکھے ہوے تھے آخرکار
اس یادگار کے رکھنے کے بعد لوس گنبد کی تہ خانے کا دروازہ بند ہوا اور اس
ساز و سامان اور شوکت و شان سے شاہزادہ البرٹ مرحوم نے عین شباب مین
داعی اجل کو لبیک فرمایا اور نہایت رنج والم کمال حسرت وغم سے گوشہ لحد مین آرام کیا
شاہزادہ مرحوم کا تابوت چوب مہاگنی کا بنا ہوا تھا اور چاندی کے پترجڑے تھے
اور اوپر جناب پرنس کا نام مع تاریخ ولادت اور رحلت کندہ تھا اس تابوت کے
اندر جو دوسرا تابوت نہایت مضبوط دربار انگلستان کی جانب سے بنا تھا اوسمین
بھی نقرۂ پتر لگے تھے اور اوسپر بھی وہی عبارت کندہ تھی جو اوپر والے تابوت پر
تھی مگر اس تابوت پر نہایت باریکی اور صنعت کاری کا کام بنا ہوا تھا قبر کے سرہانے
بہت بڑا نقرۂ تاج جسکو شاہزادہ عالی مزاج بحیثیت پرنس کانسرٹ پہننے کی مجاز تھے
رکھا تھا یہ تاج دربار اسٹریا کے تاجون سے بہت مشابہ تھا تابوت کے وسط مین
ایک لوح اسپین پر تکمین پچیہ کھدا ہوا ہے اور پائینتی کے جانب تمغہ کارٹر رکھا ہوا ہے
اور قبر کے اوپر دفن کے وقت دوسرا تاج بھی رکھا گیا تھا اور یہ وہ تاج تھا کہ جسکو

دیکھہ لین وانکو تسکین دین سب سے پہلے جناب پرنس آف ویلز نے قدم بڑہایا اور ایک لمحہ اپنی
بغلو مین ہاتھہ دیکر عالم سکوت مین قبر کے اندر دیکھتے رہے مگر دیکھا گیا بے اختیار مثل ابر نوبہار
اشکبار ہوئے اور اپنے رومال سے چہرہ ڈھکلکر گرجا کے باہر نکل آئے اسکے بعد شاہزادہ
آرتھر نے بھی دیکھا مگر اوسوقت کچھہ ایسا استقلال ہوگیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ نے
سنگ صبر دل پر رکھہ لیا ان کے بعد باقیماندگان ماتم داران خویش ویگانے
اپنے ویگانے نوبت بہ نوبت قبر کے پاس گئے اور اشک کا دریا بہاتے اور گریہ وزاری کرتے
باہر نکل آئے الغرض بعد اختتام رسومات تجہیز وتکفین کے عزادار ان شاہزادہ جنت مکان نے
جزع وفزع کرتے اپنے اپنے مکان کو مراجعت فرمائی اور بعد چلے آئے عیال واطفال
شاہی کے ملازمان اور خدمتگاران جناب مرحوم جو پیچھے رہ گئے تھے روشنیان لیکر
مقبرہ کے تہ خانے مین اوترے اور نیچے جاکر اونھون نے دیکھا کہ مکان نہایت دلکشان
بڑا وسیع اور گنبد ہے اور سقف محراب دار ہے دونون طرف سنگ مرمر کے چار
طاق ہین خوبی مین شہرہ آفاق ہین اور وسط مین تین عریض طویل سنگ مرمر کی چٹان
ہین نہایت پرزیب وذی شان ہین صرف بادشاہون کے قبرون کے لیے رکھے
ہین اوس تیرہ وتار تہ خانہ مین جانے سے اور روشنی کی چمک سے دو قرمزی رنگ
کے تابوت اور رکھے دکھائی دیے جنکا مینا کاری اور طلائی کام سورج کی کرنون کو
منعکس کرتا ہے عجب لطف دکھاتا ہے یعنے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تیار ہوے ہین
ایک تو جناب شاہ جارج سوم اور دوسرا جناب ملکہ شارلائی کا تابوت زرنگار ہے
خوبی مین یکتاے روزگار ہے اور اون دونون کے سرہانے کی طرف نہایت چمک
دمک سے شعلہ سان درخشان قرمزی رنگ کی تین اور قبرین ہین جنمین شاہ جارج
سوم اور ملکہ شارلائی کے تین جوان مرگ اولاد خواب عدم مین پانون پھیلائے سوتی ہین
اور پائین کی طرف کسی قدر فرق سے بلکہ بالکل علیحدہ شاہ جارج چہارم کا تابوت
رکھا ہے گنبد کے وسط مین جناب شاہ ولیم چہارم اور ملکہ ایڈی لینڈ کے پہلو بہ پہلو
تابوت بانقش زرنگار ہین روشنی مین سب نمودار ہین مخمل کی نرمی اور نقرہ قبون اور

حالانکہ ضبط آہ و فغان اور جوش گریہ وزاری سے دم گھٹ رہا تھا آواز کو باہر نکلنے کا
راستہ نہ ملتا تھا تاہم سنبل سنبلا کے پیش نماز نے پھر دوگانہ نماز کا ادا کیا بعد
اسکے جسقدر لوگ گرجا کے اندر تھے ایک نے بھی نالہ وشیون نہ چھپایا بے اختیار
سب کو رونا آیا اس اثنا مین جناب البرٹ کے ملازمون نے آہستہ آہستہ سیاہ
مخمل کاشانی کی پوشش جنازہ پر سے اوتاری صرف قرمزی کفن رہنے دیا اوسروز
مصیبت اندوز مین در و دیوار اور سقف و فروش گرجا گھر سیاہ پوش تھا ایسا
غم والم کا جوش تھا سوائے اوس کفن کی سرخی کے اور کہین سرخی کا نام نہ تھا
بجز رونے کے اور کسی کو کام نہ تھا ہر فرد بشر اعلے وادنی کے لباس ماتمی در بر تھا
در و دیوار پر اوداسی چھائی تھی جسکو دیکھیے خاک بسر تھا اسی اثنا مین جناب شاہزادہ
مرحوم کی تصنیفات منظوم مین سے ایک مناجات پڑہا گیا سب کا دل بھر آیا بعد ازان پھر تو
وہ گرجا گھر شہر خموشان ہوگیا تمام حاضرین خاموش سکتے کے عالم مین جہان کھڑے
تھے وہین کھڑے رہ گئے مگر ہان گرجا کے باہر آواز سم پاے اسپان اور گھنٹون کا
بجنا اور توپون کا چلنا البتہ سنائی دیتا تھا جب تابوت نہایت آہستہ آہستہ قبر کے
اندر اوتارا گیا اوسوقت کے ماتم کی بیان سے چشم دوات نمناک ہے اور فرط غم سے
سینہ قلم چاک ہے ایک شور محشر بپا تھا کیا بیان کیجیے کہ کیسا غل مچا تھا جب وہ
لاشہ نظرون سے نہان ہوکر تہ نشین ہوا اور ایسا جوان مہ جبین نازنین زیر زمین
ہوا اوسوقت صرف رنگ قرمزی کا عکس قبر کی سیاہ دیوارون کی پوشش پر پڑتا
تھا اور تاج طلائی سونہری روپہلی تابوت کے قبون کی جھلک غار تاریک سے
چمکتے ہوے نظر آتے تھے جسوقت قبر کے اندر مٹی ڈالی گئی اوسوقت ایک اور مناجات
من تصنیف شاہزادہ مرحوم پڑہا گیا ان رسوم کے ختم ہونیکے بعد سر چارلس نیگ نے
آگے بڑہ کر اور قبر کے سرہانے استادہ ہوکر شاہزادہ مرحوم کا پورا نام ذوی الاحتشام مع
خطاب کے سنایا اور باجے والون نے ماتمی باجا بجایا تب سوگواران جناب مرحوم ومغفور
اپنی اپنی جگہہ سے متحرک ہوے کہ ایک ایک نظر زیر قبر اوس جوان مرگ کی لاش کو اور

اور وہ شاہزادہ مرگ کا آمادہ راہی ملک بقا ہوا کیا دیکھتے کیسا صدمہ ہوا۔

بعد وفات کے شاہزادہ کی لاش کو فوجی لباس پہنایا اور اوسی پوشاک سپہ سالاری مین کفنا کے مدفون فرمایا غرضکہ حسب وصیت شاہزادہ مرحوم کے ساز و سامان تجہیز و تکفین بہت سادہ تھا گو کہ ہزارون شاہزادے اور شاہزادیان رؤسا اور امرا زادیان اور تمام ارکان دولت و اعیان سلطنت جنازہ کے ہمراہ آئے اور آنکھون سے اشکون کے دریا بہائے مگر قبل اسکے کہ جنازہ شاہی کو گرجا گھر لیجائین گھر کے تمام ماتم دار چشم اشکبار جنازہ کے آس پاس بصد یاس ایک عالم سکوت مین کھڑے ہوے اوس وقت جناب پرنس آف ویلز کا اضطراب غم سے پیچ و تاب بیان سے باہر ہے جسکا ایسا باپ مرجائے اوسکا رنج و الم ظاہر ہے مگر تاہم وہ بھی خاموش کھڑے رہے دم نہ مارا انتہا کا ضبط کیا جناب ڈیوک آف سیکس کوبرگ جناب مرحوم کے برادر حقیقی زار زار روتے تھے اپنے بھائی کی بے وقت وفات سے جان کھوتے تھے گرون پرنس پیدائش جناب ملکہ معظمہ کے داماد خوش نہاد بھی حاضر تھے اور اون کے چہرے سے آثار حزن و ملال ظاہر تھے مگر بیچارے غم کے مارے شاہزادہ آرتھر کا پھوٹ پھوٹ کے رونا گریہ و زاری سے جان کھونا بڑے بڑے سنگدلون کا دل موم کرتا تھا غرضکہ اسی طرح سے باردد آہ و غم جائگاہ جنازہ گرجا گھر مین پہونچا گرپبکا کے شور سے مکان گونجنے لگا جسوقت جنازہ لاکے قریب قبر رکھا گیا ایک ماتم تازہ بپا ہوا اور نماز جنازہ کی شروع ہوئی اوسوقت تو جناب پرنس آف ویلز اور پرنس آرتھر اور کرون پرنس پروشن اور ڈیوک آف سیکس کوبرگ گاتھا سے مطلق ضبط نہو سکا بے اختیار سب نے ڈاڑھین مار کر رونا شروع کیا اون کو دیکھکر جملہ حاضرین کے آنکھون سے اشک جاری ہوے اکثرون پر غش طاری ہوے بعد فراغ نماز کے حسب درخواست جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کے ایک نوحہ زبان جرمنی مین پڑہا گیا جسکا اول مطلع یہہ تھا ؎ بے تیرے مین رہونگا نہ ہرگز مزار مین ؎ میری لحد ہمیشہ رہیگی فشار مین ؎ اور ایک شعر پر درد و الم اور تھا جسکا مضمون شعر ذیل کے مطابق تھا ؎ کہان کی نیند آگئی ابھی مسافران رہ عدم کو ؎ کچھہ ایسا سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے ہم اونکو جگا جگا کر ؎

گو کہ یہہ سب عزیز و اقارب کیا کر سکتے تھے اور اوسکو کب روک سکتے تھے یا اس
جہان گذران سے بچانے دیتے جو چھہ اولاد خجستہ بنیاد دم واپسین حاضر تھین اونہون نے
کیا کر لیا یا خود ملکہ معظمہ کیا کر سکین جو اور موجود ہو کر کر لیتے اوس روز نا کام اور
نامراد شام کو جب ماہتاب بصد رنج و تاب اشک انجم بہاتا ہوا افلاک نیلی فام مورد الام پر
نمودار ہوا اور سیاہ بادلون نے ماتمی پوشاک پہنکر شاہزادہ کے نعش کا طواف کیا
دل جو بھر آیا تھا بے اختیار قطرات امطار سے اشکباری کی چشمہ چشم سے اشکون کی
ندی جاری کی پھر تو دم کے دم مین بادل گھیر آیا رعد نے بھی فرط الم سے بہت شور
مچایا بجلی تڑپ تڑپ کے رہ گئی کئی بار زمین سے سر ٹکرایا بیتابی کے مارے کہین قرار
نہ آیا اوسوقت شاہزادہ مرحوم کی اولاد کو اجازت ہوئی کہ اپنے والد بزرگوار کی زیارت
آخری سے بہرہ یاب ہون آخری دیدار ایک بار دیکھہ لین کہ پھر کاہیکو یہہ صورت
نظر آئیگی بجز حشر پھر کب ملاقات میسر آئیگی افسوس صد افسوس اوسوقت کی گریہ زاری
لڑکے بالونکی اشکباری سنکر کسقدر الم ہوتا تھا کسقدر جہ غم ہوتا تھا کلیجہ مونھہ کو آتا تھا
جوش گریہ سے گلا بند ہوا جاتا تھا جناب پرنس رایل صاحبزادی کلان بمقام برلن بسبب
کسل راہ بمد مراجعت سفر علیل ہو گئی تھین اور جناب شاہزادہ الفرڈ یعنے ڈیوک آف
اڈنبرا بحر اطلانٹک مین کسی جگہہ بکار سرکار مامور تھے صرف جناب پرنس آف ویلز
اور جناب پرنس الیس اوس مرحوم کے بستر مرگ کے پاس موجود تھین دم واپسین
شاہزادہ البرٹ کا نہایت دردناک تھا گو کہ اونکے چہرہ سے آثار طرب و بشاشت ہویدا تھے
اس کمبخت بیماری مین ایک طبیب نے شاہزادہ البرٹ سے کہا کہ چند ہی روز مین حضور
اس مرض سے شفاے کلی پائینگے اور عنقریب غسل صحت فرمائینگے شاہزادہ مسکرایا اور مسکر
یہہ فرمایا کہ حکیم صاحب آپکا کہنا خیال ہے یہہ بیماری مہلک ہے اس سے جانبر ہونا محال ہے
لیکن مجکو کچھہ حسرت و یاس نہین مرنے سے وسواس نہین ایکروز سبکو مرنا ہی ہے جہان
فانی سے گذرنا ہی دنیا جاے فنا ہے صرف ذات کبریا کو بقا ہے مین جانتا ہون کہ میرا سب سامان
تیار ہے جینے کی امید نہین مرنے کا سب آثار ہے چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد ایسا ہی ہوا

عزیمت فرمائی بعد اوسکے اس شدت سے شاہزادہ کو درد کمر پیدا ہوا کہ اوٹھنے بیٹھنے کی تاب وطاقت نرہی بند بند درد سے ٹوٹنے لگا اور اعضا شکنی مین کوئی صورت کمی کی نظر نہ آئی اور نہایت سخت تپ کا غلبہ ہوا اطبا نے فوراً بند مکان مین جہان ہوا کا گذر نتھا شاہزادہ کو رکھا اور یہہ تشخیص کیا کہ سوئے ہضمی کا بخار ہے اسمین اندیشہ کرنا بیکار ہے چونکہ جناب شاہزادہ عالی ارادہ کے سے تن وتوش کے آدمی کو جسکے علاج کیواسطے ڈاکٹران حاذق اور اطبا سلطانی موجود ہون اور ادویہ بے نظیر سریع التاثیر مہیا و تیار ہون استعمال ادویہ مجربہ اور معالجہ کامل سے تندرست ہوجانا بفضل ایزدی صحت پانا مقام تعجب نہ تھا اور ہر شخص کو امید قوی تھی کہ بہت جلد صحت ہوجاے گی طبیعت اصلاح پہ آنے لگی مگر خداوند تعالے کی مرضی زتھی لحظہ بلحظہ بیماری بڑہتی گئی اور دمبدم مرض کو ترقی ہوتی گئی بقول انکہ مصرع مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی ۔ اپنے بیگانے تب تو مایوس ہوے اور کسی کو اوسکے زیست کی امید نرہی بلکہ یہہ معلوم ہوا کہ وہ رات گذرنی دشوار ہے موت کا آزار ہے وفات کے قبل کچھہ کچھہ آثار صحت کے نمودار ہوے مگر یہہ علامات ایسی تھین جو اکثر اس قسم کے مرض مین مرگ سے پہلے نظر آتی ہین مثل سراب کے اپنی صورت دکھاتی ہین سہ پہر کو پھر مرض نے عود کیا نبض بالکل معلوم ہونی بند ہوگئی پھیپھڑے مین بلغم جم گیا اور رفتہ رفتہ سانس کی آمد و شد بھی کم ہوئی آخرکار وقت آخر پہونچا اور ۱۴ دسمبر ۱۸۱۷ء عیسوی کو بلا کسی تکلیف نزع روح کے اس دار ناپایدار سے ملک بقا کو رحلت فرمائی چند ہی ساعت کے بعد دور دراز ملکون مین بذریعہ تاربرقی کے یہہ خبر وحشت اثر مشتہر ہوگئی اوس جنت مکانی کی وفات کی سبکو خبر ہوگئی اور سنٹ پال کے گرجا کے پر سوز وگداز گھنٹون کی آواز سے دارالخلافت انگلستان کے تمام باشندون کو بھی جناب ملکہ معظمہ کی اس لاعلاج حادثہ کے دلشکن اور فوجہ انگیز وحشت خیز خبر گوش زد ہوئی ۔

جس وقت جناب شاہزادہ عالی ارادہ نے اس دار فانی سے کوچ فرمایا اور کوس رحلت بجایا اگر اوسدم اون کے سب اہل وعیال اور اطفال خرد سال اون کے سامنے موجود ہوتے تو اون کے دل کو کیسی مسرت ہوتی ذرا مرتے دم تو فرحت ہوتی

شاہی وایوان عالی ومعابد نادر روزگار کی سیر کرائی جنکو اب شاہزادہ عالی تبار نے چھوڑ کے صرف سیر صحرائے ونڈسر اور دریائے ٹیمس واقع لندن کو ترجیح دی تھی شاہزادہ کے وطن مالوف مین جہان جہان ملکہ معظمہ تشریف لیجاتین اوس گل خوبی چمن محبوبی کو دیکھکر ہر شخص نہال ہوجاتا خوشی سے عجیب حال ہوجاتا سب کی آنکھون مین اشک محبت بھر آتے دل سے اوس گل وبلبل پر فدا ہوجاتے غرض کہ تین ہفتہ کے سفر کے بعد کہ جسمین اون کو افکار اور تردد ات معاملات سلطنت اور مقدمات مملکت سے فراغ تھا کسی طرح کا تردد نہ تھا دل باغ باغ تھا دونون نے انگلستان کو مراجعت فرمائی بخیر وخوبی لندن مین پھر سواری آئی اور جو جو عجائبات نادر تماشہ جات ملاحظہ فرمائے تھے اون سے طبیعت مسرور تھی ہر طرح کی فکر دل سے دور تھی اثنا راہ مین شاہ پروش نے بڑی دھوم دہام اور تکلف واہتمام سے دعوت فرمائی اور ہر ایک مقام کی سیر دکھائی اوسوقت شاہ موصوف کے وہم وگمان مین بھی یہہ بات نہ تھی کہ ایک دن وہ ہوگا کہ اونکا نور بصر ولیعہد بہادر انگلستان کی پرنسس رائل سے منسوب ہوگا یہہ امر ہر ایک کو مرغوب ہوگا۔

اب یہان سے قلم سینہ فگار اس سوانح نگار کا اون علی التواتر حوادث روزگار گردش لیل ونہار کو تحریر کرتا ہے جن سے ناظرین اوراق کو معلوم ہوگا کہ ایک طرفہ العین مین برق الم نے خرمن عیش ونشاط کو جلادیا انگلستان کی ملکہ کے کنار سے اوس مونس وہمدم کو چھوڑا دیا یعنے ماہ اکتوبر سنہ ۶۰ عیسوی مین جب بالمورل سے خاندان شاہی یہان آیا جناب شاہزادہ کے چہرے پر ہر ایک نے آثار ضعف ومال پایا لیکن تاہم وہ عالی ارادہ اپنے اشغال روزانہ اور کاروبار معمولی مین مصروف رہا اور وہان سے پرنس آف ویلز کے دیکھنے کو کیمبرج تشریف لیگیا اور وہان بتقریب صید وشکار ایکروز تفریحاً جانیکا اتفاق ہوا اگر عین شکار کے وقت میدان مین کثرت سے بارش ہوئی کہ شاہزادہ بالکل تر ہوگیا اور اوسپر طرفہ ماجرا یہہ ہوا کہ وہی گیلی پوشاک پہنے ہوے اوس موسلہ دھار پانی مین مع ملکہ معظمہ کے ایٹن کالج کی وائیس رائیفلز کی قواعد دیکھنے کو

لہذا فقط اسیقدر بیان کردینا کافی ہے کہ جب سے ۱۸۴۰ عیسوی مین جناب شاہزادہ البرٹ انگلستان مین رونق افزا ہوے تھے تب سے وہ شاذونادر اپنے دمساز محرم راز سے جدا ہوے تھے اور جدا کیونکر ہوتے شاہزادہ کو بے دیکھے جناب ملکہ معظمہ کے چین نہ آتا اور اس سے زیادہ ملکہ معظمہ کا حال ہوجاتا ایک لحظہ کی مفارقت دونون کو بیتاب کرتی ایک لمحہ کی مہاجرت دونون کا جینا عذاب کرتی جب کبھی جناب ملکہ معظمہ کا آسبرن مین مقام ہوتا یا ونڈسر خواہ بالمورل مین قیام رہتا یا کبھی ڈبلن یا بلی موتھ وغیرہ قصبات تئی سیر و گلگشت کو تشریف لیجاتین تو ہر جگہہ اور ہر ساعت شاہزادہ عالیجاہ ہمراہ ہوتا اور جب وہ سیر و سیاحت دریاے شور کو تشریف لیجاتین تو وہ آشناے دریاے محبت بھی ہمراہ جاتا جب کبھی ملک فرانس کو تشریف فرما ہوتین تو شاہزادہ عالی تبار بھی مثل سایہ کے ہمراہ ہوتا۔

سنہ ۱۸۴۱ عیسوی مین جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ عالی تبار نہضت فرماے اسکاٹلند ہوے اور سنہ ۱۸۴۲ و ۱۸۴۳ عیسوی مین شاہ لوے فلپ اور شاہ بلجیم کے یہان دونو سلطنتہ ہی جہان رہے اور وقت معاودت وطن مالوف کے دیار و امصار کی سیر فرماتے ہوے کیمبرج مین رونق افروز ہوے جہان جناب شاہزادہ کو خطاب عالم العلما حاصل ہوا البتہ سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین جب کہ شاہزادہ براے چندے جرمنی کو تشریف فرما ہوا تھا اُسوقت تن تنہا تھا اور جب بعد ازان برلن کو تشریف لے گیا تھا اوس وقت بھی اکیلا تھا اور یہان چند روز تک اپنی دختر دوشن اختر پرنسس رایل کے پاس مقیم رہا تھا ماہ اگست سنہ ۱۸۴۵ عیسوی مین شاہزادہ مع ملکہ معظمہ دریاے شور کے سفر کو روانہ ہوا اور دریاے رائن و کوبلنز اور نیس پہونچکر وہان سے عنان عزیمت کو کوہرگ کیطرف معطوف فرمایا اور قصر روزنیو مین آیا یہہ وہی مقام فرخندہ فرجام تھا جو مولد شاہزادہ خوش انجام تھا یہان جناب شاہزادہ نے تمام مسرت وہی سے اپنے مولد و مسکن کے ہر ایک مقام کو دکھایا اور اپنے عہد طفلی کے مقامات کو جہان وہ کھیلا کرتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو بطیب خاطر ملاحظہ کرایا اور یہان کے پہاڑ و دریا اور قصور

حرکات ناشائستہ اور فضول و بیجا ریشہ دوانیان خواہ مخواہ اوس شخص کے حصہ مین ہون گے جو ایسے حسد خیز مقام پر زینت بخش ہوگا اور اس امید قوی پر کہ دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے اپنی رائے پر قائم رہا اور اس امر کا یقین واثق رکھتا تھا کہ جب تجھی لوگونکا غضب اور تعصب فرو ہو جائیگا اوسوقت ان مختون کی سب قدر کرینگے اور ہر گز بیجہ سعی بلیغ اور سرفروشی بیکار نجائیگی ایک نہ ایک دن اپنا لطف دکھائیگی۔

جناب ملکہ معظمہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول شاہزادہ عالی تبار کسی بحث متعلقہ امور سلطنت اور رموز مملکت مین شریک نہ راوندہ و ارکان خلافت نہوتا تھا بلکہ بلا طلب خاص ہرگز اون مقامات اور مواقع پر تشریف بھی نہ لیجاتا تھا یہہ طریقہ جناب شاہزادہ عالی ارادہ نے نہایت سنجیدگی اور دور بینی سے اختیار کیا تھا کیونکہ اہل انگلستان معاملات سلطنت مین اوسکی دست اندازی محض بیجا جانتے تھے اور غصب استحقاق ملکی سے تعبیر کرتے تھے لیکن اسمین شک نہین ہے کہ انگلستان مین ایسی بھی لوگ بکثرت تھی جو بدل جان خواستگار رہتی تھے کہ شاہزادہ اپنے امور خانہ داری اور کاروبار ذاتی سے بھی جسمین شوہر کی شراکت لوازمات سے ہے کنارہ کش رہتا تو انسب تھا مگر محبت اور الفت اور اعتماد و اعتبار جو جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ البرٹ کے درمیان بڑے ربط اور نہایت ضبط کے ساتھہ تھا وہ اسطور پر تھا کہ دونون کی ضروریات اور خواہشین ایک سی تھین اور جناب ملکہ معظمہ امورات خانہ داری مین بھی بسبب سچی محبت اور پاک طینت کے شاہزادہ عالی تبار کی ایسی مطیع تھین جیسا شرفا کی خاندان مین دستور ہے اور ہمیشہ اوسکے اعزاز و اکرام سے کام رہتا جسمین اوسکو چین ہوتا ان کو آرام رہتا اور الحق شاہزادہ بھی مستحق اطاعت و اعزاز تھا اور ملکہ معظمہ کو بھی شاہزادہ کے مطیع ہونیسے فی الحقیقت ناز تھا۔

جناب شاہزادہ کی روش اور طریق خانہ داری اور ملکہ معظمہ کی اطاعت و فرمان برداری روز نکاح سے یکسان چلی آتی تھی اگر جناب شاہزادہ کا سوانح عمری تفصیل وار ضبط تحریر مین آئے تو جناب ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کی ایک تاریخ ہوجائے

ماہ دسمبر ۱۶۱۱ عیسوی مین شاہزادہ عالی تبار پر دریدہ دہنی سے یہہ الزام لگایا گیا کہ لارڈ پامرسٹن صاحب کے عہدۂ فارن آفیس سے موقوفی کا باعث جناب محتشم الیہ ہوا تھا چنانچہ یہہ آتش کینہ ارباب مملکت اور ارکان سلطنت کے کانون سینہ مین ۱۸۵۳ عیسوی تک مشتعل رہی اور آخر کو اوسکے شعلے یہانتک بھڑکے کہ بڑی تیزی سے لوگ خلاف ادب باتین سنانے لگے اور اخبار نویس بھی بلنگز گیٹ کے شہدون کیطرح بے توکی اوڑانے لگے اور ایک الزام جناب شاہزادہ پر یہہ بھی لگایا گیا کہ اونھون نے معاملات سلطنت کاروبار مملکت مین جسکا منصب اوسکو نہ تھا دخل دیا علاوہ اس کے ایک نیسرا بہتان شاہزادہ کی خود ذات ملکی صفات کی نسبت یہہ ایجاد کیا گیا کہ وہ بغرض مضرت انگلستان دوسری سلطنتون سے مراسلت رکھتے ہین مگر ۱۸۵۳ عیسوی کے جلسہ پارلیمنٹ مین جان رسل صاحب وغیرہ امرا نے بڑی قابلیت سے شاہزادہ کو طوفان بہتان سے بچایا اور بڑی گرمجوشی اور دلاوری سے یہہ ثابت فرمایا کہ جناب شاہزادہ پر اون خدمات اور فرائض کا جنکو وہ بذریعہ صلاح و مشورہ دینے کے جناب ملکہ معظمہ کو اپنا استحقاق ذاتی سمجھتا تھا ادا کرنا فرض تھا اور اسیطور پر دندان شکن جوابون سے زبان درازون کے مونھہ پر مہر سکوت لگائی عوام کی نظر مین پھر شاہزادہ کی عزت و توقیر بڑہائی اور اتفاق بوجہ نفاق آرائی کوتہ بینون کے کچھہ عرصہ تک جاتا رہا تھا اوسکو از سر نو حاصل کیا مگر البتہ یہہ باتین ملال انگیز حسرت خیز تھین جو محنت اور مشقت شاہزادے نے اہل انگلستان کی ترقی اور بہبودی کے لیے فرمائی اور رفاہ خلایق مین استقلال کے ساتھہ بلا کسی نمائش کے شب و روز جان کھپائی اوسکا ثمرہ پایا مگر لوگونکی غلط فہمی اور کینہ وری سے ہر بات نے اونکے دلون مین بغض و حسد بڑہایا لیکن باوجود ان سب باتونکے شاہزادۂ عالی تبار نے کلمہ درازون کا خوف اور اون کے طعن و تشنیع کا ذرا بھی خیال نکیا اور نہایت ثابت قدمی اور عالی ہمتی سے جو جو تدابیر بے نظیر واسطے بہبودی انگلستان کے اوسنے پہلے سے تجویز کر لین تھین اونھین کے مطابق کاربند رہا کیونکہ اوسنے سمجھہ لیا تھا کہ اعدا اور معاندین کی سختیان اور بدزبانیان اور احسان فراموشیکی

حرکات ناشائستہ اور فضول و بیجا ریشہ دوانیان خواہ مخواہ اوس شخص کے حصہ مین ہون گے جو ایسے حق خیز مقام پر زینت بخش ہوگا اور اس امید قوی پر کہ دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے اپنی رائے پر قائم رہا اور اس امر کا یقین واثق رکھتا تھا کہ جب تجھی لوگونکا غضب اور تعصب فرو ہو جائیگا اوسوقت ان مخنتون کی سب قدر کرینگے اور ہرگز بیجھ سعی بلیغ اور سرفروشی بیکار نجائیگی ایک نہ ایک دن اپنا لطف دکھائیگی۔

جناب ملکہ معظمہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول شاہزادہ عالی تبار کسی بحث متعلقہ امور سلطنت اور رموز مملکت مین شریک نرا وندماو ارکان خلافت نہوتا تھا بلکہ بلا طلب خاص ہرگز اون مقامات اور مواقع پر تشریف بھی نہ لیجاتا تھا یہہ طریقہ جناب شاہزادہ عالی ارادہ نے نہایت سنجیدگی اور دوراندیشی سے اختیار کیا تھا کیونکہ اہل انگلستان معاملات سلطنت مین اوسکی دست اندازی محض بیجا جانتے تھے اور غصب استحقاق ملکی سے تعبیر کرتے تھے لیکن اسمین شک نہین ہے کہ انگلستان مین ایسی بھی لوگ بکثرت تھی جو بدل جان خواستگار رہتے تھے کہ شاہزادہ اپنے امور خانہ داری اور کاروبار ذاتی سے بھی جسمین شوہر کی شراکت لوازمات سے ہے کنارہ کش رہتا تو انسب تھا مگر محبت اور الفت اور اعتماد و اعتبار جو جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ البرٹ کے درمیان بڑے ربط اور نہایت ضبط کے ساتھ تھا وہ اسطور پر تھا کہ دونون کی ضروریات اور خواہشین ایک سی تھین اور جناب ملکہ معظمہ امورات خانہ داری مین بھی بسبب سچی محبت اور پاک طینت کے شاہزادہ عالی تبار کی ایسی مطیع تھین جیسا شرفا کی خاندانون مین دستور ہے اور ہمیشہ اوسکے اعزاز و اکرام سے کام رہتا جسمین اوسکو چین ہوتا ان کو آرام رہتا اور الحق شاہزادہ بھی مستحق اطاعت و اعزاز تھا اور ملکہ معظمہ کو بھی شاہزادہ کے مطیع ہونیسے فی الحقیقت ناز تھا۔

جناب شاہزادہ کی روش اور طریق خانہ داری اور ملکہ معظمہ کی اطاعت و فرمان برداری روز نکاح سے یکسان چلی آتی تھی اگر جناب شاہزادہ کا سوانح عمری تفصیل وار ضبط تحریر مین آئے تو جناب ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کی ایک تاریخ ہوجائے

ماہ دسمبر ۱۸۵۸ عیسوی مین شاہزادہ عالی تبار پر دریدہ دہنی سے یہہ الزام لگایا گیا کہ لارڈ پامرسٹن صاحب کے عہدہ فارن آفیس سے موقوفی کا باعث جناب محتشم الیہ ہوا تھا چنانچہ یہہ آتش کینہ ارباب مملکت اور ارکان سلطنت کے کانون سینہ مین ۱۸۵۹ عیسوی تک مشتعل رہی اور آخر کو اوسکے شعلے یہانتک بھڑکے کہ بڑی تیزی سے لوگ خلاف ادب باتین سنانے لگے اور اخبار نویس بھی بلنگز گیٹ کے شہدون کیطرح بے توکی اوڑانے لگے اور ایک الزام جناب شاہزادہ پر یہہ بھی لگایا گیا کہ اونھون نے معاملات سلطنت کاروبار مملکت مین جسکا منصب اوسکو نہ تھا دخل دیا علاوہ اس کے ایک نیسرا بہتان شاہزادہ کی خود ذات ملکی صفات کی نسبت یہہ عاید کیا گیا کہ وہ بغرض مضرت انگلستان دوسری سلطنتون سے مراسلت رکھتے ہین مگر ۱۸۵۹ عیسوی کے جلسہ پارلیمنٹ مین جان رسل صاحب وغیرہ امرا نے بڑی قابلیت سے شاہزادہ کو طوفان بہتان سے بچایا اور بڑی گرمجوشی اور دلاوری سے یہہ ثابت فرمایا کہ جناب شاہزادہ پر اون خدمات اور فرائض کا جنکو وہ بذریعہ صلاح و مشورہ دینے کے جناب ملکہ معظمہ کو اپنا استحقاق ذاتی سمجھتا تھا ادا کرنا فرض تھا اور اسیطور پر دندان شکن جوابون سے زبان درازون کے مونھہ پر مہر سکوت لگائی عوام کی نظر مین پھر شاہزادہ کی عزت و توقیر بڑہائی اور اتفاق بوجہ نفاق آرائی کوتہ بینون کے کچھہ عرصہ تک جاتا رہا تھا اوسکو از سر نو حاصل کیا مگر البتہ یہہ باتین ملال انگیز حسرت خیز تھین جو محنت اور مشقت شاہزادے نے اہل انگلستان کی ترقی اور بہبودی کے لیے فرمائی اور رفاہ خلایق مین استقلال کے ساتھہ بلا کسی نمائش کے شب و روز جان کھپائی اوسکا ثمرہ پایا مگر لوگونکی غلط فہمی اور کینہ دری سے ہر بات نے اونکے دلون مین بغض و حسد بڑہایا لیکن باوجود ان سب باتونکے شاہزادہ عالی تبار نے کلمہ درازون کا خوف اور اون کے طعن و تشنیع کا ذرا بھی خیال نکیا اور نہایت ثابت قدمی اور عالی ہمتی سے جو جو تدابیر بے نظیر واسطے بہبودی انگلستان کے اوسنے پہلے سے تجویز کر لین تھین اونھین کے مطابق کاربند رہا کیونکہ اوسنے سمجھہ لیا تھا کہ اعدا اور معاندین کی سختیان اور بدزبانیان اور احسان فراموشیکی

تعمیر کیا اس مکان نو تعمیر دلپذیر اور قصر بہشت نظیر کی خوبیان شعرا کے خیالات کی
بلند پروازی اور قصہ نویسون کی ندرت آمیز انشا پردازی سے افزون ہین
اس قصر مینو سواد ہمایون بنیاد کا صنائع و بدائع حیط تحریر سے بیرون ہے منجملہ
اور صنعت کاریون کے ایک یہہ تھی کہ اوسکے ستون ظاہر مین تو ستون تھے مگر
درحقیقت وہ نل تھے جنکے ذریعہ سے پانی اوپر جاتا تھا دیکھنے والون کو تعجب آتا تھا
روشنی بخوبی اندر جاتی تھی ہوا ہر سمت سے فرفر چلی آتی تھی اس مکان مخبتہ بنیان کا
رقبہ نو بیگہ تھا گرمی اور سردی بارش و تری ہر ایک امر سے محفوظ تھا لوگون کا
دل اوسکے دیکھنے سے نہایت محظوظ تھا۔

بعد اختتام نمائش گاہ کی چہار طرف سے غلغلہ شادمانی اور طنطنہ کامرانی اور صدائے واہ واہ اور آوازہ
سبحان اللہ تا آسمان بلند ہوکر آویزہ گوش حق نیوش عالم و عالمیان ہوا ہر فرد بشر
شاہزادہ خوش سیر کا ثنا خوان ہوا خواہ ضعیف یا جوان تھا ہر شخص کی زبان پر اس
نمائش اور تماشے کی خوبیون کا بیان تھا ہر متنفس کی لب پر اوس جلسہ کی تعریف جاری
تھی حقیقت تو یہہ ہے کہ وہان غضب کی تیاری تھی مگر یہہ سب نتیجہ فکر عالی اور تجویز معقول
ہر دل مقبول اس نمائش عظیم کے بابت شاہزادہ عالی ارادہ کا تھا اور اوسکے واسطے شاہزادہ نے
ایک تہنیہ بھی حاصل کیا جس سے اونکی لیاقت و دانائی اور بلند پروازیکا اظہار ہوا۔

مگر لوگون کا ایک فرقہ وہان ایسا بھی تھا جو ہمیشہ شاہزادہ عالی تبار پر طرح طرح کے
الزامات و طعنا اور اون کی تجویزات اور تدبیرات پر خورد گیری کیا کرتا مگر جو لوگ
ذرا بھی فکر رسا اور ذہن ذکا رکھتے ہون گے وہ اس بات پر خوض و غور فرمائینگے
اس رمز کی باریکی کو خوب سمجھ جائین گے کہ یہہ نمائش صرف بنظر بہبودی سکنائے
انگلستان قرار پائی تھی یا شاہزادے نے کوئی بات اسمین اپنے لیے ٹھہرائی تھی کیونکہ اس
جلسہ عظیم ۱۸۵۱ء عیسوی مین باشندونکو ایجاد کارہائے عجیب و ترقی کارخانجات غریب مین
بڑی ترغیب ہوئی اور دست کارون اور پیشہ ورونکو بڑے فائدے حاصل ہوئے
جس سے قوم انگلشیہ تمام دنیا کی اقوام سے فنون مین طاق ہوا اور دستکاری اور صناعی مین شہرہ آفاق ہے

نقش ہوجائے بلکہ غرض اصلی یہ تھی کہ اون محنت و ہنر کی ترقی کا ذوق ہو کمالت دلسے دور ہو شقاوت کا شوق ہو علاوہ برین شاہزادیکو یہہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ اہل انگلستان صناعی اور دستکاریکے بدل شائق ہین اس وجہ سے کل قوم نے ایکدل و یک زبان ہوکر شاہزادیکا ساتھہ دیا اوسکی تدبیرات اور تجویزات کو پسند کیا اور بخشادہ پیشانی پیش آئے تمام ساز و سامان مہیا کردیا اگر بعض موانعات جو سد راہ اس نمائش کے ہوئے وہ عوام کیطرف سے نہ تھے بلکہ وہ حاسدونکے بہانے تھے مساندون کے شاخ سانے تھے مگر جب شاہزادہ نے اس امر مین بحث فرمائی اونکی خوبی بتائی تب شکوک دلسے دور ہوئے وہ سب امور منظور ہوئے۔

نمائش کے واسطے یکم مئی ۱۸۵۱ عیسوی قرار پائی یہی تاریخ سب کو پسند آئی مہینون تک لوگون کو اوسکا انتظار رہا کیسا دل بے قرار رہا جسدن وہ تاریخ آئی کیا بیان کیجیے کہ لوگون نے کیسی دھوم مچائی شاہزادہ عالی تبار شاداں و فرحان جناب ملکہ معظمہ کے ساتھہ ساتھہ اون کے ہاتھہ مین ہاتھہ مثل مہر منیر فلک کے درخشندہ اور ماہ چاردہ کے تابندہ قصر نو تعمیر واقع ہائیڈ پارک مین رونق افروز ہوا اور تمام عالم اوس مہر و ماہ کے جلوہ سے مسرت اندوز ہوا جس جوش و نشاط اور کثرت انبساط اور جس شوق مافوق اور بشاشت و ذوق سے ان دونون حور و جمال مشتری خصال کا اوس مقام پر قران السعدین ہوا اور جس توجہ دلی اور اشتیاق قلبی سے اونھون نے ہر شے کا ملاحظہ فرمایا وہ حاضرین کی خاطر فیض مظاہر سے سمجھ نہون گے جو جو نفائس اور عجائب اور غرائب اور طرح طرح کے اشیائے کمیاب اور بیشبہا نادر روزگار تحائف دیار و امصار نہایت مفید اور بغایت لطیف وہان نہایت آراستگی اور پیراستگی سے بصد اہتمام حسن و خوبی مالا کلام رکھی ہوئی تھین وہ تمام جم غفیر وانبوہ کثیر و تماشائیان برنا و پیر اور ہر امیر و فقیر کی حیرت کو بڑہاتی تھین ہر ایک رغبت دلاتی تھین جو اونکو دیکھتا بے اختیار زبان پر لاتا بیت سر تا بپائے تو ہمہ مطبوع طبع ہاست بلا گویا برلے خاطرات آفریدہ اند مخفی نرہے کہ اس قصر بلور مشہور نزدیک دور مصفا تر از سا علا حور سراپا نور کا نقشہ جو اس مطلب خاص کیواسطے تیار کیا گیا تھا اور قبل تعمیر کے اوسکو جوزف نیگسٹن نے تجویز کیا تھا اور بعد ازان فاکس اور ہنڈرسن نامی کاریگرون نے

اور اشیاے صنعت کاری کیواسطے ایک نمائش گاہ بنائی اور بڑے شد و مد سے گورنمنٹ
مین بامید اعانت تحریر کی مگر ارکان گورنمنٹ پہلوتہی کر گئے اور کچھہ متوجہ نہوئے تب شاہزادہ
نے مایوس ہوکر دوسرے سال بحیثیت میر مجلس جلسۂ معلوم کے اس گفتگو کی کہ سلسلۂ جنبانی
فرمائی اور اوسی ضمن مین یہہ تقریر بھی زبانپر آئی کہ بجاے نمائش اشیاے صنایع و بدائع کے قوم
انگلشیہ اور تمام دنیا کی قومون کی دستکاری اور صنعت کی ایک نمائش قرار پائی اور سالمین
ایکبار یہہ جلسہ ہوا کرے چنانچہ بماہ جون ۱۸۵۱ عیسویمین قصر کرسٹلپیلس مین اس مطلب خاص
کے واسطے ایک جلسۂ عظیم بنابر صلاح و مشورہ منعقد ہوا اور اوسمین شاہزادہ نے یہہ تجویز
فرمایا کہ وہ نمائش چار حصونمین منقسم ہو اول نمائش حاصلات زراعت و پیداوار اشیاے خام
جو انسان کی محنت سے پیدا ہوتی ہین دوم آلات زراعت و کل اسباب ایجاد و صنائع و بدائع
اور دستکاری وغیرہ سوم نمائش کارخانجات جنسے معلوم ہوجائے کہ انسان کی محنت اور ہنر سے
کہانتک اشیاے قدرتی اوسکے اختیار مین آگئی ہین چہارم نمائش ہنر کی چیزونکی جو پتھر
اور تعمیرات سے متعلق ہین اور جنسے لوگون کی دستکاری اور ہنرمندی کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے
اسقدر اوقات گرانمایہ اور توجہ بے بہا جو شاہزادہ عالی ارادہ نے اس کار اہم کی طرف
مبذول فرمائی غرض اوس سے یہہ تھی کہ مختلف اور عجائب و غرائب پیداوار جو صانع حقیقی نے
اپنی قدرت گوناگون سے صرف دنیا کی زیب و زینت کے لیے نہین بلکہ واسطے رفع حوایج
عالمیان کے پیدا کی ہین اونکی نمائش کیجائے تاکہ اونکی دیکھنے سے قادر مطلق کی قدرت
اور اوسکی طرح طرح کی صنعت سے رطب اللسان ہوکر اوسکا شکر نعمت بجا لائین اور
اوسکی صناعی اور قدرت کاملہ کو ملاحظہ فرمائین اور یہہ بھی اونکو معلوم ہوجائے کہ انسان ضعیف البیان
کیسے کیسے ہنرونمین طاق ہے اور کیسے فنون مین مشاق ہے اور کیا کیا نوادرات طرح طرح کے
عجائبات اہل فلسفہ کی تعلیم اور کارخانہ دارون کی ہنرمندی اور ایجاد و ندرت نگار سے ظاہر ہوتے ہین
اور اقوام دیگر کے صنائع و بدائع اور باریکیون کو دیکھکر متحیر ہوجائین اور ہنروری کے
ہر شعبہ مین ترقی کرین لیکن واضح رہے کہ اس تماشیکے اجتماع سے شاہزادہ عالی ارادہ کی
یہہ غرض ہرگز نہ تھی کہ اس ذریعہ سے صرف اشیاے موجودات کی موجودگی کا اون کے دلون پہ

اگر وہ ارباب کمال کی قدردانی نکرتا تو شاید وہ لوگ بھی مثل دیگر علماء سابقین کے گم نام رہتے اور کوئی اونکا ذکر بھی نکرتا نہایت لیاقت اور استعداد علمی کی وجہ سے شاہزادہ البرٹ تادم واپسین اس عہدہ جلیلہ یونیورسٹی کا باعث فخر و اعزاز ہمیشہ اس عہدہ پر سرفراز رہا۔

۱۸۴۹ء عیسوی مین وہ واسطے عہدۂ میر مجلسی برٹس اسوسی ایشن کے جو اشاعت علوم کے لیے قایم ہوئی تھی منتخب کیا گیا اور اس معزز عہدہ سے اوسکو کسیقدر مسرت بھی حاصل ہوئی ایک مرتبہ بحیثیت میر مجلسی کے جو اسپیچ اوسنے بمقام ابرڈین مجمع عام کے روبرو کی اوس سے سامعین اور جمیع حاضرین کو اوسکی لیاقت ذاتی اور خوش بیانی واضح ہوگئی اور سب نے متفق اللفظ یہہ بیان کیا کہ فی الحقیقت شاہزادہ عالی ارادہ اس منصب علمی کے لایق ہے بلکہ بدرجہا اوس سے فایق ہے۔

۱۸۵۰ء عیسوی مین ڈیوک ونگلٹن صاحب نے افواج بری و بحری کے انتظام کی تجاویز پیش کین اور اوسیکے ضمیمہ مین یہہ بھی بحث ہوئی کہ شاہزادہ البرٹ سپہ سالار افواج انگلستان مقرر کیے جاوین مگر چونکہ شاہزادہ کو اس عہدہ کے قبول کر لینے سے جناب ملکہ معظمہ سے علحدہ رہنا پڑتا اسلیے جوش محبت اور تقاضاے الفت مانع ہوا اور شاہزادہ نے انکار صاف کیا اور اونھین ایام مین ایک یادداشت متضمن خدمات پرنس کانسٹ قلمبند فرمائی جس سے اونکی دلی محبت جناب ملکہ معظمہ کے ساتھہ ظہور مین آئی۔

منجملہ دیگر مہمات سترگ و کارہاے بزرگ کے جو شاہزادۂ عالی جناب کی ذات ستودہ صفات سے ظہور مین آئے نہایت بڑا اور مفید عام کام انعقاد جلسہ عظیم ۱۸۵۱ء عیسوی کی نمایش گاہ کا ہی جو نہایت عظمت و شان سے اقوام شائستہ کے نظرون سے گذرا اوسی کی فکر عالی اور طبع رسا کا نتیجہ تھا جس نے نہایت سرگرمی اور خوبی سے انجام اور بڑی خوش اسلوبی سے انصرام پایا اگر شاہزادہ بکمال استقلال اور تامل و دانائی کے توجہ نفرماتا تو یہہ کار عظیم باین شائستہ و تدابیر بائستہ ہرگز انصرام نپاتا۔

۱۸۵۲ء عیسوی کے شروع مین شاہزادہ نے یہہ تحریک فرمائی کہ کل اور آلات کاشتکاری

تشریف لے جاتا اونکے حالات دریافت فرماتا کہ کس بات کی تکلیف اور کس امر کی احتیاج ہے اور کون امین سے محتاج علاج ہے غرض کہ ہر طور سے اونکی اسباب ترقی وبہبودی کے باب مین سعی بلیغ فرماتا سوائے اونکی بہتری کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاتا مگر ناظرین پر مخفی نرہے کہ اس ہمدردی اور مردم دوستی کے کامون مین کبھی اوسکا یہہ مقصود نہوا کہ ان باتون سے میری نیکنامی اور شہرت ہوجائے بلکہ تذکرہ تاریخون مین تحریر پائے جو لوگ اوسکے حالات سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین کہ وہ دنیوی ناموری کا کبھی طالبگار ہوا اور نہ اپنی محنت اور جان فشانی کے لیے انعام یا صلہ کا خواستگار ہوا۔

۱۸۴۲ عیسوی مین بعد وفات ڈیوک نارتھمبرلینڈ کے شاہزادۂ البرٹ کیمبرج کے یونیورسٹی کا چنسلر مقرر ہوا ہرچند کہ ہائی چرچ والے فریق نے بڑے زور لگائے بہت ہاتھ پانون پھلائے کہ ارل پاس صاحب جو بڑے سرفراز اور نہایت ممتاز تھے اور ہر ایک اون کی تعظیم وتکریم کرتا بڑے ادب ولحاظ سے پیش آتا اس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز ہون مگر عجز و انکساری ہر ایک سے ملناری شاہزادۂ البرٹ کی سب پر غالب آئی اوس عہدہ پر انھون ہی نے سرفرازی پائی اور دوسرے یہہ بات بھی تھی کہ شاہزادہ علوم وفنون اور ذہن وذکا نازک خیالی عالی دماغی اور جوہر ذاتی مین کسی سے کم نہ تھا آخر کار بعد مجت بسیار اور مناقشہ وتکرار کے شاہزادہ نامدار نے اوس عہدہ ممتاز پر نامور ہوکر وہ کام باحسن انتظام انجام دیا اور نہایت دانشوری اور نہایت حزم وہوشیاری سے اوسکا انصرام کیا گو کہ امور تہذیب مراتب تادیب مین دخل نہ دیتا مگر جو امور استحکام ودوام اور مفاد عام یونیورسٹی سے متعلق ہوتے اوسمین ضرور دست انداز ہوتا یہہ شاہزادہ ہی کی کوششون کا نتیجہ تھا کہ اس قدیم مدرسہ مین عمدہ عمدہ اصلاحات کے اجرا کے لیے ایک کمیشن تحقیقات کا مقرر ہوا تھا علما اور فضلا کا ایسا قدردان اور قدرشناس تھا کہ کوئی اوسکے وقت مین اپنی لیاقت کے صلہ سے محروم نہین رہا اور یہہ صرف اوسیکی سرپرستی کا باعث تھا کہ علما و فضلا اور اکثر پیشوائے دین انگلستان مینو آئین مین آج تک سد بر آوردہ ہوتے ہین

شیاے لقمن نہاے ماندن کا مقام ہے ہر شخص کو قبل آلام ہے کوئی صورت نجات کی
تمام تدبیر امراسے نظر نہین آتی ہے اس رنج والم مین اونکی جان جاتی ہے نہ یارے
نہ مددگارے نہ کوئی فریادرس نیکسان ہے اور نہ کوئی اونکے حال کا پرسان ہے
علاوہ بریں اوسکو یہہ بھی معلوم ہوا کہ اہل دول مال ومنال کی فراہمی اور اپنے سرمایہ کے
بڑہانے مین بدل مصروف ہین ہر تدبیر سے کسی نہ کسی تدبیر سے متمول ہوے جاتے ہین بیچارے
غربا مصیبت کے مبتلا ایک ٹکڑا کھانے کو بمشکل پاتے ہین غریبون کے گلون پر چھری چلتی
ہو سب بلا اونھین پر ٹلتی ہے محنت سے جان کھوتے ہین اپنی مصیبتون کو روتے ہین
پیسا پاس نہین کہ کوئی پیشہ اختیار کرین یا کسی طرح کا روزگار کرین محتاج کو محتاج ہین
امیر ستاتے ہین بیچارے مصیبت کی ماری بے موت مرجاتی ہین اپنے حقوق سے محروم ہین عجب
اونکے مقسوم ہین امیر اپنے بھندون مین پھساتے ہین ہر طرح دام تدویر مین لاتی ہین
بیچارون کا نہ کوئی صلاح کار ومشیر ہے نہ اونکے ہاتھ سے رہائی کی کوئی تدبیر ہے
اہل دول نے یہہ رسم ورواج قرار دیا ہے کہ مختی کو دبا کر پامال کیا ہے بعض اضلاع
انگلستان مین بدکارون وفاسقون اور فاجرون رشوت ستانون کا زور ہے اشرار کے
افعال قبیحہ اور بداعمالیون کا ہر طرف شور ہے ہر شخص کو اپنے ہی رفاہ وفلاح پر نظر ہے
دوسرا چاہے مرے یا جیے اون کو کیا خبر ہے یہہ دیکھکر کہ شاہزادہ عالی تبار کو
نہایت ترحم آیا اون کے حال زار پر بہت تاسف فرمایا بنظر ترقی روزگار وحالت
پیشہ وری کے اپنے حتے المقدور بڑی کوشش فرمائین عمدہ عمدہ تدبیرین بتائین
جس سے اوسکا نام آج تک ورد زبان ہے چھوٹا اور بڑا اوسکا ثنا خوان ہی اوسنے
اپنی ذاتی اخراجات سے مزارعون اور کاشتکارون کے واسطے جھونپڑے بنوائے
فکر معاد اور تلاش کے طریقے بتائے بڑی بڑی خرابیون کو دور کیا سختیون پر مجبور کیا
ان کامونکو بنفس نفیس بڑی توجہ سے انجام دیا اور جن غربا کے اطفال خورد سال کے
بدن پر کپڑا نہ تھا اونکے تن پوشی مین بڑا اہتمام کیا فقیر اور مساکین کی مسکنون پر خود
جاتا محتاجونکو قوت لایموت بقدر حیثیت عطا فرماتا بیمارون اور بیکسون کے مکانات پر تنہا

معلوم ہوتی وہان اوسکے گھوڑے دروازہ پر موجود رہتے مگر صرف تاج ورنک کی جلسہ مین وہ کبھی نظر نہ آیا ایسی واہیات باتون مین اوس نے کبھی اپنا وقت عزیز نہ گنوایا غرض کہ جس شخص کا یہہ حال ہو وہ کیونکر نہ طعن ونشنیع سے محفوظ رہے تمام اضلاع لندن مین جہان کارخانجات تعمیر جاری رہتے اور خوبی آب وہوا سے صحت وتندرستی حاصل ہوتی وہان وہ ضرور جاتا اور کاری گرون اور پیشہ ورون کا کام دیکھکر بڑا محظوظ ہوتا خدا کی فضل وکرم سے تاب وتوانائی اور تندرستی وچابکی اور ہر طرح کی فراغت حاصل تھی خدا کی عنایت بہرطور شامل تھی ابتداے عمر سے کتب بینی اور محنت شاقہ کا شوق تھا فیاضی وخوش خلقی اور استقلال مزاجی اور ہر امر کی تحقیقات کا ذوق تھا یہی اوسکا شغل واشتغال تھا شب وروز اسی کا خیال تھا یہہ تو پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ معاملات سلطنت مین عقل وکیاست وفہم وفراست علمی لیاقت اہل انگلستان کی آشکار ہے اور چنداونکی ثروت اور دولت کا مدار ہے اون سے شاہزادہ معذور رکھا گیا تھا مگر انس دلی اور محبت قلبی ملکہ معظمہ کی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ کوئی ایسی بات نکل آئے کہ جس سے شاہزادہ آرام طلب نہ ہو جاے نہ صرف عیش وعشرت سے اوسکو کام رہے نہ رات دن مصروف آرام رہے چونکہ امور سلطنت کاروبار مملکت مین مصروف رہنیکی امید منقطع ہوئی اور سب کوششین اسبارہ مین بیکار ہو گئین تو خود اوس نے اپنے شغل کے واسطے ایک بات تجویز کی جسپر بذات خاص اوسکو ناز کرنے کی جگہہ تھی اور جس سے اوس کا نام نامی اور اسم گرامی پشت در پشت اور ہزارون سال تک باعزاز واکرام بعد احترام صفحہ ہستی پر یادگار رہے گا اور جو نہایت مشاہیر گروہ اور مقدمۃ الجیش پارلیمنٹ کی تعظیم وتوقیر سے کہین افضل تر تھی۔

وہ ہمیشہ اپنی توجہ دلی اور رجحان باطنی غربا ومساکین کے حال زار کیطرف ظاہر کرتا جنکے فرقے انگلستان مین ایسے متفرق آباد ہین اور لوگون نے اون بدنصیبون کو اپنی صحبت اور ذات سے بالکل خارج کر دیا ہے اونکی اعانت اور امداد نہایت دشوار تھی اوسنے دیکھا کہ انگلستان کے غربا ظلم وبدعت کے مبتلا بیچارے غم کے مارے پیسے جاتے ہین مگر آہ تک کرنے کا بار نہین پاتے ہین

قدم رکھا تھا اسبات کا ہر وقت دلمین خیال کیا کرتا تھا کہ جو رسم و رواج خاموری اور طرز
روش شاہی یہان کے دستور کے موافق جاری ہے اوسکو مرعی رکھنا ضرور ہے اور حتی الوسع
اوسکی ترقی و اصلاح قرین مصلحت ہے لیکن بیحد ارادہ ایسا نہ تھا کہ بوقت دست اندازی
امور مذکورۂ بالا کے لوگون کی زبان طعن و تشنیع دراز نہوتی اور شاہزادہ کے اوضاع و اطوار پر
اعتراضات نہوتے اور وہ خود بھی اسبات کو خوب جانتا تھا کہ آخر کار لوگ اوسکی جانب
طرح طرح کے شکوک کرینگے اوسکے ہر قول و فعل پر سنے الزام دہرینگے سنجیدہ لوگ میزان
قیاس مین اوسکو تولین گے جو جسکے جیسن آویگا اوسکے حق مین بولین گے قباح اور چاپلوس
لوگون کی معاندانہ نظر ہوگی خدا ہی خیر کرے کیونکر بسر ہوگی نشست و برخاست کی نگرانی
کامل ہوگی ہر بات مین بدنامی صاصل ہوگی طرح طرح کے نقص نکالے جاینگے مخالفین
ایک کی سو کر دکھانینگے زبان خلق نقارہ خدا سخن تراشون کی بن آئیگی مفت مین آبرو جائیگی
جو فعل براہ سہو خطا بھی ظہور مین آئیگا وہ لوگون کی بدطینتی سے عشت از بام ہو جائیگا اسلیے
شاہزادہ نے خود اپنی ذات خاص کیواسطے قواعد اور ضوابط سخت مقرر کئے اور اپنی حرکات
و سکنات روزمرہ کے عادات کو محدود کیا اور اکثر افعال کو کمال استقلال سے دل پر
جبر کرکے بدین خیال مسدود کیا کہ شاید اس اجتناب اور احتراز سے خاندان شاہی کو مفاد
ہوگا اور سلطنت کے منافع کثیر اور انتفاع بسیط سے لوگون کا دل شاد ہوگا مگر ترک عادات
بدبلا ہے سچ ہے اس سے کیا سے کیا ہوا ہے لیکن بیحد ظرف اسی عالی منش والا صفات
ضابط اوقات شاہزادے کا تھا جسنے تمام حظوظ نفسانی لذایذ روحانی جو سیر و شکار
معاینۂ گل و گلزار سے حاصل ہوتا ہے یک قلم ترک کیا جہان شاہزادہ گھوڑی یا گجپی پر
سوار ہوکر تشریف لیجاتا دارو غہ اصطبل بھی ہمراہ رکاب قمر انتساب رہتا عام مجالس
یا محافل مین وہ کبھی شریک نہوتا مگر علما اور فضلا کے پاس بلا دسوا اس جاتا اور علوم
اور فنون کے مجمعون اور عجائب خانون اور شفا خانون اور مجالس مجانین اور خیرات خانون
مین ضرور قدم رنجہ کرتا اور سوائے داد و دہش اور غور پرداخت غربا و مساکین کے
دوسرا کام نرکھتا جہان کہین اوسکی موجودگی باعث صلاح و فلاح رعایا

اور ہر امر مین تجویز نہایت چست بڑا ذکی وفہین تھا تواریخ تو یون ہے کہ غضب کا ذہین تھا لیکن جب اونکے اظہار کا موقع آتا بغیر خوض وغور کے اونکا افشا بر ملا نہ فرماتا جبتک کسی بات کو خوب سمجھ نہ لیتا اپنی جودت طبع جوش فہم وذکا سے بغیر تامل اور پس وپیش کے جواب نہ دیتا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا اس امر کو اچھی طرح پہچانتا تھا کہ بسبب قرابت ملکہ معظمہ کے جو لفظ وہ زبان پہ لائے گا لوگون کو فوراً یہہ خیال آئیگا کہ ضرور ملکہ معظمہ نے فرمایا ہے تب یہہ شاہزادہ اپنی زبان پہ لایا ہے پس اوسکی نسبت ہر ایک اپنی اپنی رائے لگائیگا طرح طرح کا حاشیہ چڑہائیگا نتیجہ یہ ہوگا کہ اصل مطلب فوت ہو جائیگا لہذا جو مشورہ دیتا اسمین اسبات کو پہلے خوب سوچ سمجھ لیتا کہ ایسی صلاح ہو جسمین اہل انگلستان کی فلاح ہو لوگونکو اس امر کا گمان نہو اسبات کا دہیان نہو کہ یہہ تو کسی باشندہ ملک غیر کی بتائی ہے کسی بیگانہ کی طبع آزمائی ہے ضرور کسی اور نی سوجھائی ہے اسلیے کیونکہ قابل تسلیم وپذیرائی ہے حالانکہ جو ذمہ داری اور جواب دہی متعلقہ امور سلطنت کی سلاطین کو ہونا چاہیے وہ سب اوسکو حاصل تھین مگر کوئی کا خاص اوسکے ذات ستودہ صفات سے متعلق نہ تھا باہمہ اور بے ہمہ کی کیفیت تھی ایک انار وصد بیمار کی صورت تھی اوسپر طرہ یہہ تھا کہ جب کسی تحویز یا تدبیر کا اظہار ہوا کرتا اسبات کا ضرور خیال رہتا کہ مبادا لوگ اوسکو برعکس نہ سمجھین عوام یہہ وہم نہ لائین کہ ابتو شاہزادہ مختار الملک ہوا چاہتا ہے تمام امور سلطنت اپنے قبضہ اقتدار مین لائے ہین اختیارات حد درجہ بڑہائے ہین قبل عقد نکاح کے بھی ایسے خیالات پیرامون خاطر والا صفات رہا کرتے تھے اور جب سے کہ انگلستان مین قیام ہوا تعاقب سے تو اور بھی فوج افکار کا چارون طرف سے اژدہام ہوا تھا جو کام کرتا نہایت خردمندی سے اوسکا اقدام کرتا لوگون کی نکتہ چینی خوردہ بینی کا بہت لحاظ رکھتا کہ ایسا نہو کہ زبان طعن تشنیع دراز ہو اور فضول گوئی اور تراشخواہی باز نہو مگر عوام کی بدلگامیون اور ہرزہ درائیون سے محفوظ رہنا سخت دشوار تھا اب ہم ایک تحریر شاہزادہ باتوقیر کی جس سے اوسکے حالات طریقہ بسر اوقات اثنار قیام انگلستان کے واضح ہوتے ہین ذیل مین درج کرتے ہین —

جسوقت سے شاہزادہ البرٹ نے قصر شاہی انگلستان مین بحیثیت شوہر ملکہ معظمہ کے

اور خوف نقصان نشتر رگ جان تھا جسوقت اوس نے یہان اقامت اختیار کی وہ
موقع نہایت نازک اور باریک تھا شاید کہ خاندان شاہی سے کسی کو ایسی مشکلات کا سامنا
نہوا ہوگا یہہ تو سب جانتے ہین اس رمز کو پہچانتے ہین جیسا ڈی اسرائیلی صاحب نے
لکھا ہے کہ وہ اپنی ملکہ کا شوہر تھا اور ایسے شخص کا والد تھا جو اوسکے بعد پھر بادشاہ ہونیوالا
تھا اور ایسی سلطنت کا مشیر باتدبیر تھا جسکے باشندون کے روبرو اوسکا عدم وجود یکسان
تھا کیونکہ اسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کہ امور سلطنت مین وہ مجاز دست اندازی نتھا گو ملکہ معظمہ
کوئی امر بدون صلاح و مشورے اوسکے تکرتی تحصین لیکن یہہ امر بھی انگلستان کو ناگوار طبع ہوا
ہیر چندیکہ وفاداری اور جان نثاری کے کوئی امر ظہور مین نہ آیا خاندان شاہی کے ہمیشہ مطیع
فرمان رہے ملکہ معظمہ پر ویسے قربان ہے لیکن اس موقع پر اونکو بھی حسد نے گھیرا سب
نے اطاعت سے منہ پھیرا شاہزادہ البرٹ کے حالات اور روزمرہ کی عادات کے نگران
رہنے لگے اوسکے کردار اور گفتار کے جویان رہنے لگے اسکا اثر شاہزادۂ عالی گہر پر ایسا
ہوا کہ اونھون نے صلاح و مشورے سے ہاتھ کھینچلیا خفیہ یا علانیہ کسی بات مین دخل نہدیا مگر یہہ
کنارہ کشی عرصہ تک نہ چلی گو کہ امور سلطنت انتظام مملکت مین ارکان دولت اوس کو
مداخلت نہدیتے تھے اور کار ریاست اہتمام ریاست مین اوسکی صلاح نہ لیتے تھے مگر یہہ فعل
باشندگان کا اس غرض سے تھا کہ قوم انگلشیہ اوسکو بیگانہ دار جانے یا اوسکی حکومت کو نہمانے
بلکہ بالعکس اسکے تمام اہل خاندان کی تعظیم و تکریم بجالاتے تھے اطاعت فرمانبردار یسے سر نہ
اوٹھاتے تھے شاہزادہ کی گفتار و رفتار ظاہری اوضاع و اطوار آیندہ کے نشیب و فراز امور
خانہ داری کے امتیاز کو بصد شوق اور ہزار ذوق اوسیطرح دیکھتے بھالتے تھے ہر ایک بات کے نگران
رہتے تھے مگر باوجود ان سب باتون کے شاہزادہ کیواسطے وہ وقت نہایت نازک تھا اور بڑی
بڑی آزمایش امتحان کی کاہش اوسکو درپیش تحصین اور اسمین شک نہین ہے کہ ملکہ انگلستان کے
شوہر کو ہزارہا آدمیون کی نگرانی مین بلاکسی قدرت اور اختیار اور لوازم منصبی کے اقتدار کے رہنا
سخت دشوار تھا نہایت ناگوار تھا گو کہ شاہزادہ کی رائے آزادانہ ہر امر مین سلیم اور تدبیر
عاقلانہ اور خیالات وسیع و فرزانہ قابل تسلیم تھے اور ہر بات مین اوسکی تدبیر نہایت درست

ہر آن شاہزادہ ذی شان وہان کا خیال مدنظر رکھتا تھا اوسکی بہبودی اور بہتری کا دہیان آٹھہ پہر رکھتا تھا کسی دم وہان کی فکر سے اوسکو خالی نپایا ہر لحظہ ہین کے خیالات مین اوسنے اپنا زیادہ تر وقت گنوایا۔

سودی صاحب کا قول ہے کہ اس بات سے انکار نہین ہوسکتا کہ جب ہمکو اتفاقات پودون کی طرح ہماری اصلی سرزمین سے نکالکر دوسرے مقام پر لگاتے ہین یا مثل سرسبز شاخ کی اصلی درخت سے قلم کرکے اور جگہہ نصب کرتے ہین تو دلکو کیسا ناگوار طبیعت کو دشوار گذرتا ہے اور تمام عمر اس کوہ غم کو اوٹھانا پڑتا ہے ابتدا مین تو ایسا صدمہ نہین ہوتا ہے مگر بعد چندے جب درد والم کے زخم گہرے ہوجاتے ہین کیا بیان کیجیے کیسا ستاتے ہین مشکل سے اندمال ہوتا ہے گو کہ ہر ہم تسکین کا استعمال ہوتا ہے مگر اوسکا عجیب حال ہوتا ہے نشان باقی رہجاتا ہے مثل خط تقدیر کے اوسکو کون مٹاتا ہے سچ ہے جسکا وطن چھوٹ جاتا ہی اوسکا غم سے دل ٹوٹ جاتا ہے جو اشتیاق اور جوش محبت سکان پر معلوم ہوتا ہے وہ باہر جانے سے رفتہ رفتہ کم ہوجاتا ہے نہ اس امر کی آرزو نہ اسباب کی حسرت جو رہتی ہے کہ کوئی اوس سے محبت اور پیار کرے اپنی جان اوپر سے نثار کرے نہ اپنی بیکسی اور تنہائی پر رونا آتا ہے نہ ملک غیر سے جی گھبراتا ہے کیونکہ یہہ امر اوسیوقت تک رہتا ہے جب آدمی اپنے وطن سے جدا ہوتا ہے عزیزونکی محبت مین جان کھوتا ہے جب بحر ناپیدا کنار روزگار کے منجدہار مین آتا ہے آخرکار چار ناچار دل کو صبر ہوجاتا ہے۔

انگلستان مین چند روزہ قیام کے بعد شاہزادہ عالی تبار ترتیب قواعد و ترکیب ضوابط انتظام سلطنت برطانیہ مین ہمہ تن مصروف ہوا چون کہ وہان کے قوانین سے ناواقفیت اور وہان کے آئین سے اجنبیت تھی اس سے ضرور ہوا کہ اونکا مطالعہ کیا جاوے چنانچہ اس امر کے دریافت حال کے لئے مسٹر سیلوین صاحب کی جو قانون دانین یگانہ یکتائے زمانہ تھے شاگردی اختیار کی اور بدل وجان مصروف ہوکر اون اصول کو حاصل کیا اور تمام رموز قوانین اور امور سلطنت کو معلوم کرلیا۔

ہر چند کہ بعد عقد نکاح کے تمام سامان عیش وعشرت کے مہیا تھے مگر شاہزادہ کو وہی بے لطفی

یکسان دو قالب ایک جان ہوکر بسر کرتے تھے شب و روز ایک دوسرے کا دم بھرتے تھے اونھون نے لطف روحانی اوٹھایا اور ایسی آسائش جسمانی پائی کہ تمامہ مشکلات زندگانی دور ہوئین مراد دلی بر آئی۔

۱۸ مئی ۱۸۴۰ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی نسب والاحسب یعنے برادر معظم آنج کرم البرٹ کا اس عیش و عشرت مین ان دونون کو چھوڑ کر انگلستان سے اپنے وطن مالون کو روانہ ہوا اور شاہزادہ البرٹ کو اب معلوم ہوا کہ انگلستان سیر امکان ہوا پس شرط خدمت مقتضی رہگی ہے کہ جو جوہر گران بہای لیاقت معدن طبیعت مین نہان ہے اسکو عیان کیجیے جو عمدہ باتین دلمین ہین اوسکو بیان کیجیے اس ملک کی بہبود کا خیال جہان بطیب خاطر مسکن گزین ہوا تھا حاضر رہے اور عالی ہمتی سے یہہ بات بہت دور ہے کہ ہم وہانکی رعایا کو بھول جائین صرف عیش و عشرت مین اپنا دل لگائین چنانچہ اسکا اوسنے بہت خوب اہتمام کیا آخر کار باحسن وجوہ اسکا انصرام کیا۔

جو جو مصائب شاہزادہ عالی تبار کو اپنا مولد و مسکن اور عزیز و اقربا رفقا و احبا کو چھوڑ کر پیش آئے اگر شمہ اوسکا بیان کیا جائے تو حیطہ تحریر مین نہ سمائے گا اون کا شمار اون لوگونکی نگاہ مین جو معاملات شادی یمنت آبادی کو کاروبار تاجرانہ و امور بیوپارانہ تصور کرتے ہین اور یہہ سمجھتے ہین کہ شاہزادہ نے اس معاملہ مین بڑا کیا کیا ایک تجارتی تبادلہ کیا اگر اس کم مایہ جرمنی کے شاہزادے نے اپنی عزت و آبرو اور آزادی کا تبادلہ ملکہ انگلستان کی شوہر ہونے سے کیا تو بہت اچھا کیا اس معاملہ مین کچھہ خسارہ نہو بلکہ نفع حاصل ہوا اپنی گھر کی جو عزت و حرمت تھی وہ اپنے ہی گھر مین رہی اور ایک شاہزادی مالک تخت و تاج منافع مین ہاتھہ آئی۔

جو لوگ کہ شاہزادہ البرٹ کی محبت اور رحم دلی غربا کی ہمدردی و دلسوزی سچے خیالات عمدہ عادات کو جانتے ہین اوسکی عالی ہمتی اور حب الوطنی کو پہچانتے ہین اونکو اس بات کا یقین ہوگا کہ شاہزادہ عالی ارادہ اپنے وطن آبا و اجداد کے مسکن سے کسقدر الفت رکھتا تھا اور جہان وہ پیدا ہوا تھا ایام طفلی مین کھیل کود کر بڑا ہوا تھا وہان کی کسقدر محبت رکھتا تھا ہر لحظہ

ویسی نہوئی ہوگی جس مین دولہا دلہن نے اپنے اتفاق باہمی کا اسقدر حظ اوٹھایا ہو اپنی محبت کا مزا پایا ہو مگر یہہ تقریب فرحت نصیب سب سے جداگانہ یادگار زمانہ ہوئی ان نوجوان نوشاہ وعروس نے ہزارون دعاؤن صدہا خیر باد کی صداؤن کے درمیان رابطہ محبت واسطہ الفت کو استوار کیا ایک نے دوسرے پر اپنا دل وجان نثار کیا اور جو قول وقرار اتحاد باہمی کا وقت نکاح رعایا کے روبرو باہم کر ہوا تھا اوسکو شاہزادہ البرٹ نے تادم مرگ نباہا جیا کہا تھا ویسا ہی کیا نتوا دہر اطاعت مین قصور ہوا نہ اودہر محبت مین فتور ہوا وہ شاہزادہ نوشاہ سے شوہر ہوا اور شوہر سے بعد چندے خدا نے یہہ دن دکھایا کہ صاحب اولاد کہلایا بلکہ اوسکی اولاد کی اولاد ہوئی جدین کی طبیعت اور بھی شاد ہوئی اور رعایاے انگلستان نے جس ادب آداب رعب داب کے ساتھہ روز اول پیش آئی تھی اوسکو ہمیشہ برقرار رکھا کسی امر مین فرق نہ آنے دیا۔

اس مین تو شک نہین ہے کہ بعد شادی یہمنت آبادی کے ہر طرح خوشی وخرمی سے دونون ارتفاق بسر کرتے تھے نہایت مسرت وانبساط سے شام کو سحر کرتے تھے دونون زوج وزوجہ کا مذاق آپس کا اشتیاق طبیعت کا ڈہنگ مزاج کا رنگ یکسان رہتا تھا ظاہر وباطن مین فرق نہ تھا ایک کا راز دل دوسرے پر عیان رہتا تھا کبھی ایسا اتفاق نہوا کہ اونکی راے مین اختلاف ہو ایک کی طبیعت دوسرے سے غیر صاف ہو جو امر شوہر کو پسندیدہ زوجہ کو مرغوب اور جو بات زوجہ کو منظور وہ شوہر کو مطلوب تھی ایسا اتفاق باہمی دیکھا نہ سنا ایک دوسرے کا والہ شیدا جون جون شادی کو مدت گذرتی اونکی محبت اور بڑہتی ہر سال موانست کو پختگی ہوتی طریق بسر اوقات مین اور شایستگی ہوتی دن بدن محبت کا جوش ہوتا ساعت بساعت الفت کا خروش ہوتا غرضکہ ہر برس ازدیاد لطف واحسان ہوتا رابطہ اتحاد بے پایان ہوتا امورات خانگی مین باہم اتفاق ایک دوسرے کا دمساز تھا امور سلطنت کی مہمتون مین ہمراز تھا ہر امر کا صلاح ومشورہ سے انصرام ہوتا ایک کو دوسرے کی خوشی سے کام ہوتا غرض اسی طرح سے وہ شیر وشکر سے

اعلیٰ ہوئین مقام پارک اور قلعون سے جو توپین سلامی کی سر ہوئین اوس سے
لوگون کو معلوم ہوا کہ آج انعقاد امر ہمایون بخیر و خوبی انجام کو پہونچا ہر گھر
و مہ کو مسرت تازہ خوشی بے اندازہ حاصل ہوئی اوس روز مسرت افروز سینٹ جیمس
کے میدان مین خلقت کا ہجوم تھا لاکھون آدمی اس تقریب کے دیکھنے کو
جمع تھے اور تمام عجیب بین خوردہ چین امیر زادیان نوشاہ کی پوشاک طرز گفتار
طریق رفتار کو دیکھ کر آہو گریان اور نکتہ چینیان جو اس فرقہ امات کا دستور ہے
کرکے آپس مین قہقہا مارتی تھین شاہزادے کو چٹکیون مین اوڑاتی تھین ملکہ معظمہ
کی ہمراز مین لباس ہائے پر تکلف پہنے عجیب شوکت و شان سے بڑی آن بان
سے ہمراہ تھین ڈرائیڈن صاحب شاعر کا قول اوسوقت یاد آتا تھا اس مقام پر
راست راست چسپان ہوجاتا تھا جسکا خلاصہ یہہ ہے ایک غنچہ مہ جبینان پری
جمال زہرہ تمثال کا ہمراہ تھا ہر ایک اون مین زہرہ جبین نہایت حسین کم سن
الزہ پنے کے دن نشۂ جوانی سے چور بادۂ کامرانی سے مخمور اطلس سفید کا
ملبوس اپنے ملکہ سے بغایت مانوس بدن پر آراستہ زیور جواہر نگار مرصع کار سے
پیراستہ اوس سپہر فلک خوبی کے گرد بصد ناز و نیاز مثل طاؤسان طناز جلو مین روان تھین
اوسوقت عجیب کیفیت نظر آتی تھی جسکا لطف دیکھنے والون کی طبیعت ہی پاتی تھی اوس
ہجوم مین ملکہ معظمہ کا البدر فی النجوم تھی ہر طرف خوشی اور مسرت کی دھوم تھی —
فی الحقیقت جو عظمت و شان اس تقریب کی لوگون نے بچشم دیکھی ہے وہ ایسی بائی
بادشاہونکی تزک و شان سے جلوس شاہی کے ساز و سامان سے کہین افضل تھی —
۱۶۸۱ عیسوی مین جسوقت سے کہ تمام شاہان نامدار و والیان کامگار ہر شہر و دیار کے
سینٹ جیمس کے میدان مین جمع ہوئے تھے اور آپس کے دیدار فرحت آثار سے مسرت
تازہ اور خورمی بے اندازہ حاصل کی تھی پھر بعد ازان کوئی ایسا جلسہ نہوا کہ پھر ویسا سامان
اور اہتشام اسقدر دہوم دہام خلقت کا اژدہام نظر آتا دلکو سرور آنکھون کو نور حاصل ہوجاتا
یہہ تو مورخون نے سچ لکھا ہے کہ جتنی شادیان بادشاہون کی انگلستان مین ہوئین کوئی

ملال مہاجرت اور رنج مفارقت سے بھرا آتا تھا جب ایام مخجستہ فرجام شادی سیمنت آبادی کو قریب آئے تمام سامان بصد شوکت و شان ہونے لگے ۲۴ جنوری ۱۸۴۰ عیسوی کو بمقام قصر شاہی گاتھا جناب شاہزادہ عالی تبار کو خطاب آرڈر آف دی گارٹر کا عطا ہوا۔ یہان انگلستان مین واضعان قوانین اور مقننان نوآئین نے ایک قانون جدید یہ جاری کیا کہ بعد تخذائی کے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مجاز اسکا نہوگا کہ امور سلطنت انگلشیہ مین دست انداز ہو مگر اوس مین اس شرط کا تحریر کرنا فروگذاشت ہوگیا تھا کہ خلاف احکام کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کے ملکہ معظمہ بھی مجاز تعین مدارج مناسب زینگی چنانچہ بعد نکاح کے ملکہ معظمہ نے استحقاق ذاتی عطیہ قانون کے بموجب عمل کیا اور جناب شاہزادہ کے وہ اعزاز و مراتب قائم فرمائے جو بعد مدارج بادشاہ کے ہوتے ہین اور ایک فرمان واجب الایقان بدین مضمون جاری فرمایا کہ جو تعظیم و تکریم ہماری بہ نفس نفیس ہوا کرتی ہی اوسکے بعد جناب شاہزادہ عالی تبار کی ہوا کرے بلکہ بنظر امتیاز خاص ۱۸۵۸ عیسوی مین اون کو خطاب پرنس کانسرٹ کا عطا کیا گیا تاکہ شاہان نزدیک و دور مین اونکی عزت و توقیر مشہور ہوجائے۔

۱۰ فروری ۱۸۴۰ عیسوی کو شاہزادہ البرٹ داخل ڈوار ہوئے اور یہان سے گیارہوان لائٹ ڈراگون ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوا اور بعد ازان اسی رجمنٹ کا نام شاہزادہ البرٹ کا رجمنٹ مشہور ہوا لیکن اہالی پارلیمنٹ کے ایک نیا طریقہ اختیار کرنے سے ملکہ انگلستان کو گمان ہوا کہ ایک نہ ایک روز وہ اوسکے مضر ہوگا چنانچہ یہہ آثار دیکھکر شاہزادہ بھی اندیشہ ناک ہوا مگر یہہ توہمات کے باوجود اونکے قومی ربط ضبط کے اظہار سے فوراً کافور ہوگئے اور آخر کار شاہزادہ عالی وقار کو انکی گرمی اخلاق اور خاطر و مدارات سے جو اون کے استقبال وغیرہ مین ظاہر ہوئی یقین ہوگیا کہ اہل انگلستان کو اوس سے کچھہ بغض و عناد نہین ہے۔

۱۷ فروری ۱۸۴۰ عیسوی کو آرک بشپ کنٹربری بحاضری اعزہ و اکابر خاندان شاہی بمقام معبد سینٹ جیمس مراسم عقد نکاح ملکہ عالی جاہ کا شاہزادہ فلک بارگاہ کے ساتھہ بجالائے اور حسب رسم و رواج ملک کے رسومات شادی سیمنت آبادی بصد شادمانی اور کامرانی

گلے لگایا اور انکے بعد جناب عالیہ بیگم صاحبہ نے اوسکی پیشانی اور سر پر بوسہ دیا اور خوب پیار کیا اوسوقت ہر ادنی و اعلی کے بشرہ سے بشاشت پیدا تھی ہر کہ دمہ کی چہرہ سے بشارت ہویدا تھی ہر شخص یہی دعا دیتا تھا کہ والدین نوشاہ کے ارمان برآئین مطالب دلی حاصل ہوجائین مقام رپزن سال کی جلسۂ عام مین جسوقت سیکڑون حاضرین نے جام شراب ارغوانی اور کاسۂ راح ارغوانی لبریز کرکے ملکہ معظمہ کی صحت و سلامتی کیواسطے نہایت گرمجوشی سے نوش جان فرمائے شدت خندہ سے ایسا سرور مین آئے کہ ادب و آداب دربار شاہی بالکل فراموش ہوگیا ایسا قہقہا بوش ہوا جسوقت باجے والون نے - گارسیوڈی کومین یعنے (خدایتعالے ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے) بجایا مبارکباد کا ایک شور مچایا ہر ایک کے چشمہ چشم سے خوشی کے اشک جاری ہوئے اس روز ہر فرقہ اور درجہ کے لوگون کو اجازت عام تھی اس جلسہ کی کیفیت دیکھنے کو بلا مزاحمت آئین اس محفل سپہر مشاکل کا حظ اوٹھائین حتی کہ کل اہل حرفہ اور کاشتکار بقدر حیثیت عمدہ عمدہ پوشاکین پہن کر ہر سو شادان و فرحان ہر سمت خندان و سیر کنان پھرتے تھے اور ہزارون دعائین سلامتی شاہزادہ اور ملکہ کی دیتے تھے -

۱۸ دسمبر کو شاہزادہ عالی تبار گردون وقار مع اپنے والد بزرگوار کے اپنے آبائی مولد و مسکن سے روانہ ہوکر برائے قیام چند روزہ رونق افروز گاتھا ہوا اور جسوقت قلعہ ارن برگ سے جو اوسکے بزرگوارون کا مولد تھا الوداع گویان روانہ ہوا اوس وقت تھوڑی دیر تک آثار ملال شاہزادۂ خوشخصال کے چہرہ پر نمایان ہوئے ایک عالم کو سکتا تھا کچھ منہ سے کہہ نہ سکتا تھا اوسکی روانگی کے چند روز پیشتر ایک بڑی دھوم دھام کی دعوت سب امیرون نے کی اس روز کا ساز و سامان قابل دید تھا بلک دید تھا شنید تھا جسوقت شاہزادہ عالیجناب قمر رکاب رونق افروز جلسہ ہوا بارہ نازنینان ماہ روسنبل مونے جو اطلس سفید کا لباس در بر اور تازہ تر گلاب کے ہار زیب گلو رکھتی تھین شاہزادہ کا استقبال کیا اور تمام باشندگان شہر از امیر تا فقیر شاہزادہ کو رخصت کرنیکے لیے حاضر ہوئے تھے ہر شخص کی زبان پر لفظ الوداع جاری تھا رقت سے عجیب عالم طاری تھا ہر بات سے شاہزادۂ عالی تبار کی محبت اور الفت کا جوش مترشح تھا اور ہر ایک کا دل فرط

بہبودی اور میری آیندہ کی زندگی بعیش و عشرت بسر ہوین نے فی الحال یہہ عزم بالجزم کیا ہے کہ اپنا عقد نکاح شاہزادۂ البرٹ کوبرگ گاتھا کے ساتھہ کردون اور اس قرابت ستر ک اور رشتہ مندی بزرگ کے باب مین جو مین اختیار کیا چاہتی ہون خوب خوض و غور کر لیا ہے اور اوسکے نشیب و فراز کو اچھی طرح سے سمجھہ لیا ہی اور مجکو یہہ بھی تجویز ین وجوہ یقین ہو گیا ہے کہ بہ یمن تفضلات سبحانی و ببرکت عنایات رحمانی اس نسبت باہم کی قرابت سے امور خانہ داری مین مجکو کمال آسانی ہوگی اور نیز بہ سہولیت حکمرانی ہوگی میری مملکت کو مفاد ہوگا چھوٹا بڑا شاد ہوگا۔

بعد ازان ڈیوک کیمبرج مرحوم نے ملکہ معظمہ کے اس عزم بالجزم کا اعلان حسب ضابطہ ہوس آف پیرس کے روبرو کیا اور بڑی شد و مد سے اس نوجوان شاہزادہ کی خوبیون اور اون کے آباو اجداد کے اعزاز و اکرام کا بیان دوبدو کیا بعد ازین لارڈ جان رسل صاحب نے بھی ہوس آف کامنس کے سامنے حسب ضابطہ اونکی قصد کتخدائی سے سبکو آگاہی بخشی لارڈ پلمرسٹن صاحب نے جو میر مجلس وقت تھے بنظر اخراجات شاہزادہ عالی صفات کے پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ وثیقہ تجویز فرمایا کہ پارلیمنٹ سے سال بسال واسطے مصارف شاہزادہ خوش خصال کے دیا جاوے مگر اسمین بعد قیل و قال بسیار کے آخر کار دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا لیکن اس قلت پر بھی کثرت راے نہوئی غلبہ آرا اسپر ہوا کہ کم سے کم تین لاکھہ روپیہ سالانہ ضرور عطا کیا جائے اس سے صاف ہویدا ہے کہ جبکہ ارکان سلطنت اور اعیان دولت کو اسقدر اصراف گوارا نہ تھا تو یہہ بھی اون کو منظور نہ تھا کہ اپنی ملکہ معظمہ کے ہونیوالے شوہر کے مدارج اور مراتب مین کمی گوارا کرین غرضکہ یہان تو انگلستان مین یہہ اہتمام اور انتظام ہو رہا تھا مگر اب شمہ حال فرخندہ فال شاہزادۂ خوشخصال کا سماعت فرمائیے کہ اوس نوجوان شاہزادۂ جہان نے اپنے اہل خاندان و اکابر دودمان کو جنسے وہ عنقریب ہمیشہ کیواسطے جدا ہونیوالا تھا یہہ خبر فرحت اثر سنائی اونھون نے مبارکباد سلامت کی دھوم مچائی بسوقت وزیر خوش تدبیر نے اشتہار فرخندہ آثار کتخدائی شاہزادۂ عالی تبار کا ملکہ نامدار سے باواز بلند سنایا جناب ڈیوک صاحب نے شاہزادہ کو محبت پدری سے

میری بہتری و بہبودی مدنظر رہی میرے حال پر مدام عنایت فیض اثر رہی ہمیشہ
میرا حال فرحت اشتمال سُننے کا آپ کو شوق تھا اس امر کا نہایت ذوق تھا
وینولا مین نی اپنا ارادہ مصمم کیا بلکہ آج صبحکو مین نی شاہزادہ البرٹ سے بھی صاف کہدیا
باستماع اس مژدۂ روح افزا کے جس گرم جوشی اور سرگرمی سے اظہار محبت اوسکی جانب
سے ظہور مین آیا کیا عرض کرون ہر امر مین اوسکو مین نی ثابت قدم پایا مجکو امید قوی ہے کہ اب میری
فکر دور ہو جائیگی ہر ایک مراد بر آنیکی کامیابی نصیب ہوگی رنج و ملال دور ہوگا فرحت قریب ہوگی
مین نی اوسکو خوب جان لیا ہے اچھی طرح سے پہچان لیا ہے اپنے حتی المقدور اوسکی خدمتگذاری مین
قصور نکرون گی اوسکی رضا جوئی مین دست بستہ حاضر رہونگی یہہ چند ہفتے جو اوسکی صحبت مین
بسر ہوئے ہین مجکو معلوم نہین کہ یہہ دن کب گذرے ہین اسوقت جو حال فرخندہ فال
آپکی خدمت مین گذارش کرتی ہون مجکو معلوم نہین کہ مین نی کیا لکھا اور اب کیا لکھتی ہون
اور آیندہ کیا لکھون الغرض مجکو ایسی مسرت ہے کہ آپسے کیا عرض کرون لیکن ایک امر کی
التجا ہے میرا یہہ دلی مدعا ہے کہ اس راز سربستہ کا حال سوا آپکے اور چچا آرنسٹ کے کسی
اور پر تا افتتاح پارلیمنٹ کھلنے نپائے غیر سے اسکا تذکرہ مطلق زبان پر نہ آئے کیونکہ لوگ
مجکو تغافل شعار کہین گے اور اس بات کا ملزم قرار دین گے کہ مہران پارلیمنٹ کو فوراً کیون نہ
فراہم کیا اپنا ارادہ کسلیے نہ بتا دیا فقط آپکی کنیز جان نثار بھتیجی وکٹوریہ رجینہ —

جب قول و قرار باہمی اور ایجاب و قبول طرفین کا معاملہ بابت کتخدائی کے دونون شاہی
چاہنے والون مین طے ہو گیا تو ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ کے روبرو اور کل قوم انگلشیہ کے
روبرو اپنے راز سربستہ کے افشا کرنے مین تامل نفرمایا صاف صاف مطلب زبان پر آیا —
۱۴ نومبر کو شاہزادہ البرٹ انگلستان سے نہضت فرمائے وطن اس غرض سے ہوئے کہ اپنے
احبا اور رفقا اور بزرگون سے رخصت ہو کر پھر تشریف لاوین انگلستان کو اپنے قدوم
میمنت لزوم سے رشک گلستان بناوین اور ادہر ۲۳ ماہ مذکور کو جناب ملکہ معظمہ نے پریوی
کونسل کے روبرو سراجلاس زبان فیض ترجمان سے یہہ ارشاد فرمایا کہ مین نی آج آپ صاحبونکو
اسواسطے تکلیف دی ہے کہ اپنے اوس مقصد دلی مراد قلبی سے مطلع کرون جس سے میری رعایا کی

چسپان تھے اسواسطے شاہزادہ اس عطیہ عظمیٰ اور نعمت غیر مترقبہ کو اسمقام پر جہان اوسکی توقیر ہونی رکھنے سے معذور تھا پس اوسنے فوراً جیب سے قلمتراش نکالکر صدریکو سینہ کے پاس سے چاک کیا اور اپنے دل کے پہلو مین اوس فرحت انگیز محبت خیز نشگون کو بجمال جگہہ دی بعد اوسکے پریوی کونسل کو اس ہونہار قرابت سے مطلع کرنا ایسا مشکل نہ تھا جیسا جانمین کو اپنا اظہار خواہش نکاح دشوار تھا۔

بعد لینے اس تحفہ جان بخش کے شاہزادہ بجمال انکسار مدارج وشکر گذاری اون خاطر مدارا اور تواضع وتکریم ولطف عمیم کا ہوا جو منجانب جمیع ارکان خاندان شاہی کے باخلاق تمام اس مرتبہ انگلستان مین ظہور مین آئے اور یہان کے قیام مسرت انجام سے جو فرحت وانبساط حاصل ہوئی اوسکا شکریہ ملکہ معظمہ سے ادا کرنے مین گرم سخن تھا کہ جناب ملکہ معظمہ نے بیباکانہ اور بلا تکلف موقع پاکر یہہ ارشاد کیا کہ اگر فی الواقع جناب کی طبیعت اسملک سے اس قدر مسرور ہوئی ہے اور کلفت دور ہوئی ہے تو کیا عجب ہے کہ آپ یہان قیام فرما ہونے اور اسکو اپنا خانہ بے تکلف تصور کرتے مین عذر نفرمائین گے اوسوقت شاہزادہ کا تبسم اور چہرہ کا شرم وحیا سے عرق آلودہ ہوجانا گل رخسار پر سرخی کا آجانا آنکھون ہی آنکھون مین جواب دینا ملکہ معظمہ کی خاطر محبت ماثر کو نہایت خوب بہت مرغوب معلوم ہوا یہہ گھڑی ابد تک کی تمام زندگی مین نہایت مسرت وانبساط کی تھی اوسوقت اوسکے دل کی خوشی کا وہ عالم تھا جو ایک کامیاب عاشق کی دلکا ہوتا ہے ملکہ معظمہ نے یہہ سب حال فرخندہ فال من وعن اپنے عموے نامدار شاہ عالیجاہ لیوپولڈ والی بلجیم کو تحریر فرمایا اور کمال جوش ونشاط اور فرط انبساط سے اپنے شوق اور پاک وصاف جوانی کی امنگ محبت کی تبرنگ کا مژدہ سنایا چنانچہ اوس خط کی نقل اس مقام پر مناسب معلوم ہوئی لہذا ضبط تحریر مین آئی

خط

میرے سب سے پیارے چچا۔ سر تسلیم خم کرکے عرض کرتی ہون کہ اس خط کے ملاحظہ سے مجکو یقین ہے کہ آپکو بھی خوشی تازہ اور مسرت بے اندازہ حاصل ہوگی کیونکہ آپ کو ہمیشہ

کے طرف ثانی کے ذہن مین تھین وہ موجود راست تکلین اور پہلی مرتبہ سے اسدفعہ شاہزادہ کی ہر ایک بات مین فرق پایا گیا کیون کہ پہلے جب شاہزادہ وہان تشریف لیگیا تھا تو اوسکے ایام طفلی تھے اور اب ماشاء اللہ نہایت شکیل اور جمیل سرو قامت سہی بالا جوان رعنا ہو گیا تھا بلکہ جسقدر عمر نہ تھی اوس سے قد و بالا دوبالا معلوم ہوتا تھا اور لیاقت کا تو کیا پوچھنا تھا فارغ التحصیل ہو چکا تھا اب صرف چند روز کا وقفہ درمیان تھا اور نہ ملکہ معظمہ کو قبول و ایجاب مین کسی طرح کا پس و پیش باقی رہا تھا۔

لارڈ بلبارن اور ملکہ معظمہ کے عموی نامدار کی یہہ دلی تمنا تھی ہر وقت خدا کی درگاہ مین یہی دعا تھی کہ ملکہ کا عقد کسی لائق و فائق نوشاہ سے ہو جائے۔

شاہزادہ البرٹ کی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ سے بدل آرزمند تھے اور صاف صاف کہتے تھے کہ فی الواقع ملکہ معظمہ کے لائق یہی شاہزادہ عالی ارادہ ہے اس مرتبہ شاہزادہ البرٹ نے انتہا درجہ کی محبت اور موانست بڑہائی کوئی بات خلاف رضا جوئی ملکہ معظمہ کے لب پر نہ آئی ہر جلسہ اور مقام مین ملکہ معظمہ کے ساتھہ جاتا جدائی کا نام زبان پر نہ لاتا جس سے یہہ بات ملکہ کے دل پر نقش کالحجر ہو گئی کہ شاہزادہ کی محبت صرف ظاہری نہین ہے بلکہ دلی ہے بناوٹ کا نام نہین ظاہرداری کا کام نہین الفت اصلی ہے لیکن کوئی موقع اونکو ایسا نہ ملتا تھا کہ شاہزادہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتین لیکن ایک جگہہ کی بود و باش ایک مقام کی نشست و برخاست سے کبتک ایسے موقع ہاتھہ نہ آتا آخرش ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ملکہ معظمہ کی زبان پر بکمال دلنائی یہہ بات آئی کہ اپنی خواہش نکاح ظاہر فرمائی۔

ایک شب کو ایوان شاہی مین بتقریب دعوت حسین شاہزادے اور شاہزادیان اور امراء روسا کے زن و مرد بلا لحاظ و پاس ایک دوسرے کے ساتھہ ملکر رقص کرتے ہین جمع تھے ملکہ معظمہ نے اس موقع کو مغتنمات سے سمجھا اور بعد رقص کے اوس گلفام نے اپنے دست مبارک کا بنایا ہوا ایک گلدستہ شاہزادہ کے پیش کش کیا وہ گلچین ریاض محبت اس رمز کو سمجھہ کر باغ باغ ہو گیا مگر چونکہ اوسکی صدری بہت تنگ چست تھی اور بوتام بھی برابر آپسمین خوب

متعلقہ امورات خانگی کا شیر باتدبیر اور دبیر خوش تحریر اور خوش تقریر ہوتا اور جو معاملات خانہ داری اور مراتب عشرت و کامرانی کا شریک اور محرم راز و نیاز و واقف اسرار ناز ہوتا جس سے کسی قدر تو امور سلطنت کے انکار مین کمی ہوتی کچھہ تو نشاط و خرمی ہوتی یہہ سوچ کر جو ملکہ معظمہ نے اپنی تحریر سابق پر غوض و غور کیا تو سراسر اوس مین اپنی ہی ہٹ دھرمی پائی سوائے اسکے اور کوئی بات خیال مین نہ آئی اپنی حرکت سے نہایت پشیمان ہوئی سخت حیران ہوئی اپنے آپ کو بہت سی لعنت ملامت کی اور اسبات پر نہایت تاسف آیا کہ مینے ایسا کلمہ کیون سُنایا چنانچہ اس موقع پر جو ملکہ معظمہ نے ایک مقام پر ارقام فرمایا خلاصہ اوسکا درج ذیل ہے —

مین اپنی بیباکانہ تحریر اور بے محابا تقریر سے معذرت کے لایق بھی نہین ہون بجز اسکے کہ اوسوقت مینے صرف یہی خیال کیا تھا کہ مین ملکہ انگلستان ہون اور تن تنہا کنسنگٹن مین آزادانہ رہتی ہون اور سن بھی میرا صرف اٹھارہ برسکا ہے ابھی نکاح کی کیا جلدی ہے ناحق بیٹھے بٹھائے پابہ زنجیر ہونا آزادی کو کھونا ہے لیکن اب مین اس اپنی عجلت سے شرمانی ہون اب جواب صاف دینے سے پچھتاتی ہون نہایت پشیمان اور خجل ہون اپنے کیے سے منفعل ہون کیا کہون کیسی پریشانی ہے سخت حیرانی ہے لیکن اسمقام پر یہہ بات قابل غور ہے جبکہ ایک خاتون نوجوان کو عالم شباب کا جوش ہو اور جو قدرتی خواہشون سے بلاخواہش مدہوش ہو نہ خود تجربہ کار ہو نہ کوئی مونس نہ صلاح کار ہو نہ کوئی شوہر سا رفیق و غمگسار ہو نہ کوئی امور اہم مین مددگار ہو اٹھارہ برس کے سن و سال مین ملکہ ہو جائے انصاف کا مقام ہے کیونکر تن تنہا سلطنت کا کام انصرام پائے ہر چند یہہ تحریر اب فضول ہے اسکے لکھنے سے کیا حصول ہے مگر تاہم یہہ ایک بات قرار پائی کہ جب شاہزادہ البرٹ جواب شافی اور قول فیصل کے مستدعی ہین تو دونون شاہزادہ سراسری طور پر انگلستان کو تشریف لیجائین اور وہان پہونچکر جیسا ہو اوسکی تعمیل فرمائین چنانچہ جرمنی سے روانہ ہوکر بعد طے منازل و قطع مراحل دریاے شور اونکا جہاز ساحل انگلستان پر لنگر انداز ہوا بار دوم شاہزادہ البرٹ رونق افروز مملکت برطانیہ ہوا آمد جو جو باتین بہ نسبت شاہزادہ عالی ارادہ

بھی خوب واقفکار تھا چار ناچار چند روز صبر کرنا مناسب سمجھا بعد ازان جب شاہ جمجاہ موصوف نے اس امر کا تذکرہ اپنے بھتیجے شاہزادہ البرٹ سے کیا اوسنے بے اختیار یہہ جواب دیا کہ جن امور کا ہنوز فیصلہ نہین ہوا اور جو معاملات طے نہین پائے اونکے بارہ مین مجھسے دریافت کرنا تحصیل حاصل ہے کیونکہ جبتک طرف ثانیکی جانب سے اقبال نہو مین کسی طرحسے کچھہ نہین عرض کر سکتا۔

مگر اسمقام پر ہم یہہ ضرور کہین گے کہ شاہزادہ کو نکاح کرنا بدل منظور تھا ملکہ معظمہ کے نشہ محبت مین چور تھا لیکن اس نازک موقع پر طرح طرح کے خیالات قسم قسم کے توہمات اوسکے دل محبت منزل مین گذرنے لگے کبھی دلسے کہتا تھا کہ ملکہ کا شوہر ہونا جو بذات خاص فرمانروا ہے کچھہ فوقیت اور فخر کی بات نہین ہے کبھی خیال کرتا تھا کہ اگر حسن اتفاق سے ایسا ہوا بھی تو مجکو اپنی ذاتی عزت و توقیر کا خیال دلسے دور کرنا ہوگا کبھی یہہ سوچتا تھا کہ اس عقد سے جن مراتب مین درجہ مساوات کا ہی فرق آجائیگا اور میرا رتبہ انگلستان مین دوم شمار کیا جائیگا اگر ایسا ہوگا تو اچھا نہوگا کبھی اس ادھیڑبُن مین رہتا تھا کہ ملکہ معظمہ کا خواستگار ہونا اس کار خیر مین توقف کرنا خالی از علت نہین ہے شاید اس مہلت سے اونکی غرض یہہ ہو کہ صاف صاف انکار کرنا شایان شان یُسان بلند مکان نہین ہی لہذا یہہ ظاہرا اقرار در پردہ انکار ہی کبھی یہہ اندیشہ ہوتا تھا کہ ایسا نہو کہ بعد انتظار چند سال کے یک لخت نامنظور کرکے صاف انکار کرے تو مفت مین انگشت نمائی ہم چشمون مین رسوائی ہو کبھی اسبات کا اوسکو دھیان آتا تھا کہ کہانکا بیاہ کیسا نکاح یہہ سب بکھیڑا ہی بہتر ہے کہ کوئی پیشہ ایسا اختیار کرلون کہ اوس سے اپنی اوقات بے مسامحت غیرے بسر کرون چنانچہ اونکے والد ماجد بھی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ایک امید موہوم پر شاہزادہ کا شباب مفت خراب ہوتا ہے کسی نہ کسی شغل کی طرف اوسکو مائل کرنا انسب ہے۔

ادہر تو یہہ خیالات اور توہمات تھے اب کچھہ اودہر کا حال سماعت فرمایئے جسروز سے ملکہ معظمہ نے ایسا رد کیا بواب اپنے عموی نامدار شاہ بلجیم کو تحریر فرمایا تھا اوس روز سے اونکے دل کی عجب کیفیت تھی ہر لحظہ اپنی تنہائی کا ملال ہر لمحہ اور ہر ساعت ایسے شخص کے ساتھہ عقد نکاح کی ہونیکا خیال رہتا تھا جو اس اعلے ترین مرتبہ سلطانی اور تفکرات اور ترددات

متعلقہ

ایسی ملاحظہ فرمائین جنسے وہان قدیم باشندون کی دستکاری اور صناعی ظاہر ہوتی تھی
غرضکہ اسیطرح باعزاز تمام کوچ ومقام کرتا ہوا بادصبوحی اور نسیم سحری سے فرحت تازہ اور
مسرت بے اندازہ حاصل کرتا ہوا شہر فلارنس وردم ونیلز مین ہوتا ہوا سلطنت اطالیہ کے
بلاد عظیم مین دو ایک روز مقیم ہوکر شاہزادہ البرٹ داخل دارالسلطنت وینیا ہوا اور وہان
جناب ڈیوک فرڈیناند اپنے چچا سے ملازمت حاصل کرکے پھر کوبرگ کو واپس آیا خیر وخوبی سے
اپنے دولتخانہ پر پھر تشریف لایا جب شاہزادہ کا سن بیس برس کا ہوا تو بموجب قواعد ملکی اور
رسم ورواج قومی کے بالغ شمار کیا گیا اور جو علاقہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ کا اونکی والدہ
ماجدہ نے وصیتاً اونکے نام ہبہ کیا تھا شہزادہ کے قبضہ وتصرف مین آیا مگر اس جایداد کو
شاہزادہ عالی تبار نے بعد کتخدائی ملکہ انگلستان کے ساتھہ اپنے برادر کلان کو اس شرط پر
نظر کیا کہ اوسکے منافع سے سیقدر روپیہ بطور پنشن اور وثیقہ کے ملازمان وفادار اور
متوسلان عقیدت شعار کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن ملا کرے چنانچہ یہہ کار خیر شاہزادہ
عالی وقار کا اون لوگون کے لیے جو اپنے ملازمین کو مثل چارپایون کے تصور کرتے ہین
ایک عبرت انگیز نصیحت آمیز نمونہ ہے —

جب شاہزادہ عالی ارادہ نے اپنی سیر وسیاحت انگلستان سے وطن مالوف کیطرف
مراجعت فرمائی تو داخل ایوان کیوان نشان ہوکر کئی مہینے تک سلسلہ رسل ورسائل
ملکہ وکٹوریا سے جاری رکھا مگر اونکی تحریرات سے واضح ہوتا ہی کہ اوسوقت تک اون دونونکی دلونمین
شادی بیمنت آبادی کا مطلق خیال نہ تھا —

۱۸۳۹ء عیسوی مین شاہ بلجیم نے بذریعہ تحریر کے شاہزادہ کی نکاح کے بارہ مین تحریک کی ملکہ
معظمہ نے بجواب اوسکے بالکل تو مایوس نہین کیا مگر خواستگار مہلت کی ہوئین اور یہہ تحریر
فرمایا کہ ابھی تین چار سال تک اسبارہ مین مجکو مجبور نکیجیے اتنے عرصہ تک معذور رکھیے کیونکہ قبل
اس مدت کے مین کسیطرحسے اس قرابت کی خواہان نہین ہوسکتی ہون اور نہ اقرار خواہ انکار
کرسکتی ہون یہہ جواب سُنکر جس سے امر معلومہ کا کچھہ تصفیہ خاطر خواہ نہوتا شاہزادہ کے چچا نے
جو زمانہ کے نشیب وفراز سے آگاہ اور نہایت تجربہ کار تھا اور حالات شاہی کے مخاطرہ سے

بڑی دھوم دھام کی ضیافتون مین مصروف رہا اور نہایت عمدہ پرفضا مقامات کی سیر
ملاحظہ فرمائی اور وہان کے باشندون مین جو سادہ اطوار اور بہادرانہ کردار دیکھے اس سے
شاہزادہ کے خیالات حکیمانہ پر اور بھی اثر پیدا ہوا وہان کے باشندون کی بڑی تعریف
فرمائی اور انکی آزادانہ اور دلیرانہ جرات و شجاعت کی توصیف اوسکی زبان پر آئی چون کہ
خود بھی آزاد منش تھا اوسکی بڑی تحسین و آفرین کی غرضکہ یہان سے نہضت فرماکے
کوہستان سوئٹزرلنڈ کی سیر کرتا ہوا منزل بمنزل ہوا اثنار راہ مین بمشاہدہ گلہائے بوقلمون
ہر کہ بدگونا گون دلکش و دلاویز مرغزار فرحت بخش و مشک بیز گلزار ہمیشہ بہار سرسبز و سیراب
پہاڑون کے آبشار مطرا و خوشاب درے اور گھاٹیان ترہت افزا نہایت پرفضا و امن کوہ
پرشکوہ صاف و شفاف چشمے بڑے بڑے آب روان ہر سو روان دیکھکر شاہزادہ جہاہ فلک
بارگاہ نہایت بشاش ہوا پہاڑون کے تمعرون سے ٹکرا کے پانیکا زور شور سے گرنا برن کا
تمازت آفتاب سے گلنا اور بڑے بڑے ٹکڑون کا دہڑا دہڑ نیچے گرنا فی الحقیقت عجب فرح بخش
تماشا نظر آتا تھا جو اوسنے اپنے وطن مالوف مین کبھی نہین دیکھا تھا خطرناک نشیب و فراز
کوہستان پر جھیلون کے کنارے کہین تو سر بفلک کشیدہ کہین جھیل کے عمق تک سیدہ
ایسے واقع تھی کہ اونکے قریب خرامان خرامان چلنا نہایت وحشت انگیز مگر لطف خیز تھا۔

تھوڑے فاصلہ پر مرغزار سراپا بہار سبزہ زار قدرت حق کی صنعتین ہزار در ہزار آشکار قدم
قدم پر چشمے اور آبشار ندیان بے شمار چوبی جھونپڑون کی قطار دلکو راحت و سرور آنکھونکو
ایک نور حاصل ہوتا تھا غرض کہ سوئٹزرلنڈ مین قدرت خدا کی عجیب و غریب کارستانیان
اور عمدہ عمدہ صنعت کاریان برای العین ملاحظہ فرماتا ہوا شاہزادہ البرٹ جانب جنوب
درہ سمپلون کی راہ سے اطالیہ کو روانہ ہوا اور یہان پہونچکر جو جو عجایبات و غرایب
واقعات اوسکو نظر آئے اور نئی نئی چیزین ملاحظہ فرمائین وہ سوئٹزرلنڈ کے عجائبات
سے کسی طرح کم قابل و تحسین و آفرین نہ تھین۔

اس زمین و آسمان مین جسکی قدامت سلف و خلف سے مشہور و معروف ہے ایسے ایسے مکانات
سہ منزلہ و چہار و پنج و شش منزلہ عمارات عالیشان مینار یادگار روزگار اور سنگین تصاویر

ایسی ملاحظہ فرمائین جنسے وہان قدیم باشندون کی دستکاری اور صناعی ظاہر ہوتی تھی
غرضکہ اسیطرح باعزاز تمام کوچ و مقام کرتا ہوا بادصبوحی اور نسیم سحری سے فرحت تازہ اور
مسرت بے اندازہ حاصل کرتا ہوا شہر فلارنس و روم و نیپلز مین ہوتا ہوا سلطنت اطالیہ کے
بلاد عظیم مین دو ایک روز مقیم ہو کر شاہزادہ البرٹ داخل دار السلطنت وینیا ہوا اور وہان
جناب ڈیوک فرڈینیانڈ اپنے چچا سے ملازمت حاصل کر کے پھر کوبرگ کو واپس آیا خیر و خوبی سے
اپنے دولتخانہ پر پھر تشریف لایا جب شاہزادہ کا سن بیس برس کا ہوا تو بموجب قواعد ملکی اور
رسم و رواج قومی کے بالغ شمار کیا گیا اور جو علاقہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ کا اونکی والدہ
ماجدہ نے وصیتاً اونکے نام ہبہ کیا تھا شہزادہ کے قبضہ و تصرف مین آیا مگر اس جایداد کو
شاہزادہ عالی تبار نے بعد تخت نشینی ملکہ انگلستان کے ساتھ اپنے برادر کلان کو اس شرط پر
نظر کیا کہ اوسکے منافع سے کسیقدر روپیہ بطور پنشن اور وثیقہ کے ملازمان وفادار اور
متوسلان عقیدت شعار کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن ملا کرے چنانچہ یہہ کار خیر شاہزادہ
عالی وقار کا اون لوگون کے لیے جو اپنے ملازمین کو مثل چارپایون کے تصور کرتے ہین
ایک عبرت انگیز نصیحت آمیز نمونہ ہے —

جب شاہزادہ عالی ارادہ نے اپنی سیر و سیاحت انگلستان سے وطن مالوف کیطرف
مراجعت فرمائی تو داخل ایوان کیوان نشان ہو کر کئی مہینے تک سلسلہ رسل و رسائل
ملکہ وکٹوریا سے جاری رکھا مگر اونکی تحریرات سے واضح ہوتا ہی کہ اوسوقت تک اون دونونکی دلونمین
شادی ہیمنت آبادی کا مطلق خیال نہ تھا —

سنہ ۱۸۳۸ عیسوی مین شاہ بلجیم نے بذریعہ تحریر کے شاہزادہ کی نکاح کے بارہ مین تحریک کی ملکہ
معظمہ نے بجواب اوسکے بالکل تو مایوس نہین کیا مگر خواستگار مہلت کی ہوئین اور یہہ تحریر
فرمایا کہ ابھی تین چار سال تک اسبارہ مین مجکو مجبور نکیجیے اتنے عرصہ تک معذور رکھیے کیونکہ قبل
اس مدت کے مین کسیطرحسے اس قرابت کی خواہان نہین ہو سکتی ہون اور نہ اقرار خواہ انکار
کر سکتی ہون یہہ جواب سُنکر جس سے امر معلومہ کا کچھہ تصفیہ خاطر خواہ نہوتا شاہزادہ کے چچا نے
جو زمانہ کے نشیب و فراز سے آگاہ اور نہایت تجربہ کار تھا اور حالات شاہی کے مخاطرہ سے

بڑی دھوم دھام کی ضیافتون مین مصروف رہا اور نہایت عمدہ پر فضا مقامات کی سیر ملاحظہ فرمائی اور وہان کے باشندون مین جو سادہ اطوار اور بہادرانہ کردار دیکھے اس سے شاہزادہ کے خیالات حکیمانہ پر اور بھی اثر پیدا ہوا وہان کے باشندون کی بڑی تعریف فرمائی اور اونکی آزادانہ اور دلیرانہ جرات وشجاعت کی توصیف اوسکی زبان پر آئی چونکہ خود بھی آزاد منش تھا اوسکی بڑی تحسین وآفرین کی غرضکہ یہان سے نہضت فرماکے کوہستان سوئٹزرلنڈ کی سیر کرتا ہوا منزل بمنزل پیما ہوا اثنار راہ مین بمشاہدہ گلہاے بوقلمون وبرگ بارگونا گون دلکش ودلاویز مرغزار فرحت بخش ومشک بیز گلزار ہمیشہ بہار سرسبز وسیراب پہاڑون کے آبشار مطرا وخوشگوار ندے اور گھاٹیان نزہت افزا نہایت پر فضا دامن کوہ پر شکوہ صاف وشفاف چشمے بڑے بڑے آب روان ہر سو روان دیکھکر شاہزادہ جمجاہ فلک بارگاہ نہایت بشاش ہوا پہاڑون کے تیمرون سے ٹکراکے پانیکا زور شور سے گرنا برف کا تمازت آفتاب سے گلنا اور بڑے بڑے ٹکڑون کا دھڑادھڑ نیچے گرنا فی الحقیقت عجب فرح بخش تماشا نظر آتا تھا جو اوسنے اپنے وطن مالوف مین کبھی نہین دیکھا تھا خطرناک نشیب وفراز کوہستان پر جھیلون کے کنارے کہین تو سر بفلک کشیدہ کہین جھیل کے عمق تک رسیدہ ایسے واقع تھے کہ اونکے قریب خرامان خرامان چلنا نہایت وحشت انگیز مگر لطف خیز تھا۔

تھوڑے فاصلہ پر مرغزار سراپا بہار سبزہ زار قدرت حق کی صنعتین ہزار در ہزار آشکار قدم قدم پر چشمے اور آبشار ندیان بے شمار چوبی جھوپڑون کی قطار دلکو راحت وسرور آنکھونکو ایک نور حاصل ہوتا تھا غرض کہ سوئٹزرلنڈ مین قدرت خدا کی عجیب وغریب کارستانیان اور عمدہ عمدہ صنعت کاریان برای العین ملاحظہ فرماتا ہوا شاہزادۂ البرٹ جانب جنوب درہ سیمپلون کی راہ سے اطالیہ کو روانہ ہوا اور یہان پہونچکر جو جو عجایبات وغرایب واقعات اوسکو نظر آئے اور نئی نئی چیزین ملاحظہ فرمائین وہ سوئٹزرلنڈ کے عجائبات سے کسی طرح کم قابل وتحسین وآفرین نہ تھین۔

اس زمین مینو آئین مین جسکی قدامت سلف وخلف سے مشہور ومعروف ہے ایسے ایسے مکانات سہ منزلہ وچہار وپنج وشش منزلہ عمارات عالیشان مینار یادگار روزگار اور سنگین تصاویر

میرے تہ دل سے یہہ دعا ہے خاص یہی مدعا ہے کہ احکم الحاکمین رب العالمین شاہنشاہ شاہان مالک کون و مکان تمہارا حامی و مددگار رہے اور اپنی قدرت کاملہ سے تمکو اس مشکل اور عالی مرتبہ کی مہمات کے انصرام کی توفیق عطا کرے تمہاری سلطنت مدت مدید تک قائم و برقرار رہے فرخی اور ہمایونی سے شاندار رہے اور درگاہ قاضی الحاجات مستجاب الدعوات سے یہہ بھی دعا ہے شب و روز یہی التجا ہے کہ تمہاری کوششون اور مختون کا صلہ حق جل و علی یہہ عطا فرمائے کہ ایک عالم تمہارا مطیع و مسخر ہو جائے تمہاری تمام رعایا شکر گذار ہو جان نثاری پر تیار ہو تمکو بدل عزیز جانے عقیدت سے اپنا بادشاہ مانے چون کہ شاہزادہ عالی ارادہ نے یہہ دعائین صاف طینتی اور نیک نیتی سے بخلوص دل و دین تمہین وہ سب مستجاب ہو کر بے کم و کاست راست نکلین اور خود شاہزادہ بہ نفس نفیس جناب کبریا کے حکم سے اون باجاہ و شان مفرح اور منفح نشان نتائج گران بہا کا باعث ہوا جنسے اس چمک دمک کے ساتھہ ہماری عزیز ملکہ معظمہ دامت اقبالہا کے چراغ سلطنت کو فروغ ہوا جسکی روشنی نے تمام عالم کو پر نور کیا جلالت و حشمت مین مشہور کیا۔

اب شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی تعلیم کافی اور تحصیل وافی قریب الاختتام ہو چکی تھی بلکہ فارغ التحصیل ہو گیا تھا لہذا شاہ لیوبولڈ نے یہہ تجویز فرمایا اونکی راے مین یہی آیا کہ اب شاہزادہ سیر و سیاحت اور گلگشت مملکت معاینہ و دیار و امصار فرمائے چندے یون بھی دل بہلائے تاکہ جو تحصیل علوم اوسنے کی ہے اوسکو باحسن وجوہ پختگی ہو جائے جو کچھہ کتابون مین لکھا پڑھا ہے خواہ دیکھا اور سنا ہے وہ نگاہ سے بھی ایک نظر گذر جائے اور علاوہ برین جو خیالات مشتبہ شادی عروسی و دامادی اوسکے دماغ مین سمائے ہین وہ بھی بہل جائین۔

چنانچہ ۸ اگست ۱۸۳۸ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی تبار مع رفقاء جان نثار قصبہ بان سے بصد آن بان روانہ ہوا بارش باران رحمت الٰہی رعد کی گرج صاعقہ کی چمک بجلی کی کڑک مین ایک ایک شب بمقام کوبلنز اور مانہیم مقام کر کے رہگرای منزل مقصود ہوے اور بعد رونق افروزی مقام باسل کے کوہستان جورہ کی راہ سے مخیم سرادقات اقبال نے مضافات برن مین بمقام ایلفینو نزول اجلال فرمایا اور یہان اپنی خالہ عزیزہ جناب بیگم صاحبہ کے پاس تین روز تک

سیاح یا مسافر سے جو اوسکے ہوٹل مین قیام پذیر ہوتا شاہزادہ کا ذکر مذکور کرنا یہ صفحہ آنکھ سے نہین
خوشی سے انسو بھر لاتا تھا اور اوس عالی جناب کے مشہور کامون اور خوش اخلاقی اور فیاضی
کا ذکر اوسکو سُناتا تھا اور اپنی نشست گاہ کی دیوارون پر جو تصویر بنا رکھی تھین وہ سبکو دکھاتا
تھا اور خود بھی دیکھا کرتا تھا انمین ایک تصویر تو جناب ڈیوک سکسیس کوبرگ گاتھا مرحوم کی
دوسری جناب ڈیوک صاحب حال کی تیسری جناب شاہزادہ البرٹ کی تھی مگر ان سب مین
شاہزادہ کی تصویر کو بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر سیاح کا یہ بچشم دید بیان ہے اور اکثر
رسالون مین اسکا تذکرہ آیا ہے کہ جب وہ پیر روشن ضمیر اون تصویرون کا مسافرونکو
معاینہ کراتا تھا بے اختیار زار زار روتا تھا —

بعد استقامت سہ سالہ کے ماہ ستمبر ۱۸۳۸ عیسوی مین شاہزادہ البرٹ مدرسہ چھوڑکر قصبہ
بان سے روانہ ہوا وقت رخصت جو لوگون کا حال ہوا باشندگان قصبہ کو مہاجر تسے ملال ہوا
اور جسقدر غربا اور مساکین کو جو پرورش یافتہ بذل و نوال شاہزادہ خوش خصال کی تھے
رنج و افسوس ہوا خیال مین نہین آسکتا ہے بیان مین کب سما سکتا ہے —

۱۸۳۷ عیسوی مین بعد وقوع واقعہ جانگداز وحادثہ روح فرسا جناب شاہ ولیم چہارم کی شہزادی
وکٹوریا بالفضل ایزدی تخت نشین ہوئی رونق بخش تاج و نگین ہوئی سلطنت برطانیہ کے تمام رعایا
برایا اونکے جلوس میمنت مانوس سے شاد ہوے قید غم سے آزاد ہوے انگلستان خوشی سے
پھولا نہ سمایا ہر کہہ و مہ کا مقصد بر آیا —

جب یہ خبر فرحت اثر شاہزادہ خوش سیر نے سُنی وہ اوسوقت بان کے یونیورسٹی مین تحصیل علوم
مین مصروف تھے فوراً ایک تہنیت نامہ بکمال فرحت و انبساط بنام جناب ملکہ معظمہ کے تحریر فرمایا اپنا اظہار
محبت اور جوش طبع دکھایا ہر چند کہ اوسوقت شاہزادے کے دلمین اسبات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ تین برسکے
بعد مین بھی مدت العمر کے لیے ملکہ معظمہ کی دولت ابد مدت کا شریک رنج و راحت ہون گا —
تہنیت نامہ مین بعد اظہار اشتیاق مالا یطاق کے جو باستماع مژدہ جان بخش تبدیل حالت ملکہ دوران کے
حاصل ہوا تھا اور ادای مبارکباد یا بیان شرح وظیفہ داری ہای نمایان لوازم منصبی شاہان کے جو جناب
شاہزادہ صاحب نے حوالہ قلم فرمود و رقم فرمایا تھا وہ ذیل مین لفظ بلفظ لکھا جاتا ہے —

میرے تہ دل سے یہہ دعا ہے خاص یہی مدعا ہے کہ احکم الحاکمین رب العالمین شاہنشاہ شاہان مالک کون ومکان تمہارا حامی ومددگار رہے اور اپنی قدرت کاملہ سے تمکو اس مشکل اور عالی مرتبہ کی مہمات کے انصرام کی توفیق عطا کرے تمہاری سلطنت مدت مدید تک قائم ودرقرار رہے فرخی اور ہمایونی سے شاندار رہے اور درگاہ قاضی الحاجات مستجاب الدعوات سے یہہ بھی دعا ہے شب وروز یہی التجا ہے کہ تمہاری کوششون اور محنتون کا صلہ حق جل وعلی یہہ عطا فرمائے کہ ایک عالم تمہارا مطیع ومسخر ہوجائے تمہاری تمام رعایا شکرگذار ہو جان نثاری پر تیار ہو تمکو بدل عزیز جانے عقیدت سے اپنا بادشاہ مانے چون کہ شاہزادہ عالی ارادہ نے یہہ دعائین صاف طینتی اور نیک نیتی سے بخلوص دل وبین تحسین وہ سب مستجاب ہوکر بے کم وکاست راست نکلین اور خود شاہزادہ بہ نفس نفیس جناب کبریا کے حکم سے اون باجاہ وشان مفرح اوس منقح نشان نتائج گران بہا کا باعث ہوا جنسے اس چمک دمک کے ساتھہ ہماری عزیز ملکہ معظمہ دامت اقبالہا کے چراغ سلطنت کو فروغ ہوا جسکی روشنی نے تمام عالم کو پرنور کیا جلالت وحشمت مین مشہور کیا۔

اب شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی تعلیم کافی اور تحصیل وافی قریب الاختتام ہوچکی تھی بلکہ فارغ التحصیل ہوگیا تھا معلم اشاہ لیو بولڈ نے یہہ تجویز فرمایا اونکی راے مین یہی آیا کہ اب شاہزادہ سیر وسیاحت اور گلگشت مملکت معاینہ دیار وامصار فرمائے چندے یون بھی دل بہلائے تاکہ جو تحصیل علوم اوسنے کی ہے اوسکو باحسن وجوہ پختگی ہوجائے جو کچھہ کتابون مین لکھا پڑھا ہی خواہ دیکھا اور سُنا ہی وہ نگاہ سے بھی ایک نظر گذر جائے اور علاوہ برین جو خیالات مشتبہ شادی عروسی ودامادی اوسکے دماغ مین سمائے ہین وہ بھی بہل جائین۔

چنانچہ ۸ اگست سنہ ۱۸۳۸ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی تبار مع رفقاء جان نثار قصبہ بان سے بصد آن بان روانہ ہوا بارش باران رحمت آلہی رعد کی گرج صاعقہ کی چمک بجلی کی کڑک مین ایک ایک شب بمقام کوبلنز اور مانہیم مقام کرکے رہگرای منزل مقصود ہوے اور بعد رونق افروزی مقام باسل کے کوہستان جورہ کی راہ سے مخیم سرادقات اقبال نے مضافات برن مین بمقام ایلفینو نزول اجلال فرمایا اور یہان اپنی خالہ عزیزہ جناب بیگم صاحبہ کے پاس تین روز تک

سیاح یا مسافر سے جو اوسکے ہوٹل مین قیام پذیر ہوتا شاہزادہ کا ذکر مذکور آنا یہ آنکھون مین
خوشی سے انسو بھر لاتا تھا اور اوس عالی جناب کے مشہور کامون اور خوش اخلاقی اور فیاضی
کا ذکر اوسکو سناتا تھا اور اپنی نشست گاہ کی دیوارون پر جو تصویر بنا رکھی تھین وہ سبکو دکھاتا
تھا اور خود بھی دیکھا کرتا تھا انمین ایک تصویر تو جناب ڈیوک سکسیس کوبرگ گاتھا مرحوم کی
دوسری جناب ڈیوک صاحب حال کی تیسری جناب شاہزادہ البرٹ کی تھی مگر ان سب مین
شاہزادہ کی تصویر کو بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر سیاح کا یہ بچشم دید بیان ہے اور اکثر
رسالون مین اسکا تذکرہ آیا ہے کہ جب وہ پیر روشن ضمیر اون تصویرون کا مسافرونکو
معاینہ کراتا تھا بے اختیار زار زار روتا تھا —

بعد استقامت سہ سالہ کے ماہ ستمبر ۱۸۳۸ عیسوی مین شاہزادہ البرٹ مدرسہ چھوڑکر قصبہ
بان سے روانہ ہوا وقت رخصت جو لوگون کا حال ہوا باشندگان قصبہ کو مہاجر تسے ملال ہوا
اور جسقدر غربا اور مساکین کو جو پرورش یافتہ بذل و نوال شاہزادہ خوش خصال کے تھے
رنج و افسوس ہوا خیال مین نہین آسکتا ہے بیان مین کب سما سکتا ہے —

۱۸۳۷ عیسوی مین بعد وقوع واقعہ جانگداز و حادثہ روح فرسا جناب شاہ ولیم چہارم کی شہزادی
وکٹوریا بالفضل ایزدی تخت نشین ہوئی رونق بخش تاج و نگین ہوئی سلطنت برطانیہ کے تمام رعایا
برایا اونکے جلوس میمنت مانوس سے شاد ہوے قید غم سے آزاد ہوے انگلستان خوشی سے
پھولا نہ سمایا ہر کمہ و مہ کا مقصد بر آیا —

جب یہہ خبر فرحت اثر شاہزادہ خوش سیر نے سُنی وہ اوسوقت بان کے یونیورسٹی مین تحصیل علوم
مین مصروف تھے فوراً ایک تہنیت نامہ بکمال فرحت و انبساط بنام جناب ملکہ معظمہ کے تحریر فرمایا اپنا اظہار
محبت اور جوش طبع دکھایا ہر چند کہ اوسوقت شاہزادے کے دلمین اسبات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ تین برسکے
بعد مین بھی مدت العمر کے لیے ملکہ معظمہ کی دولت ابد مدت کا شریک رنج و راحت ہون گا —
تہنیت نامہ مین بعد اظہار اشتیاق بالایطاق کے جو باستماع مژدہ جان بخش تبدیل حالت ملکہ دوران کے
حاصل ہوا تھا و ادای مبارکباد پایان و شرح وفاداری ہای نمایان لوازم منصبی شاہان کے جو جناب
شاہزادہ صاحب نے حوالہ قلم خود رقم فرمایا تھا وہ ذیل مین لفظ بلفظ لکھا جاتا ہے —

تمام اوسکے پاس نجائے لیکن تاہم البرٹ ایسا ملنسار اور خوش اخلاق تھا کہ تمام ہم مکتب اوسکے اوسکو بہت عزیز جانتے تھے اور اوسکی خوش مزاجی اور شیرین گفتاری سے سب اوس سے انس کرتے تھے اوسیکا دم بھرتے تھے یہانتک قیام اور طالب علمی سے یہہ بات ثابت ہوگئی کہ شاہزادہ البرٹ شاعر بھی ہے شعر و سخن سے اکثر کام رکھتا ہے نظم کرنیمین ملکہ نام رکھتا ہے چنانچہ اوسنے بڑی فیاضی کیساتھہ غربا کے عیال و اطفال کے فائدہ کی غرض سے ایک مختصر سا مجموعہ مذہبی گیتونکا چھپوایا جسکو اوسکے بھائی نے باجے مین بجایا تھا شاہزادہ البرٹ کا زمانہ طالب علمی نہ صرف ارباب خرد کے لئے پند و نصائح کا کارنامہ تھا بلکہ شاہزادون اور رئیسون کے اطفال کی تعلیم کے واسطے ایک عمدہ نمونہ تھا اخبار مارننگ کرنیکل راوی ہے کہ سیکس کوبرگ کے دونون شہزادے ڈاکٹر بسیجوف صاحب پروفیسر علم طب کے مکان پر جو یونیورسٹی کے متصل ایک معبد عظیم کے محاذی واقع تھا فروکش ہوے اونکا ایک ہم عصر طالب علم بیان کرتا ہے کہ اونکا کھانا قصبہ بان کے شمڈز ہوٹل سے تیار ہوکر آتا تھا اور بہت پر تکلف نہوتا تھا اگرچہ جو دعوتین اونھون نے اپنے ہم مکتبون کی کین وہ نہایت عمدہ اور پر تکلف تھین مگر اونکی خوراک معمولی ہوا کرتی تھی اثنار قیام مقام بان مین شاہزادہ البرٹ نے یونیورسٹی کے بڑے بڑے نامی و گرامی حکمار فلسفہ اور علمار سے رابطہ اتحاد بہم پہونچایا سبکو اپنا دوست بنایا منجملہ اون کے کونٹ بسٹ صاحب اور پروفیسر دیکز صاحب سے بڑی دوستی ہوگئی تھی اور مشہور اور معروف اسکلیگل صاحب شاہزادہ کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے اور اوسکے عمدہ چال چلن سے نہایت راضی ہوکر اوسکی صفات حمیدہ اور عادات پسندیدہ سے اوسکو بہت عزیز رکھتے تھے۔

شاہزادہ البرٹ کو زور آزمائی اور ورزش و کشتی وغیرہ کا بہت شوق تھا اور میدانون کے کھیل کا بہت ذوق تھا جب شاہزادہ بتقریب شکار سوار ہوتا تو علاوہ ملازمین اور مصاحبین کے ایک شخص جسکا نام پیٹر اسٹام تھا حاضر و ہمراہ رکاب ظفر انتساب جاتا یہہ شخص ایک قصبہ کے ہوٹل کا جو متصل بان کے واقع ہے مہتمم تھا جب شاہزادہ یونیورسٹی بان سے فارغ حاصل کرکے وانہ دلتنگ نہوا تو یہہ پیر مرد نیک نہاد عالی تنزاد عرصہ دراز تک جب کسی انگریزی

بعلیم اپنے چچا کے تحصیل علوم وفنون مین مصروف ہوا اس زمانہ مین حال فرخندہ فال اسکے
ایک ادیب خوش نصیب نے جو انگلستان کا ایک پادری تھا یون قلم بند کیا ہے کہ شاہزادہ
البرٹ نے مختلف علوم تحصیل کیے جو علم اوسنے سیکھا اوسکو اچھی طرح سے حاصل کیا
ہر علم مین اوسکو دستگاہ کامل ہوئی ہر ایک امر مین مہارت تامہ حاصل ہوئی خلق
مجسم مجموعۂ صفات پسندیدہ ومجمع عادات حمیدہ تھا مگر ان سب سے بڑھکر اوسمین یہہ اوصاف
تھے کہ ملکہ پر اسٹنٹ کا بڑا معین ومددگار تھا دل وجان سے اس مذہب پر نثار تھا۔
۱۸۳۷ عیسوی کی فصل بہار مین دونو شاہزادگان عالی شان واسطے تعلیم کے یونیورسٹی بان
مین جو ایک قدیم قصبہ سلطنت پروشن مین برلب چپ دریاے رائن واقع ہے داخل ہوئے
وہان کے طلبا مین شامل ہوئے اشاعت علوم مین وہ سلطنت اوسوقت سے آجتک یورپ
کے تمام ملکون مین ضرب المثل ہے علاوہ یونیورسٹی ہاے برلن وبرسلو اور کانگزبرگ اور
بان کے وہان ہر قصبہ مین واسطے تعلیم وتلقین ہر فرقہ کے لوگون کے اکثر مدارس اور مکاتیب
موجود ہین اسلیے ہر نوع امید قوی تھی کہ وہ شاہزادہ اپنی محنت شاقہ اور جفاکشی عامہ سے
ایک روز اپنے ہم عصر شاہزادون سے سبقت لیجائیگا علم وہنر مین سب سے نامی گرامی کہلائیگا
چنانچہ یہہ امید بر آئی شاہزادے نے حسب دلخواہ تعلیم پائی ہر علم مین اوسکو عبور رہوا
ہر فن مین نہایت عالی طبع مشہور ہوا۔
جناب نوبل صاحب اور والٹر صاحب اور بوگنگ صاحب اور پیٹر صاحب پروفیسران یونیورسٹی
نے جو جو بیانات علوم الاطن ویونانی وہندسہ وفلسفہ اور سیاست مدن اور تواریخ وغیرہ کے
سنائے شاہزادے نے توجہ دلی سے سماعت فرمایئے ان سب امور کے سوا اپنے
دولتخانہ پر فن نقاشی اور علم موسیقی کو جدا حاصل کیا غرض کہ رفتہ رفتہ اس طرح سے اوس کا
کانون سینہ علوم متعارفہ کا گنجینہ ہوگیا اور عہد شباب مین نہایت ہی فائدہ بخش ہوا
اور یہی سبب تھا کہ واہیات اشغال بیہودہ مزخرفات کی طرف اوسکی طبیعت نہ آئی
امور ناپسندیدہ اور فضول کیطرف کبھی اوسنے رغبت نفرمائی اس امر کا قدغن حد درجہ تھا کہ سواے
پروفیسران یونیورسٹی کے اور کوئی شخص شاہزادہ البرٹ کی صحبت مین بار نپاے اور کوئی خوشامدی

عذر و حیلہ کام نہ آیا اور ڈیوک موصوف آخر کار انگلستان مین تشریف لایا اسوقت شاہزادی وکٹوریا اور پرنس البرٹ کا سن سترہ سترہ برس کا تھا ہر ایک کو جوانی کا امنگ اور جوش شباب تھا ایک غیرت ماہتاب تو دوسرا رشک دہ آفتاب تھا شاہزادی نے جب البرٹ کو دیکھا بدل مائل ہوئی۔

اوسوقت شاہزادی کا مذاق اپنے بھائی سے کسیقدر پست تھا مگر حسن و خوبی مین نہایت درست تھا جوان خوشرو تنومند و رخوشخو تھا نہایت سادہ مزاج خلیق و ملنسار ہر دل عزیز تھا صاحب تمیز تھا چہرہ نورانی خندہ پیشانی اقبال کی نشانی جو دیکھتا والہ و شیدا ہوتا دیسے محبت مین مبتلا ہوتا اگر شاہزادی کے ساتھہ پیانو بجاتا یا تصویر کشی خواہ نقاشی مین مصروف رہتا تھا غرضکہ کوئی لحظہ اوسکا بیکار نجاتا کسی نہ کسی کام مین وہ مصروف رہتا۔

یہہ پہلا مرتبہ تھا کہ شاہزادہ البرٹ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ساحل انگلستان کو زیب و زینت بخشی اور چند روز تک وہان اقامت فرمائی شاہزادہ البرٹ کا مقام لنسنگٹن مین ہمراہ کیمنٹ کی بیگم اپنی خالہ کے رہنا اور شاہزادی وکٹوریا کے ہم سبق ہونا ایک ہی استاد سے تعلیم پانا ایک جا شب و روز شاہزادی کے ساتھہ نشست و برخاست کرنا آپسکی آمد و رفت اور محبت باہم کی اخلاص اور الفت کا اب ایک قصہ ایسا دلچسپ اور دل پسند معلوم ہوتا ہے کہ الف لیلہ کی داستانون کی قدر کھوتا ہے اسی محبت و اخلاص نے انجام کار یہہ نتیجہ دکھایا کہ اونکی تخت ایکا نقشہ جمایا۔

جبتک انکا قیام انگلستان مین رہا جو خاطر و مدارات اور تواضع و تکریم اور مراتب مہمانداری اور محفلین اور جلسے شاہ ولیم چہارم اور ملکہ ایڈی لیڈ اور کل قرابت داران شاہی کیطرف سے عمل مین آئے اظہر من الشمس ہین اور جسقدر اعزاز و اکرام منجانب ارکان دولت و اعیان سلطنت و رسا و نامدار اور امرا و عالی مقدار ظہور مین آئے وہ بھی محتاج شرح و بیان نہین ہین۔

بعد ازان شاہزادہ امیزبانان عالیشان سے بقدر رخصت حاصل کرکے اور انگلستان سے روانہ ہوکر بمقام برسلز ایک مکان رفیع الشان مین فروکش ہوا اور بہ تخت نگرانی شاہ جم جاہ لیوپولڈ والی

جوان بخت وجوان سال خاتون فرخندہ خصال کو جو سلطنت انگلستان مین سب کا
سرتاج ہو نبوالی تھی دیکھکر کہتے تھے کہ اللہ اللہ بیچہ ثروت واقبال بیچہ حشمت وجلال
خداوند کریم اسکو صدہا سی سال سلامت باکرامت رکھے کوئی کیسا ہی مستقل مزاج اور
جفاکش ہو جب تاج شاہی سر پر رکھا جاتا ہے تو ضرور سر چکر کھاتا ہے اسلیے اوسکے عزیز و
اقارب اور اہالی خاندان کو یہی گمان تھا اسی امر کی فکر دامن گیر تھی ہر وقت اسیکا دھیان
تھا کہ مہمات ملک داری اور کاروبار سلطنت اور سیاست امور ریاست کیونکر سرانجام پائینگے
اس پروردہ ناز و نعم بانوے صاحب خدم وحشم سے کسطرح عہدہ برآ نصرام لائیگے بالضرور اوسکے
کاخ دماغ مین خلل آجائیگا پھر کیونکر بیچہ کام انصرام پائیگا کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ جس سے
ہم خرما وہم ثواب استمداد اور استعانت بھی ہوجاتی رفاقت اور موانست سے کسی مونس
غمگسار کے اونکی طبیعت بھی نہ گھبراتی شاہ البیم نے جو انگریزی عادات ورسم ورواج
اور اونکے حرکات وسکنات اور طریق بسر اوقات سے بخوبی واقف تھے بکمال خوض وغور اور
برادر زادے پرنس البرٹ کے رفتار وگفتار اور طریق کردار کے صغرسنی سے نگران رہتے
بیچہ تجویز کیا کہ یہی گلرو اوس مہرو کے ہم پہلو ہونگے لایق ہے اور شہزادی وکٹوریا کا زوج
صاحب اوج اس سے بہتر اور کوئی نہوگا چنانچہ برسبیل تذکرہ انھون نے اسبات کا ذکر اپنے
بھائی شاہزادہ البرٹ کے والد ماجد ڈیوک کوبرگ سے کیا وہ اسکو سنکر خاموش ہورہے
بعد چندے جناب ڈیوک موصوف کسی اور غرض خاص سے ۱۸۳۹ عیسوی کی فصل بہار مین
مع اپنے دونو صاحبزادون البرٹ اور آرنسٹ کے عازم انگلستان ہوے ظاہرا کوئی اور
سبب اس سفر کا بجز اسکے معلوم نہوتا تھا کہ ان دونون شہزادون کی ملاقات مسرت
آیات شاہزادی وکٹوریا سے کرائین کسی صورت سے انکی صورت اونکو دکھائین ادہر
شاہ ولیم چہارم شاہزادے کے چچا نے جو ابھی بقید حیات تھے اور جنکے خیالات اوس
شاہزادی کی نسب کے نسبت کچھ اور ہی تھے یا اس نظر سے کہ جو بات کسیکے دھیان
نہین آتی اگر کوئی اوسے سوجھادے تو بھی اوسکا خیال نہین کرتا ہے اس امر مین سعی
بلیغ عمل مین لائے کہ ڈیوک کوبرگ انگلستان مین حتی الامکان نہ آسے مگر شاہ موصوف کا کوئی

البرٹ کو نوشت خواند کا اتنا خیال تھا کہ جو تھوڑا سا وقت خورد و نوش مین صرف ہوتا اوسکو بھی سمجھتے کہ مفت مین ضائع ہوا جو علم و ہنر سیکھنے مین مصروف ہوتے کبھی اوسمین ناغہ نکرتے کھیل کود بھی جو باعث تندرستی اور توانائی ہین ہرگز نہ ترک کی جاتے اس شاہزادہ کو علم موسقی مین ایسا کمال حاصل ہوا کہ عمدہ عمدہ گیتون کے اختراع کا ملکہ ہوگیا۔

خلق و محبت انس و مروت شاہزادہ مین اسقدر زیادہ تھا کہ اگر اوسکو اور کوئی کمال بھی حاصل ہوا ہوتا تو بھی اوسکی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ ایسی تھین کہ اوسکو بے عیب اور متدین قرار دینیکے لیے کافی اور وافی تھین غرضکہ اوسکے خلق و محبت کے بارہ مین کہان تک خامہ فرسائی کیجیے اپنے عزیز و اقارب سے جو اوسکو موانست دلی اور الفت قلبی تھی وہ اون خطوط سے ظاہر و باہر ہے جو اوسنے اپنی والد ماجد اور دادا بصاحب کے حضور مین ارسال کیے ہین اونکے مضامین سے صفائی قلبی اور بے تکلفی دلی صاف عیان ہے جو محبت اور الفت اوسکو اپنے برادر کلان سے تھی اوسکی کیا حاجت بیان ہے سب جانتے ہین کہ جب شاہزادہ کا نکاح ہوا تو دونون بھائیون مین افتراق ہوا شاہزادی کو دیکھ امر نہایت شاق ہوا اور جدائی نے ایسا ستایا کہ دم لبون پر آیا مگر اوسکی اس محبت اور خلق عام کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ لوگ اوسکے لڑکپن مین ہنسی سے کہتے تھے کہ کسی نہ کسی دن اسکی نسبت خالہ زاد بہن سے ہوگی وہ آخر کار ظہور مین آیا کہ جناب شاہزادی وکٹوریا کا بھی دل انکی طرف مائل ہوا فضل الٰہی شامل ہوا میلان طبیعت نے اپنا رنگ دکھایا محبت نے نقشہ جمایا جسوقت کہ شاہزادی ممدوحہ کی تخت نشینی کا وقت آیا تھا اوسوقت تو الفت نے اور ہی سماں دکھایا تھا جناب شاہ ولیم چہارم کب تک تخت نشین رہتے زینت بخش تاج و نگین رہتے آخر کار ایک روز جانسوز سفر آخرت پیش آیا اس جہان گذران سے لاولد ملک عدم کو کوچ فرمایا پھر تو وارث تخت و تاج کا کون محتاج تھا خداوند کریم اپنے لطف عمیم سے جناب شاہزادی وکٹوریا کو سلامت باکرامت رکھے سب لوگون کی نگاہ طلوع آفتاب جلال اقبال سے انھین پر پڑتی تھی تمام عالم اس بات پر متفق اللفظ و البیان تھا کہ سوائے شہزادی کے اور کسپر مالک سریر خلافت ہونیکا گمان تھا ادہر تو لوگ اس سلطنت وسیع کے کاروبار کی عظمت و شان کو دیکھتے تھے ادہر اوس شکیل و جمیل

پیلا پیالہ ختم کرچکین تو شاہزادہ کی باری آئی اسنے دو ہاتھ ایسے لگائے کہ اول تو ہاتھی بیٹھا کہ اب اٹھنے کو کیطرح نہ اور تھا ہزار دم لاساد یا لاکھ سمجھایا بوجھایا مگر وہ کسیطرح سے اور پر نہ تھا ایسا شور و غل مچایا کہ سارے سکان کو سر پر اوٹھایا کسیکی بات اوسکو پسند نہ آئی حتی کہ بھائی کی نصیحت بھی نہ بھائی اگر اوسمین عیب تھا تو یہی تھا جو تمام عمر اوسکے ساتھ رہا اور مرتے دم تک اوس سے نہ چھوٹا علاوہ اسکے اور سب باتین اوسمین پسندیدہ تھین اور بھی صفات حمیدہ تھین مثلاً دلسوزی اور دردمندی کے کامون کو فکر و غور سے کرنا کسی حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا خیالات نفیسہ کی عادت اپنی ذات پر قدرت اپنے کردار اور گفتار مین نہایت حزم و احتیاط دانشوری اور ہوشمندی کے عمدہ صفات سے موصوف تھا نیک کامون مین بدل مصروف تھا اپنے برادر کلان سے بھی ان باتون مین اوسکو فوق تھا نیکوکاری اور مردم دوستی کا بڑا ذوق تھا صرف ان سب کی ضد مین اوسکی ایک ضد تھی جو ایسی خلقی اور جبلی تھی کہ جب جب خواہش اوسکی تعمیل نہوتی تو بعض اوقات بہت سختی سے پیش آتا بارہا شدت غیظ سے اپنے جامہ سے باہر ہوجاتا مگر تاہم منجملہ اور صفتون کے خندہ پیشانی اور خلق عمیم اوسکا سب سے زیادہ تھا جو اوسکی صورت دیکھتا دام محبت مین اسیر ہوجاتا خلق کا وہ عالم تھا کہ جس سے ایک بات کی وہ بندہ و رام تا خریدہ ہوگیا تمسخر اور سیر و تماشے سے بھی اوسکو ذوق تھا اور مزاح دل لگی کا بھی اوسکو شوق تھا ایکروز کا ذکر ہے کہ اوسنے اپنے معلم کیمیا سے چند چھوٹی چھوٹی شیشیان جو مٹر کے دانہ کے برابر ہون گی تیزاب کبریت کے دخان سے پر کرائین اور تمام رواج گھر کے فرش پر اسطور سے پھیلائین کہ جتنے حاضرین جلسہ تھے اوس بخار کے دماغ مین سرایت کرجانیسے نہایت پریشان ہوے سخت حیران ہوے آخر کار ایسے گھبرائے کہ انکھین ملتے ہوے وہانسے باہر نکل آئی حضار کی یہہ سرگردانی لوگونکی پریشانی دیکھکر شاہزادہ بہت خوش ہوا مگر جب اوسکے والد ماجد نے یہہ ماجرا سُنا بہت سا سر دھنا لڑکے پر بہت خفا ہوئے سخت زجر و توبیخ سے پیش آئے

سنہ ۱۰۳۲ ہجری مین تعلیم و تربیت شاہزادون کی جو بسبب نکاح ثانی اونکے والد ماجد کی معرض تعویق مین پڑی تھی پھر از سر نو شروع ہوئی اوسوقت شاہزادہ کی عمر سولہ اور اوسکے بھائیکی سترہ سال تھی

البرٹ کو نوشت خواند کا اتنا خیال تھا کہ جو تھوڑا سا وقت خورد و نوش مین صرف ہوتا اوسکو بھی سمجھتے کہ مفت مین ضائع ہوا جو علم و ہنر سیکھنے مین مصروف ہوتے کبھی اوسمین ناغہ نکرتے تکمیل خود بھی جو باعث تندرستی اور توانائی ہین ہرگز نہ ترک کی جاتے اس شاہزادہ کو علم موسقی مین ایسا کمال حاصل ہوا کہ عمدہ عمدہ گیتون کے اختراع کا ملکہ ہوگیا۔

خلق و محبت انس و مروت شاہزادہ مین اسقدر زیادہ تھا کہ اگر اوسکو اور کوئی کمال بھی حاصل ہوا ہوتا تو بھی اوسکی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ ایسی تھین کہ اوسکو بے عیب اور متدین قرار دینیکے لیے کافی اور وافی تھین غرضکہ اوسکے خلق و محبت کے بارہ مین کہان تک خامہ فرسائی کیجیے اپنے عزیز و اقارب سے جو اوسکو موانست دلی اور الفت قلبی تھی وہ اون خطوط سے ظاہر و باہر ہے جو اوسنے اپنی والد ماجد اور دادا صاحب کے حضور مین ارسال کیے ہین اونکے مضامین سے صفائی قلبی اور بے تکلفی دلی صاف عیان ہے جو محبت اور الفت اوسکو اپنے برادر کلان سے تھی اوسکی کیا حاجت بیان ہے سب جانتے ہین کہ جب شاہزادہ کا نکاح ہوا تو دونون بھائیون مین افتراق ہوا شاہزادی کو یہہ امر نہایت شاق ہوا اور جدائی نے ایسا ستایا کہ دم لبون پر آیا مگر اوسکی اس محبت اور خلق عام کا یہہ نتیجہ ہوا کہ وہ لوگ اوسکے لڑکپن مین ہنسی سے کہتے تھے کہ کسی نہ کسیدن اسکی نسبت خالہ زاد بہن سے ہوگی وہ آخر کار ظہور مین آیا کہ جناب شاہزادی وکٹوریا کا بھی دل انکی طرف مائل ہوا فضل الٰہی شامل ہوا میلان طبیعت نے اپنا رنگ دکھایا محبت نے نقشہ جمایا جسوقت کہ شاہزادی ممدوحہ کی تخت نشینی کا وقت آیا تھا اوسوقت تو الفت نے اور ہی سماں دکھایا تھا جناب شاہ ولیم چہارم کب تک تخت نشین رہتے زینت بخش تاج و نگین رہتے آخر کار ایک روز جانسوز سفر آخرت پیش آیا اس جہان گذران سے لاولد ملک عدم کو کوچ فرمایا پھر تو وارث تخت و تاج کا کون محتاج تھا خداوند کریم اپنے لطف عمیم سے جناب شاہزادی وکٹوریا کو سلامت باکرامت رکھے سب لوگون کی نگاہ طلوع آفتاب جلال اقبال سے انھین پر پڑتی تھی تمام عالم اس بات پر متفق اللفظ و البیان تھا کہ سوائے شہزادی کے اور کسپر مالک سریر خلافت ہونیکا گمان تھا ادہر تو لوگ اس سلطنت وسیع کے کاروبار کی عظمت و شان کو دیکھتے تھے ادہر اوس شکیل و جمیل

اپنا اپنا ناچ ختم کرچکین تو شاہزادہ کی باری آئی اسنے دو بالک بٹ منگائی کہ اول تو ایک بیٹھا کہ ناچنے کو کسیطرح نہ اوٹھا ہزار دم دلاسا دیا لالچ سمجھایا بوجھایا مگر وہ کسیطرح سے راہ پر نہ آیا ایسا شور وغل مچایا کہ سارے مکان کو سر پر اوٹھایا کسیکی بات اوسکو پسند نہ آئی حتی کہ بھائی کی نصیحت بھی نہ بھائی اگر اوسمین عیب تھا تو یہی تھا جو تمام عمر اوسکے ساتھ رہا اور مرتے دم تک اوس سے نہ چھوٹا علاوہ اسکے اور سب باتین اوسمین پسندیدہ تھین اچھی اچھی صفات حمیدہ تھین مثلاً دلسوزی اور دردمندی کے کامون کو فکر وغور سے کرنا کسی حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا خیالات نفیسہ کی عادت اپنی ذات پر قدرت اپنے کردار اور گفتار مین نہایت عزم واحتیاط دانشوری اور ہوشمندی کے عمدہ صفات سے موصوف تھا نیک کامون مین بدل مصروف تھا اپنے برادر کلان سے بھی ان باتون مین اوسکو فوق تھا نیکوکاری اور مردم دوستی کا بڑا ذوق تھا مخالف ان سب کی ضد مین اوسکی ایک ضد تھی جو ایسی خلقی اور جبلی تھی کہ جب جب خواہش اوسکی تعمیل نہوتی تو بعض اوقات بہت سختی سے پیش آتا بارہا شدت غیظ سے اپنے جامہ سے باہر ہوجاتا مگر تاہم منجملہ اور صفتون کے خندہ پیشانی اور خلق عمیم اوسکا سب سے زیادہ تھا جو اوسکی صورت دیکھتا دام محبت مین اسیر ہوجاتا خلق کا وہ عالم تھا کہ جس سے ایک بات کی وہ بندہ درم خریدہ ہوگیا تمسخر اور سیر وتماشے سے بھی اوسکو ذوق تھا اور مزاح دول لگی کا بھی اوسکو شوق تھا ایکروز کا ذکر ہے کہ اوسنے اپنے معلم علم کیمیا سے چند چھوٹی چھوٹی شیشیان جو مٹر کے دانہ کے برابر ہون گی تیزاب کبریت کے دخان سے پر کرائین اور تمام ناچ گھر کے فرش پر اسطور سے پھیلائین کہ جتنے حاضرین جلسہ تھے اوس بخار کے دماغ مین سرایت کرجانیسے نہایت پریشان ہوے سخت حیران ہوے آخر کار ایسے گھبرائے کہ آنکھین ملتے ہوے وہانسے باہر نکل آئے حضار کی یہہ سرگردانی لوگونکی پریشانی دیکھکر شاہزادہ بہت خوش ہوا مگر جب اوسکے والد ماجد نے یہہ ماجرا سُنا بہت سا سر دھنا لڑکے پر بہت خفا ہوئے سخت زجر وتوبیخ سے پیش آئے۔

۱۳۷۴ء عیسوی مین تعلیم وتربیت شاہزادہ اور اونکی جو بسبب نکاح ثانی اونکے والد ماجد کی معرض تعویق مین پڑگئی تھی پھر از سر نو شروع ہوئی اوسوقت شاہزادہ کی عمر سولہ اور اوسکے بھائی کی سترہ سال تھی

وہی کونٹ صاحب اوس شاہزادہ کی خدا ترسی و ترحم و نیک طینتی کے شاہد ہین اونکے عہد طفلی سے ان امور کا ظہور اوسکی گفتار اور کردار سے پیدا تھا خلق عام ہر صورت سے ہویدا تھا اور ایسے ہی عادات ستودہ صفات اوسکے خوش مزاجی اور راست روی کے باعث ہوئین جسکی تعریف مین ہر شخص رطب اللسان اور عذب البیان رہا کرتا تھا اور غربا و مساکین کے حق مین اوسکا رحم و کرم عام تھا محتاجون کی حاجت روائی اوسکا کام تھا اون کا درد و غم اوس سے سنا نہین جاتا تھا اونکو تکلیف مین دیکھکر دل بھر آتا تھا ایکدن مینے اوسے ایک فقیر کو کچھہ پوشیدہ دیتے دیکھہ لیا اوسپر اوسنے مجھسے کہا کہ ہرگز اس امر کا ذکر کسی سے نکرنا کیونکہ دینے کے باب مین یہہ بات یاد رکھنی ضرور ہے کہ جب کسیکو کچھہ دیوے تو اسطرح سے دے کہ کوئی اوسے دیتے نہ دیکھے — اتفاقاً ایک روز موضع ونفس باخ مین آگ لگی بہت سے مکانات جلکر خاکستر ہوگئے ازانجملہ ایک غریب کا جھونپڑا بھی تھا جو جلکر تمام ہوا اوس بیچاریکا جینے جی کام ہوا مگر جبتک اس شاہزادہ نے اوسکے پاس نیا جھونپڑا بنانے کے لئے روپیہ کافی نہ دیکھہ لیا اوسکو چین نہ آیا یہہ بات قابل غور ہے کہ یہہ چھوٹے برس کا سن و سال اور غربا پروریکا یہہ حال لوگونکو اس پر روشن و واضح ہے کہ کیا کیا دہیان تھے اوسکی نسبت بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کے کیا کیا گمان تھے ایسے حرکات سے لوگ جانتے تھے کہ یہہ لڑکا ہونہار ہوگا جو انہین فضل الٰہی سے بڑا نامدار ہوگا —

ناظرین اوراق کو تمثیلات مذکورہ بالا سے اس صغر سن شاہزادہ کی دریا دلی اور علو ہمتی کا خیال تو لا کلام منقوش خاطر فیض مآثر ہوا ہوگا مگر اب مین اوسکی شرارت اور شوخی کا بھی تذکرہ گوش گذار کرتا ہون جو امر واقعی ہے اوسکا بھی اظہار کرتا ہون کیونکہ شوخی و شرارتکا یہی سن ہوتا ہے کھیل کود کا یہی دن ہوتا ہے اکثر شاہزادہ جسوقت اپنی ضد اور خود رائی پر آجاتا اپنی بساط کے موافق شوخی اور شیطنت سے باز نہ آتا ایکدفعہ شاہزادہ البرٹ کی والدہ نے اپنے دل کا ارمان نکالنے کے لیئے سب چھوٹے چھوٹے لڑکون اور لڑکیون کی دعوت کی بڑی دھوم دھام کی ضیافت کی اوسوقت شاہزادے کا سن پانچ برس کا تھا بیگم صاحبہ نے یہہ چاہا کہ شاہزادہ بھی کسی لڑکی کے ساتھہ ہم ردیف ہوکر رقص کرے چنانچہ ایک لڑکی شاہزادہ کی ہم عمر اس امر کے واسطے تجویز ہوئی جب اور لڑکے اور لڑکیان

گھوڑ دوڑ مین اول انعام جناب البرٹ نے حاصل کیا اور دریاے راین مین ایک دفعہ تین میل تک پیرتا ہوا چلا گیا غرضکہ جو کھیل کود لڑکون کو جاننا چاہیے اونسے ماہر ہوکر کمال حاصل کیا اور سب پر فوق لے گیا۔

اغراز اور عالی ظرفی کے آثار جو زمانہ آیندہ مین شاہزادہ سے ظاہر ہوے اوسکی طفلانہ بازیون سے پہلے ہی مستنبط ہوتے تھے۔

کونٹ آرتھر منسٹر ڈورف جسنے عہد طفولیت سے اونکے ساتھہ پرورش پائی تھی اور بعد ازان اونکے مصاحب خاص ہوے تھے ایک خط موسومہ جناب ملکہ معظمہ مین فرماتے ہین کہ جناب شاہزادہ البرٹ نے اپنے بہادرانہ خیالات اور دلیرانہ حرکات سے اس سن وسال مین اپنا مافی الضمیر اظہار کیا تھا جسکو دیکھہ اور سنکر لوگون کو حیرت ہوتی تھی۔

یہہ شاہزادۂ عالی تبار عہد طفولیت مین بڑا حلیم المزاج اور سلیم الطبع اور فیاض تھا اگر کسی سے کوئی امر نا انصافی یا بد دیانتی کا سرزد ہو جاتا تو اوسکو بڑا غیظ آتا ایکدن کا ذکر ہے کہ جب لڑکے یعنے البرٹ آرنسٹ فرڈیناڈ اگسٹس الگزنڈر اور چند اور لڑکے مع پال دنگھیم کے روزنیو کے مضافات مین کھیل رہے تھے کہ ہملوگون نے باہم یہہ صلاح کی کہ یہان سے متصل جو ایک قلعہ ہے اوسکے برج پر دھاوہ کرین چنانچہ ہملوگون کے دو فریق ہوگئے ایک تو ہلہ کرنیوالے تھے اور دوسرے اوسکی حفاظت کیواسطے متعین تھے ہم مین سے ایک لڑکے نے یہہ بتایا کہ اس قلعہ کیجانب عقب ایک ایسی مخفی راہ ہے جس سے پوشیدہ قلعہ کے اندر پہونچ جاسکتے ہین اور کسیکو ہمارے جانیکی خبر بھی نہوگی اور قلعہ بلا دقت اور زحمت کے ہاتھہ آجائیگا البرٹ نے یہہ سنکر کہا کہ یہہ بات تو نیکینی کی دلاور کیواسطے بڑی بزدلی کی ہے اور دشمن کے مقابلہ مین خلاف مردانگی ہے ہمارا کام حریف سے دو بدو اور عدو کے روبرو لڑنیکا ہے دغا و فریب سے دشمنکو زیر کرنا دلاور سے بعید ہے یہہ سنکر ہم سب لڑکون کیواسطے ایسی جوانمردی اور دلیری سے لڑے کہ اوس رزم کی گرم بازاریمین البرٹ نے ایسی ایک ضرب میری ناک پر لگائی کہ نہایت سہمناک ہوکر جان لبونپر آئی چنانچہ آجتک اوس زخم کا نشان باقی ہے مگر وہ شاہزادہ بعد ازان مجکو پہچان کر بہت شرمندہ اور نادم و منفعل ہوا اپنی اس حرکت سے بہت پشیمان و خجل ہوا اور

صرف میری ہی شرارت تھی

۱۰ اپریل کو مجھسے اور میرے بھائی سے لڑائی ہوئی ہرچند یہہ بات مناسب نہ تھی۔
اس صغر سنی مین جو خطوط اس شاہزادے نے لکھے ہین خالی از لطف نہین ہین
اون سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہہ شاہزادہ کس سلاست اور عبارت صاف سے اپنے
خیالات کے ظاہر کرنیکا ملکہ رکھتا تھا منجملہ اونکے ایک مختصر سا فقرہ رمزدہ کلک جواہر سلک
شاہزادۂ موصوف کا ذیل مین لکھا جاتا ہے۔

۲۵ عیسوی۔ پیارے باپ۔ پرسون ہم سب متفق ہوکر ہوف مارشل کو دیکھنے گئے تھے
اور کل اور کرنیل کو۔ اون کے مکان بہت عمدہ اور صاف وستھرے تھے۔ مجکو گوشہ خاطر سے
فراموش نفرمائیگا اور کبھی کبھی یاد کرتے رہیگا اور جسوقت تشریف لائے گا میرے واسطے
ایک گڈا اجسکا سر ہلتا ہو ضرور لیتے آئیگا فقط آپکا کمترین البرٹ۔

بعض اوقات اس بچہ سے مردون کیسے امور ظہور مین آتے تھے جنکو دیکھکر لوگ آئینہ وار
حیران رہجاتے تھے گو اس عمر مین کھیل کود بچون کو بہت مرغوب ہوتا ہے مگر شاہزادہ
خوشخصال مہر جمال کو جب دیکھا محنت شاقہ اور تحصیل علوم کا مائل پایا اون کے استاد ادیب
خوش نصیب اونکی رغبت اور محنت کے بارہ مین ارشاد فرماتے ہین کہ شاہزادہ نے کوئی نہ کوئی کام
کرتے رہنا لوازمات بلکہ منجملہ ضروریات سے سمجھہ لیا تھا تقسیم اوقات ہر ایک امر کے انضباط کا
چودہ برس کے سن وسال سے اوسکو خیال تھا اپنے مطالعہ کے اوقات کو یون منضبط کیا تھا کہ تمام
ہفتہ کے ایام اور گھنٹے ہر علم وفن کے مطالعہ اور تحصیل کیواسطے علیحدہ علیحدہ منقسم کئے تھے مگر اس سے
یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ وہ ہمہ تن صرف تحصیل علوم اور اکتساب فنون ہی مین ہر وقت مستغرق رہتا
تھا اور چلنے پھرنیکی صحت بخش آزادی سے غافل تھا جس سے بچونکے اجسام کو نشو نما ہوتی ہے یا اس سن و
سال کے لڑکے جو لہو لعب مین مصروف رہتے ہین اونسے آگاہ نہ تھا لیکن یہہ بات نہ تھی بلکہ
وہ ہر کھیل اور بازی طفلانہ مین ہر ایک سے سبقت لیجاتا تھا جسوقت شام کو نوشت وخواند سے فراغت
پاتا تھا پیادہ یا دوڑنیونکے گھوڑون پر چڑھتا تھا اور ادہر ادہر سیر وگلگشت کیا کرتا تھا
یا اپنے والد ماجد کے گھوڑون پر سوار ہوکر میدانون کیطرف سیر کنا جاتا تھا ایک مرتبہ

آخر کو سن بلوغ و شباب اور پیرانہ سالی مین مثل گوہے اور گوبیا کے خوشامدیون اور نامون کے مصاحبت مین گرم صحبت ہوکر غرق دریاے توہمات و تعصبات اور ضعیف الاعتقادی ہوجاتے ہین شاہزادہ موصوف کی تعلیم و تربیت کا اہتمام سن چھ سالگی مین ایم فلارنجسٹر صاحب کے سپرد ہوا تھا شاہزادہ صاحب کی صغر سنی سے ایسی طبیعت تھی کہ عورات کی حفاظت مین رہنے سے نفرت تھی لہذا یہہ تبدیلی اہتمام ادیب اور نگرانی استاد مجید کی بغایت مرغوب ہوئی آخر کو یہی تربیت نہایت خوب ہوئی جب کسیقدر سن اور زیادہ ہوا تیزی طبع اور ذہانت اور محبت کا وفور ہوا فہمی اور عالی حوصلگی اور خلق عام کے آثار کا ظہور ہوا صفات حمیدہ اور عادات پسندیدہ کی روز بروز نشو نما تھی خوبیون کا ظہور نیکیون کا وفور ہر لحظہ پیدا ہوا صفائی بطون اور معصومانہ اعتراف خطا اور اپنی شوخی سے نادم اور پشیمان ہوجانا اونکی ایک تصویر ہے جسکو خود انھون نے اپنے دست مبارک سے اپنے روزنامچہ مین صرف چھ برس کی عمر مین کھینچا تھا عیان ہے اوسکے دیکھنے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے وہ خارج از بیان ہے اس کم سنی مین جبکہ اون کے خیالات کی یہہ بلند پروازی اور اپنے مزاج اور طبیعت پر یہہ حکمرانی تھی کہ اپنا عیب و صواب خود انکو معلوم ہوجاتا تھا تو عالم شباب اور سن تمیز مین اونکے کیسے خیالات عالی ہونگے اسی سے قیاس کرلینا چاہیے چنانچہ اوسکے روزنامچہ کا ایک مختصر سا انتخاب جو حقیقت مین لاجواب ہے اور جو اسمقام پر بے محل اور خالی از لطف نہوگا ضبط تحریر مین لاتا ہون جناب شاہزادہ مرحوم کے گذشتہ حالات پارینہ و واقعات سناتا ہون۔

۲۶ جنوری ۱۸۱۰ عیسوی کو ہم سب لڑکے اپنا اپنا آموختہ یاد کرتے تھے مگر مجھسے نہ یاد ہوسکتا تھا اسلیے مین رونے لگا اور کھانا کھانیکے بعد مجکو کھیلنے کی اجازت بھی نملی کیونکہ مینے اپنا پچھلا سبق نہین سنایا تھا اور رونے لگا تھا اوسوقت پر تھنی آیا اور زبان فرانسیسی مین ہم سے اوس سے باتین ہونے لگین اوسکے تھوڑی دیر کے بعد چھوٹا لڑکا مانسل آیا اور کسیقدر سیاہ کمبل لایا اوس سے ہمنے بڑی خوبصورت تصویر مین کھینچین۔

۱۱ فروری کو مجھے آموختہ سنانا تھا مگر مین نہ چاہتا تھا کہ سناؤن یہہ بات مناسب نہ تھی اور اس مین

پیارا بچہ ہے خدا اسکو چشم بد حاسد سے محفوظ رکھے کیسی بڑی بڑی آنکھین لال لال بال ہین ماشاء اللہ کیسے اودھرے اودھرے سرخ گال ہین ساتوین مہینے دانت نکلنے شروع ہوئے اور شاہزادہ اپنے پانون سے کھڑا ہونے لگا اور دسوین مہینے امان بابا بولنے لگا۔

شاہزادہ البرٹ کی والدہ اونکو بہت پیار کرتی تھین ہر دم اونھین کا دم بھرتی تھین شب و روز اونکی پرورش بڑے ناز و نعم سے فرماتین ایک لحظہ اونکے پاس سے کہین اور نجاتین اتفاقاً ایکبار جناب بیگم صاحبہ اور اونکے شوہر ڈیوک صاحب سے بسبب ایک شکر رنجی کے افتراق ہو گیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر مسکن گزین ہوا مگر اس لطف و پیار کا اثر شاہزادہ اکبر کے دل پر کچھ بھی نہوا گو کہ یہہ امر اکثر ہوا کرتا ہے اور تجربہ مین بھی آیا ہے کہ جہان کڑکے پر زیادہ لطف و پیار ہوتا ہی وہی لڑکا زیادہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

جناب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے مقام اتھین برگ کے قریب ایک قصر شاہی کو اپنا مسکن بنایا اور آخر کار اوسی گوشہ گزینی اور عزلت نشینی مین اس دار فانی سے سفر آخرت فرمایا لہذا اب بچونکی پرورش اونکی جدہ ماجدہ نے فرمائی تعلیم و تربیت مین بڑی دقت اوٹھائی۔

ایک تو کوبرگ کی بیگم صاحبہ اور دوسرے گاتھا کی بیگم صاحبہ تھین جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا تو کوبرگ کی بیگم صاحبہ کی نسبت ارقام فرماتی ہین کہ وہ نہایت ذہین اور ذکی الطبع اور مردانہ مزاج تھین اور دوسری بیگم صاحبہ غضب کی خوش طبع اور خوش مزاق تھین ہر ایک سے انس رکھتین اور انتہا کی عنایت فرماتین پرہیزگاری اور نیک طینتی اونکی مشق رہتی ہر طرح سے اوپر لطف پروردگار تھا اس سالہ مین بھی اونکا ذکر خیر جابجا آیا ہی موقع موقع سے اونکا حال بھی راقم نے سنایا ہے

غرضکہ ان لڑکے بالونکی پرورش مین جو تبدل و تغیر واقع ہوا وہ بھی تحقیقات سے شمار کرنا چاہیے کیونکہ جناب شاہزادہ البرٹ کے مزاج کی عجیب کیفیت تھی اندنون غصہ کی کثرت تھی دایہ خانہ مین سب لڑکونکو مارتے تھے رونے اور ضد کرنے مین ہمت نہارتے تھے خود رائی دماغ مین سمائی تھی ایم فلار بجٹ صاحب اونکے اتالیق کا قول ہے کہ اگر اونھین دھمکا کر خفگی سے ڈرا کر کسی امر کی ممانعت فرماتے وہ ہرگز نہ مانتے بلکہ ضد سے وہی کام کئے جاتے۔

برخلاف اس ملک کے شہزادونکے جو بدو شعور سے کسیطرحکی تعلیم و تربیت نہین پاتے ہین

چشم دادات نمناک اور سینہ قلم چاک ہے ۲۶ اگست ۱۸۱۹ عیسوی کو قصہ
روز نیبو مین رونق بخش عالم ظہور ہوا تھا —
یہہ وہ زمانہ تھا جبکہ فرنگستان کی تمام سلطنتین جدال و قتال باہمی سے فارغ البال ہوکر
کاروبار امن و امان مین مصروف تھین اور اسوقت نپولین اعظم سنٹ حلینہ کے محبس مین
مقید ہوکر بجراست دربانان خروس تاج و بوابان نواب مزاج اپنے انجام بے ہنگام اوافتاد
نافرجام پر خوض و غور کر رہا تھا اور اسی عرصہ مین جوانان برطانیہ ملک ہندوستان مین پنڈاروں
سے معرکہ آرا تھے اور اسی عہد مین رسم قبیح ستی ہونیکا بر لب دریاے گنگ اوسکی
موجون مین بہا دیا گیا تھا —
آج تک بہت سے لوگ ایسے زندہ ہین جنھون نے اپنی آنکھون سے وہ روز سعید دیکھا ہے
جسدن شاہزادہ البرٹ تولد ہوے تھے اور اونکی میلاد کی خوشی مین تمام سلطنت سیکس کو
برگ گا تھا مین شلک مبارکبادی کی سر ہوئین تھین ہر طرف مسرت و انبساط کا سامان تھا
ہر کوچہ گلی فرط خورمی سے رشک گلستان تھا لالہ رخونکے چہرے خوشی سے لال تھے نونہالان چمن
مسرت سے باغباغ ہوکر نہال تھے عندلیب شاخ گل پر بیٹھی پھولی نہین سماتی تھی خوف خزان سے بیخبر
گلچین سے نڈر ہوکر اپنے زمزمے سناتی تھی مگر کمال حسرت و الم سے ہمارا قلم یون بھی اشکبار
غم ہے کہ اونہین لوگون نے وہ بھی روز غم اندوز دیکھا جبکہ عین شباب مین گلچین قضا و قدر
نے اوس نہال گلشن امید کے گل حیات کو قلم کیا کیا بیان کیجیے کیسا ستم کیا بقول آنکہ مصرعہ
این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد ✤ اس حادثہ جانگداز اور واقعہ روح فرسا سے ایک عالم کی
نظر مین عالم تیرہ و تار ہوگیا تیر الم سینونکے پار ہوگیا مگر اس غم سے دنیا مین کون چھوٹا ہے
اس قزاق نے ہزارون قافلون کو یون ہی لوٹا ہے —
جناب شاہزادہ مرحوم کے روزنامچہ سے ہویدا ہے کہ بدو سال سے اس نونہال کے لوگون کو یہہ
خیالات تھے کہ کسی نہ کسیدن انکی نسبت اپنی خالہ زاد بہن سے ہوگی بلکہ گوبرگ کی دایہ خانہ مین
اکثر اسی امر کا چرچا رہا کرتا تھا ہر ایک یہی بات کہا کرتا تھا آپس کی مراسلت جو اکثر اونکے درمیان
اپنے اپنے اطفال کی نسبت ہوا کرتی تھی اوسمین البرٹ کی نسبت یہہ تحریر ہوا کرتا تھا کہ البرٹ بڑا

پیارا بچہ ہے خدا اسکو چشم بد حاسد سے محفوظ رکھے کیسی بڑی بڑی انکھین لال لال بال ہین ماشاء اللہ کیسے اودھرے اودھرے سرخ گال ہین ساتوین مہینے دانت نکلنے شروع ہوئے اور شاہزادہ اپنے پانون سے کھڑا ہونے لگا اور دسوین مہینے امان بابا بولنے لگا۔

شاہزادہ البرٹ کی والدہ اونکو بہت پیار کرتی تھین ہر دم اونھین کادم بھرتی تھین شب و روز اونکی پرورش بڑے ناز و نعم سے فرماتین ایک لحظہ اونکے پاس سے کہین اور نجاتین اتفاقاً ایکبار جناب بیگم صاحبہ اور اونکے شوہر ڈیوک صاحب سے بسبب ایک شکر رنجی کے افتراق ہو گیا اور ایک دوسرے سے علحدہ ہو کر مسکن گزین ہوا مگر اس لطف و پیار کا اثر شاہزادہ اکبر کے دل پر کچھ بھی نہوا گو کہ یہہ امر اکثر ہوا کرتا ہے اور تجربہ مین بھی آیا ہے کہ جہان کڑکے پر زیادہ لطف و پیار ہوتا ہی وہی لڑکا زیادہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

جناب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے مقام اتھین برگ کے قریب ایک قصر شاہی کو اپنا مسکن بنایا اور آخر کار اوسی گوشہ گزینی اور عزلت نشینی مین اس دار فانی سے سفر آخرت فرمایا لہذا اب بچونکی پرورش اونکی جدہ ماجدہ نے فرمائی تعلیم و تربیت مین بڑی دقت اوٹھائی۔

ایک تو کوبرگ کی بیگم صاحبہ اور دوسرے گاتھا کی بیگم صاحبہ تھین جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کوبرگ کی بیگم صاحبہ کی نسبت ارقام فرماتی ہین کہ وہ نہایت ذہین اور ذکی الطبع اور مردانہ مزاج تھین اور دوسری بیگم صاحبہ غضب کی خوش طبع اور خوش مزاق تھین ہر ایک سے انس رکھتین اور انتہا کی عنایت فرماتین پرہیزگاری اور نیک طینتی اونکی مشق رہتی ہر طرح سے اوپر لطف پروردگار تھا اس سالہ مین بھی اونکا ذکر خیر جابجا آیا ہی موقع موقع سے اونکا حال بھی راقم نے سنایا ہے

غرضکہ ان لڑکے بالونکی پرورش مین جو تبدل و تغیر واقع ہوا وہ بمقتضیات سے شمار کرنا چاہیے کیونکہ جناب شاہزادہ البرٹ کے مزاج کی عجیب کیفیت تھی اندنون غصہ کی کثرت تھی دایہ خانہ مین سب لڑکونکو مارتے تھے رونے اور ضد کرنے مین ہمت نہارتے تھے خود رائی دماغ مین سمائی تھی ایم فلار بجہ صاحب اونکے اتالیق کا قول ہے کہ اگر اونھین دھمکا کر خفگی سے ڈرا کر کسی امر کی ممانعت فرماتے وہ ہرگز نہ مانتے بلکہ ضد سے وہی کام کئے جاتے۔

برخلاف اس ملک کے شہزادونکے جو بدو شعور سے کسیطرح کی تعلیم و تربیت نہین پاتے ہین

چشم دادات نمناک اور سینہ قلم چاک ہے ۲۲ اگست ۱۸۹۱ عیسوی کو قصہ
روز نیسو مین رونق بخش عالم ظہور ہوا تھا —
یہہ وہ زمانہ تھا جبکہ فرنگستان کی تمام سلطنتین جدال و قتال باہمی سے فارغ البال ہوکر
کاروبار امن و امان مین مصروف تھین اور اسوقت نپولین اعظم سنٹ حلینہ کے محبس مین
مقید ہوکر بجراست دربانان خروس تاج دلوایان نواب مزاج اپنے انجام بے ہنگام اور افتاد
نافرجام پر خوض و غور کر رہا تھا اور اسی عرصہ مین جوانان برطانیہ ملک ہندوستان مین پنڈاریون
سے معرکہ آرا تھے اور اسی عہد مین رسم قبیح ستی ہونیکا بر لب دریاے گنگ اوسکی
موجون مین بہا دیا گیا تھا —
آج تک بہت سے لوگ ایسے زندہ ہین جنھون نے اپنی آنکھون سے وہ روز سعید دیکھا ہے
جسدن شاہزادہ البرٹ تولد ہوے تھے اور اونکی میلاد کی خوشی مین تمام سلطنت سیکس کو
برگ گا تھا مین شلک مبارکبادی کی سر ہوئین تھین ہر طرف مسرت و انبساط کا سامان تھا
ہر کوچہ گلی فرط خورمی سے رشک گلستان تھا لالہ رخونکے چہرے خوشی سے لال تھے نونہالان چمن
مسرت سے باغباغ ہوکر نہال تھے عندلیب شاخ گل پر بیٹھی پھولی نہین سماتی تھی خوف خزان سے بیخبر
گلچین سے نڈر ہوکر اپنے زمزمے سناتی تھی مگر کمال حسرت و الم سے ہمارا قلم یون بھی اشک ریز
غم ہے کہ اونہین لوگون نے وہ بھی روز غم اندوز دیکھا جبکہ عین شباب مین گلچین قضا و قدر
نے اوس نہال گلشن امید کے گل حیات کو قلم کیا کیا بیان کیجیے کیسا ستم کیا بقول انکہ مصرعہ
این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد * اس حادثہ جانگداز اور واقعہ روح فرسا سے ایک عالم کی
نظر مین عالم تیرہ و تار ہوگیا تیر الم سینونکے پار ہوگیا مگر اس غم سے دنیا مین کون چھوٹا ہے
اس قزاق نے ہزارون قافلون کو یون ہی لوٹا ہے —
جناب شاہزادہ مرحوم کے روزنامچہ سے ہویدا ہے کہ بدو سال سے اس نونہال کے لوگون کو یہہ
خیالات تھے کہ کسی نہ کسیدن انکی نسبت اپنی خالہ زاد بہن سے ہوگی بلکہ گوبرگ کی دایہ خانہ مین
اکثر اسی امر کا چرچا رہا کرتا تھا ہر ایک یہی بات کہا کرتا تھا آپس کی مراسلت جو اکثر اونکے درمیان
اپنے اپنے اطفال کی نسبت ہوا کرتی تھی اوسمین البرٹ کی نسبت یہہ تحریر ہوا کرتا تھا کہ البرٹ بڑا

اس چھوٹے سے رسالہ نے ہماری نظرونکے سامنے جناب پرنس مرحوم کی ایک تصویر تواریخی کھینچ دی ہے جس سے تمام حال از ابتدا تا انتہا جناب مرحوم کا مفصلاً مشروحاً واضح ہوجاتا ہے ہر فرد بشر اوسکے مطالعہ سے مسرت تازہ اور حظ بے اندازہ اوٹھاتا ہے علاوہ اس کتاب مستطاب کے جسکا ذکر صدر مین ہوا ہے اس رسالہ کی تحریر مین جناب ملکہ معظمہ کی تصنیف خاص فیض اختصاص مسمی بہ ہائی لینڈ جرنلس سے بھی انتخاب کیا گیا ہے۔

جناب پرنس البرٹ فرانسس آگسٹس چارلس امانیول شاہزادہ کانسرٹ انگلستان صاحبزادہ دوم جناب آرنسٹ فرمانفرما ڈیوک سیکس کوبرگ گاتھا کے بطن خاتون نجستہ نہاد فرخ نژاد جناب شاہزادی لوئیسا زوجہ اول سے جو حسن وجمال مین یکتا فضل وکمال مین بے ہمتا مشہور نزدیک ودور تہسین تولد ہوے تھے۔

اسمائے نامی جناب فریڈرک جنگ دوست اور شاہزادہ اول اور الکٹر سیکسنی اور جناب فریڈرک عقیل جو لوتہر کے حامی ومددگار اور انیس قلبی اور مونس دلی تھے اور جناب جان فریڈرک عالی حوصلہ جناب شاہزادہ مرحوم کے بزرگوارون کی ایک فہرست مطول فرمان روایان ملک مین مندرج ہین اور اون لوگون کی عظمت سلفی سے اس خاندان والاودمان کا نام مثل مہر نصف النہار کے درخشان ہے۔

جناب ڈیوک آرنسٹ والد ماجد مرحوم جناب شاہزادہ البرٹ کے جملہ نو بھائی بہن تخم جنمین سے دو تو صغر سنی ہی مین چاشنی چش ساغر ممات ہوے باقی اپنے اپنے زمانہ مین یوروپ کے نامی وگرامی خاندانون مین گذرے ہین۔

اس قلیل الحجم رسالہ مین اونکے گذشتہ حالات کامیابی کے مشہور واقعات اور اونکی ثروت وحشمت کا بیان اور اوج عروج کا مفصل اعلان گنجایش نہین رکھتا ہے ورنہ اسبات کا دریافت کرلینا کہ انکے بزرگون کا متوسط درجہ سے شاہزادون مین شمار ہونا اور بعض بعض کا بذات خود مالک تخت وتاج ہوجانا اور بعض کا پیوند یورپ کی جلیل القدر عظیم الشان خاندانون مین ہونا کچھ دشوار نہ تھا۔

یہہ شاہزادہ عالی تبار کو دون وقار جسکے ماتم سخت مین اس رسالہ کے الفاظ سیاہ پوش اور

تحقیق غواص فکر ہر چند ہزار ہزار غوطے لگاتا ہے مگر در مقصود کا پتا نہین پاتا ہے باوجود یکہ ملال خاقانی و آلام سلطانی بذریعۂ اشتہارات کے مشتہر ہوجاتے ہین مگر تاہم لفافہ حالات خانگی شاہزادگان عالی وقار اور بیگمات والاتبار کا مثل پردہ نشینان عفت کوش کہ نظر خلائق سے پوشیدہ اور کافۂ انام کے لیے سر بمہر رہتا ہے مگر جویندہ کا اشتیاق مجسم ہوکر گرد ایوان شاہی کے ہمہ تن گوش بنکر اسی نظر سے گھومتا ہے کہ شاید نخبے از حکایات و پارۂ از حالات و دود مان شاہی کسی آیندہ رونداد یا مقرب خاص کی زبانی کسی تقریب سے سُن پائے تو حیرانی رفع ہو دل کو تسکین ہوجائے یہہ بات تو ظاہر ہے کہ شاہزادے اور شاہزادیون کے حالات روزمرہ کے واقعات چشم عوام سے پنہان رکھے جاتے ہین ہر ایک وہان تک کب رسائی پاتے ہین بدین وجہ ایسے اشخاص کے تذکرہ کے لیے واقعات دلچسپ کا فراہم کرنا اور نتیجہ مختتم کا نکالنا امر محال نہایت اشکال ہوتا ہے مگر خوش قسمتی سے اس رسالہ کی تحریر مین ایسی مشکلات پیش نہین آئین کیونکہ جناب پرنس کانسرٹ کے روزنامچہ دستخطی خاص سے بڑی مدد پائی ہے تالیف رسالہ ہذا کی خوب سبیل نکل آئی ہے یہہ وہی روزنامچہ ہے جسکے بارہ مین جناب ملکہ معظمہ دامت ملکہا نے اعلان فرمایا ہے کہ ما بدولت و اقبال ہمہ حال ہر طبقہ رعایا سے اپنے افکار و دردِ تنہائی اور حالات انبساط و شادمانی کو مخفی کرنا پسند نہین کرتے ہین بلکہ بخوشی تمام ہر خاص و عام کے لیے مشتہر کرتے ہین —

اس روزنامچہ کے بابت جو ابھی تحریر ہوا ہے کہ ایک ایسی بکار آمد کتاب ہے جسکے مطالعہ سے سوانح تاریخی اور اتفاق باہمی کا لطف حاصل ہوتا ہے اور جسکی عبارت عالمانہ اور طرز تحریر فاضلانہ ہے فی الحقیقت سچ ہے ایسی کتاب کسیکی نظر سے کم گذری ہوگی —

علم سوانح عمری مین کیا لکھون کہ یہہ کیسی کتاب ہے حق تو یہہ ہے کہ لاجواب ہے جناب پرنس کانسرٹ مرحوم خود وقائع روزمرہ اپنی صاف صاف ضبط تحریر مین لائی ہین نہایت سلاست و فصاحت سے جملہ مراتب ادا فرمائے ہین اسلیے اوسکا اثر جناب ملکہ معظمہ کے ہر فرقہ کی رعایا کے حالات اور عادات اور اتفاق باہمی پر عام اس سے کہ وہ رعایا برطانیہ اہل یورپ و انگلستان ہو یا وہان سے بفاصلہ دور و دراز واقع ہوتا ابدالدہر قائم و برقرار رہیگا —

اس سلیم الطبع حلیم المزاج سے وہ کارنمایان اور امور رفاہ عام ظہور مین آئے ہین جنسے کبھی اوسکو اپنی نمایش یا خود فروشی خواہ خودستائی یا نمود مقصود نہوئی جو کام اوسنے کئے اونکا ادا کرنا اپنے اوپر مثل فرائض کے واجب سمجھا اور نہایت غور اور تعمق اور امعان نظر کے ساتھہ اونکے انصرام و انجام مین ایفاء حقوق خدمت کا نہایت بلا ہچمچی خیال کیا۔ اس شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی حکایات عمری نہایت دلچسپ اور پرسوز و گداز ہین جنمین کشش مقناطیسی صرف وہی لوگ نہین پاتے ہین جو تذکرہ مشاہیر کے مطالعہ اور سیر کے شائق ہین بلکہ ہر فرد بشر خواہ امیر ہو یا غریب اوسکے مطالعہ سے نہایت عمدہ پند سودمند متعلقہ مراتب خانہ داری اور کفایت شعاری حب الوطنی اور مردم دوستی حاصل کرسکتا ہے —

اس شاہزادہ عالیجاہ کے حالات کے دیکھنے سے یہہ امر صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ گو کہ کسی شخص کا مقام قصر شاہی ہو اور سخت مشکلات غلط فہمی حاسد عداوت قلبی ارباب فساد طعن تشنیع کوتہ اندیشان بدنہاد و سخن تراشی جماعہ سست بنیاد ضعیف الاعتقاد سدراہ ہون اور خود تن تنہا ملک بیگانہ نکوئی دوست نہ یگانہ نکوئی مشیر نہ صلاحکار ہو صرف اپنی ہی عقل دقیقہ رس پر اعتبار ہو تو بھی انسان ضعیف البنیان کسقدر نیکیان اپنی ابنائے جنس کیواسطے کرسکتا ہے اور کسطور سے معاقد بالانحل اپنی ناخن تدبیر سے کھول سکتا ہے پس ایسے شاہزادہ فرخ نہاد عالی نژاد کا تذکرہ کیونکر نہ ہر دل عزیز اور خوب ہو کیون نہ دلچسپ اور سبکو مرغوب ہو ہم رعایا خیر خواہ کی رہنمائی کے لیے اونکے امورات آہم خلائق چراغ ہدایت ہین ہمکو لازم بلکہ الزم ہے کہ اون امور کو اپنا دستور العمل بنائین بدل و جان اونکی تعمیل مین سعی بلیغ عمل مین لائین —

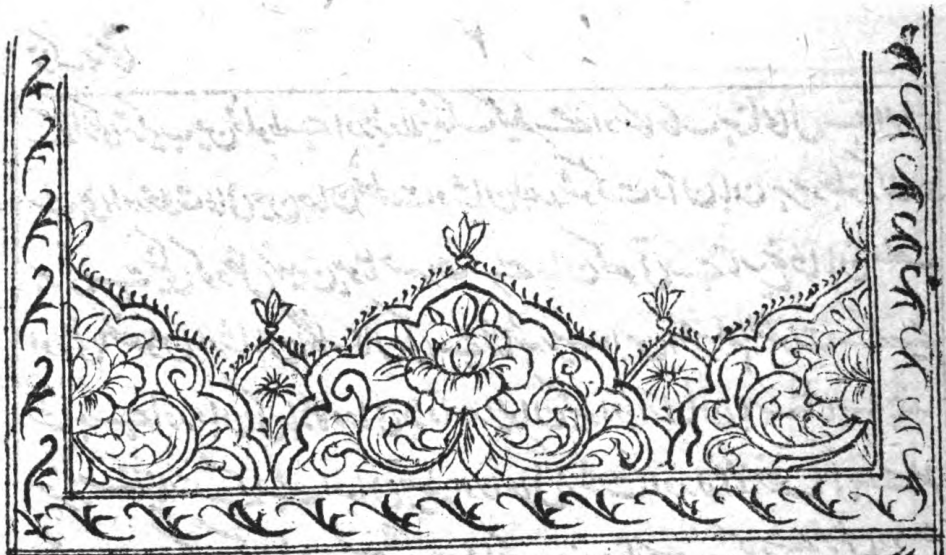
خاندان شاہی سے ایسے شخص کے حالات کی تفتیش و تصحیح جسکا چہلم تک نہوا ہو اور خاک گور بادل صد چاک ہنوز سرد نہوئی ہو ایک ماتم تازہ ہے کیونکہ جن واقعات اور گذشتہ حالات سے اوسکا تذکرہ مرتب کیا جاتا ہے وہ تا حیات اوس عالی صفات کے گوش عقیدت کوش کا نہ انام اور خاص و عام تک نہین پہونچتے ہین بلکہ بعد وفات بھی عرصہ دراز تک واقعات قابل تحریر اور حالات لبسر اوقات خانہ کے مثل نوعروس حجاب آلود کے حجلۂ خفا مین ایسے مخفی رہتے ہین

کے ارکنی ترکیب مین مخلوط ہے اور جزو لاینفک کیطرح سے اوسکا حک ہونا محال ہے ایوان
شاہی اور محلات عالی مین جہان عظمت و شان بصد شوکت و آن بان ہر سو جلوہ کنان
ہوتی ہے نیکی کو دخل نہین ہوتا حسرت سے جان کھوتی ہے تاریخ شاہان سلف
اور علی الخصوص بادشاہان انگلستان کی بے شائبہ ریب اس امر مسلم الثبوت کے لیے
شاہد ہے اور وہان کی بارگاہ عالی جاہ اور ایوان کیوان نشان باستثناے چند
معزز مستثنیات کے ایسے افعال قبیحہ اور اعمال زشت اور لذائذ نفسانی سے مملو
پایا گیا ہے جسکے دیکھنے خواہ سننے سے ممالک ہند و فارس کے بڑے عیش دوست
لوگ عرق خجالت مین غرق ہوجاتے ہین اور بلحاظ شرم و لحاظ کے انگشت بدندان
ہوکر نقش دیوار بن جاتے ہین —

بادشاہ ہنری ہشتم کے بوالہوسانہ فسق و فجور شاہان خاندان اشٹورٹ کے مطلق خان
عاشق تنی اور تماشا بینی اور محافل سپہر مشاکل رقص و سرود مین شب و روز مصروف رہنا
اور شاہان خاندان برنزدک کے غیر اصلاح پذیر اور لاعلاج فضول افعال اور حرکات
ناشایستہ کا اوس زمانہ کے بادشاہون اور اہالیان دربار اور مصاحبین ذی اقتدار کے
اوضاع و اطوار پر بڑا اثر ہوجاتا تھا —

راقم کے نزدیک بادشاہان انگلستان کے خاندانون کی قدیم تاریخ مین کسی بادشاہ کے
طریقے ایسے نہین معلوم ہوتے ہین کہ جنکی پیروی سے کوئی شخص براہ راست نمرا مقصود
کو پہونچ جاے یا اوسکے اتباع سے بہرہ مند اور فیضیاب ہوسکے بلکہ بالعکس اسکے پیدا ایشہ
ہوتا ہے کہ ایسا نہو کوئی صاف طینت نیک طبیعت اونکی تتبع سے اوسی عوارض ساری
اور امراض پرازخواری مین مبتلا ہوجاوے —

لیکن باینہمہ وہ عالی جناب گردون رکاب جنکا ذکر خیر جمیع سامعین مین گوش گذار کیا چاہتا ہون
گو کہ خاندان شاہان انگلستان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین مگر اپنی خلقی پرہیزگاری اور
صفائی جبلی سے اون عیوب سے مبرا اور معرا ہین جنسے دیگر اورنگ نشینان سلف خالی
نہین پاے گئے ہین —



سرگذشت جناب شاہزادہ البرٹ مرحوم شوہر عالی تبار گردون وقار ملکہ معظمہ وکٹوریا دامت ملکہا وسلطنتہا

سرگذشت کسی شاہزادہ عالی تبار یا والی ملک خواہ کسی رئیس خود مختار یا کسی فرمان فرما کی جو عالی نسب اور والا حسب ہو اور جسکی نسبت کسی عالی خاندان معالی دودمان مین ہوئی ہو کافۂ انام اور فرقۂ عوام کے لیے داخل نصائح و پند نہین ہوتی کیونکہ زشتی اعمال اور گناہ کبیرہ انتہا کے فطرت اور زبون تر معائب اور طرح طرح کے فسق و فجور سے اوسکے حالات معرا نہین ہوتے ہین یہہ بڑی خوش طالعی متوسط درجہ کے لوگون کی ہے کہ وہ اون عیوب کی تحریص و ترغیب سے مامون و مصون رہتے ہین —

یہہ امر تو راست راست بالکل واقعات سے ہے کہ سب لوگ ایک سے نہین ہوتے ہین اور نہ یہہ کوئی قاعدہ کلیہ ہو سکتا ہے کہ سب برے ہی ہون بلکہ ہر حال مین کوئی زمانہ مستثنیات سے خالی نہین گذرا ہے اور فی زمانہا بھی ایسے لوگ موجود ہون گے مگر علم تواریخ سے صاف ظاہر اور ثابت ہے کہ ارتکاب جرائم کبیرہ اور اقدام امور قبیحہ اسی فرقہ خاص کے واسطے مخصوص ہو گئے ہین اور حظا لنفسانی زشتی اعمال اور حرص اور آز اور ہوا و ہوس و تلون طبعی غایت درجہ کی بے رحمی اور بیباکانہ رغبت فسق و فجور اور بہائمانہ اطفاے نائرۂ نفسانی اور کبر و غرور سے اس فرقہ کا خمیر ہوا ہے اور مادۂ وجود مین اونکے موجود ہے اور مثل عناصر اربع

ہمیشہ اوسپر نظر رکھے

سبب تالیف کتاب

اب ہیچمدان ناکارہ زبان خاکسار زرہ بیمقدار جہالت کا دوست ثنا بینگی کا عہدہ بشمہ برناتمہ سپرد خدمت ساعیون ناظرین عرض سا ہی ایک ذکر کا بیجا جاہی کہ میری دلمین بیجہ خیال آیا کہ افسوس ہلوگ بڑے نصیب ہین اپنے مالک اور بادشاہ سے اتنے دور ہین کہ اوسکی زیارت سے بھی معذور ہین ایسی قسمت کہانسے لائین کہ اوسکے دربار مین باریابی سریر علالت تخت سلطنت پر اوسکے جلوس فرماد یکھین ہر دبانہ تسلیمات و کورنشات بجالائین کاش دور ہی سے جلوس سواری شل بادبہاری نظر آئی تو بھی مراد دل حاصل ہوجاہی اور بیجہ بات تو خواب و خیال ہی امحال ہی کہ اوس سے ہمکلام ہون یا کچھ عرض معروض کرین رہے نصیب ہمارے دادون ہم وطنونکے ہین جو انگلستان جنت نشان کی سیر کرآئی ہین اور ایسے شہنشاہ عالیجاہ کی زیارت سے مستفید ہوچکے ہین اور اونھون نے بچشم دیکھا ہی کہ جناب مستطاب ملکہ معظمہ کے کیا کیا الطاف خسروانی اور مراحم جہانبانی بحال رعایا ہی بعلانیہ مبذول ہین جنکے دلوکی مرادین حصول ہین مگر ہم ایسے مہجور حضور ایسے دور رہبت ہین کہ جنھون نے انگلستان کو بچشم ملاحظہ کرنا کیا خواب مین بھی نہین دیکھا ہی مگر ان اخبارات سے اپنے بادشاہ کی حالات خیریت سمات پڑھ یا سنکر پاس حق نمک اور وفاداری اپنا دل خوش کرلیا کرتی ہین لیکن بہت سی لوگ ایسے بھی ہین کہ وہ ان وسیلون سے بھی محروم ہین اونکی امید کسیطرح سے بر نہین آتی ہی حسرت بڑہتی جاتی ہی مگر ہمارے شہنشاہ عالیجاہ نے اپنے حالات غرائب واقعات نہایت شرح وبسط کے ساتھہ اپنے روزنامچہ خاص مین جسکی بیس جلدین ہین اور مطبوع ہوکر مطبوع مطابع صفار مکبار ہوا ہی ارقام فرمائی ہین اور تمام رشتہ داران شاہی اور قرابت مندان بادشاہی اور سلاطین عظام اور پرنس کانسرٹ اونکے شوہر عالیمقام کی حالات اوسمین مندرج ہین اور سوای اوسکے اکثر حکایات مختلف کتابونمین پائی جاتی ہین جمعہ انسانی ایک جگہہ دستیاب نہین ہوسکتی اور تلاش سے بھی نہین ملتی اگر ملی بھی تو انگریزی مین جسسے ہر فرد و بشر جو اوس علم سے ماہر نہین مستفید نہین ہوسکتا لہذا قبل اسکے کہ مین اپنے عزیز ہم وطنون کو یہ مژدہ سناؤن کہ مینے اوس روزنامچہ کا اردو مین ترجمہ اپنے ذمہ ہمت پر لیا ہے جو کام فرصت پر منحصر ہی اول مین چند اوراق مشتمل بر حالات جناب پرنس کانسرٹ شاہزادہ البرٹ نذر احباب کرتا ہون امیدوار ہون کہ اگر بروقت ملاحظہ کوئی سہو و خطا پائین جو تقاضا بشریت بمقتضا انسانیت ہے تو عالی ہمتی اور دریا دلی سے اوسکو عفو فرماکے بدعای خیر یاد فرمائین یہی میری واسطے بس ہی باقی ہوس ہے

مقام پرتاب گڈھ اودھ ۱۵ مئی ۱۸۶۲ عیسوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

سزاوار حمد و ثنا خالق عرش و سما ہی ہماری تعریف سے اوسکی تعریف سوا ہے ہمارے اوسکے درمیان نسبت
بین پیدا ہی کہ ہم بندے ہین وہ خدا ہی پس اب اگر کچھ بولین زبان کھولین تو کیا مزا ہی جھوٹا منھ بڑی بات
کسی نے سچ کہا ہی بچھلا ہم ایسے نادان مکتب جہالت کے ابجد خوان اوسکی تعریف کیا کرین جہان بڑے
بڑے شناور اوسکے بحر اوصاف مین غوطے کھائین بیچارے خاک کے کبھی تھاہ نپائین سبحان اللہ کیسا قادر ہی
جسنے ایک لفظ کن سے کونین کو بنایا ہی فرش خاک کو سطح آب پر بچھایا ہی اوسکی قدرت سے خیمہ افلاک بیچوبند
استادہ ہی ہر وحش و طیر اوسکی اطاعت کی لیے آمادہ ہی وہ حکم الحاکمین رب العالمین ہی یہی کہنا کافی ہی کہ سب سے برتر ہی

نعت

اسکے بعد جو اوسکے فرستادہ ہین جنکا ظہور اس عالم ایجاد مین محض ہمارے ہدایت کی لیے ہوا اونکی
بھی تعریف ضرور ہے کیون کہ اونھون نے جہل کی تاریکی مٹائی ہمکو راہ حق دکھائی

تعریف سلطان وقت

انکے بعد جو ظل اللہ ہین مقبول بارگاہ ہین اونکی صفت و ثنا بھی منجملہ ضروریات سی ہی اگر خاموش رہین
تو بیوفائی ہی کیونکہ یہہ بھی مثل فرائض کے واجبات سی ہی اور حق بھی ہی کسلیے کہ جسکی حکومت عہد
سلطنت مین ایسی آسایش و آرام پائین بڑی خطا ہی کہ اوسکو بھول جائین ہمارا جان و مال اوسپر
فدا ہی کیونکہ وہ سایہ خدا ہی بیشک ہمارے اوپر فضل رب ہوا کہ ہمارا ایسا عادل اور رحم دل بادشاہ ہوا شب و
روز ہماری دعا ہی خدا سی التجا ہی کہ وہ صد و سی سال سلامت رہی غرب سے شرق تک اوسکی سلطنت
رہی بفضل پروردگار عالم و عالمیان و بکرم خالق جہان و جہانیان سریر آرای سلطنت متحدہ
انگلستان و مملکت قدیم ہندوستان تاج بخش خواقین جہان تاج ستان شاہان گردنکشان
خاقان بخت خاقان ابن خاقان ملکہ دوران بلقیس زمان خاتون جہان جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا
دامت سلطنتہا دملکہا ہی جسکے آستان فلک آشیان و ایوان نصفت نشان پر امن و امان پناہ
پائی ہی فتح و ظفر دست بستہ در دولت پر حاضر آئی ہی اقبال نے حلقہ اطاعت گوش جانمین ڈالا ہی اوسکے
آفتاب حکومت کا آج دنیا مین اجالا ہی خداوند کریم ایسے رحیم شہنشاہ کو ہمیشہ سایہ گستر رکھے عنایت کی

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر عطاے خطاب از جانب ملکہ اور اجراے فرمان برائے تعظیم	۲۹
ذکر احوال راہ بمقامات مختلف اور بمقام مبعد سنت جیمس	۳۰
ادائے رسم نکاح شاہزادہ کی	
ذکر اتحاد و محبت باہمی شاہزادہ و ملکہ بعد شادی کے	۳۱
ذکر رخصت ہونے برادر البرٹ کا انگلستان سے	۳۲
اور مختصر احوال الفت شاہزادہ کا اپنے وطن	
اور اہل وطن سے اور غم ترک وطن کا	
ذکر حصول و قفیت قانون انگلستان شاہزادہ کا	۳۳
ذکر شورہ شاہزادہ کا امور مملکت مین اور اعتراض	۳۴
کرنا بعض ارکان سلطنت کا اور قانون سخت کا	
ضبط کرنا شاہزادے کو	
ذکر تقرر ہونا شاہزادہ کا چانسلر یونیورسٹی بعد وفات	۳۹
ڈیوک ناروتھمبرلینڈ کے	
ذکر تقرری عہدہ میر مجلسی ٹرینٹی ہاؤس پر شاہزادہ کا	۴۰
اور تجویز نیسپہ سالاری افواج بحری اور بری اور انکا	
کرنا شاہزادہ کا بخیال جدائی ملکہ کے اور منعقد کرنا	
ایک جلسہ نمایش گاہ عظیم کا	
ذکر طیاری آلات کاشتکاری کے تجویز نمایش گاہ	۴۱
کے لئے اور پہلوتہی کرنا ارکان گورنمنٹ کا اعانت سے	

خلاصہ مطالب	صفحہ
اور تحریک شاہزادہ کی اور تقرری جلسہ ۱۸۵۸ء	
کیفیت بعد اختتام نمایش گاہ کی شاہزادہ پر	۴۳
اتہام لگانیکی کہ یہ جلسہ صرف اپنی غرض کے لیے کیا	
اور بری ہونا اوس تہمت سے شاہزادہ کا	
ذکر سفر شاہزادہ و ملکہ بجانب اسکاٹلنڈ وغیرہ	۴۶
ذکر ابتداے علالت شاہزادہ	۴۷
ذکر وفات شاہزادہ اور ملال اعزا	۴۹
ذکر تجہیز و تکفین و تدفین شاہزادہ کا	۵۰
ذکر ملکہ معظمہ کی گفتگو اولاد سے بطور مشورہ	۵۴
ذکر اخلاق و خرق عادات مین شاہزادہ کے	۵۶
ذکر سادہ وضعی مین شاہزادی کے	۵۷
ذکر توجہ تعلیم شاہزادہ نسبت اولاد کے	۶۵
ذکر ملکہ معظمہ اور شاہزادے کی اتفاق مین	۶۶
ذکر صفات شاہزادہ کا	۶۷
ذکر کتاب سوانح عمر شاہزادہ کا اور کتب موسوم	۶۸
بہ حالات طفلی شاہزادہ اور روزنامچہ کا کتب	
خانون مین ملکہ کا پیش کرنا	
ذکر مختصر احوال شاہزادہ کی نیکیون کا اور	۶۹
اوس بہبود کا جو خلائق اور غربا کے لیے کیا	
ذکر تعداد اولاد شاہزادہ کا	۷۵

فہرست مطالب تزک جرمنی

خلاصہ مطالب	صفحہ
دیباچہ	۱
روزنامچہ کی تعریف جس سے یہ ترجمہ ہوا	۴
ذکر ولادت شاہزادہ کانسرٹ و ذکر اسمای نامی جناب فریڈرک جنگ اور ڈیوک آرنسٹ کے حالات	۵
ذکر ایام ولادت شاہزادہ البرٹ اور ذکر مختصر اوسکے حسن کا	۶
ذکر محبت والدہ اور آپس کی شکر رنجی سے علیحدہ ہوکر انسین برگ کے قریب بیگم صاحبہ کے ایک قصر بنا کر رہنے اور قضا کرنے کا اور پرورش اولاد کی جدۂ ماجدہ سے	۷
ذکر تعلیم شاہزادۂ البرٹ کا اور مختصر روزنامچہ	۸
ذکر حلیم الطبعی اور فیاضی شاہزادہ کا	۱۰
ذکر ارادہ نسبت شاہزادہ کا جناب ملکہ معظمہ سے اور ورود فرمانا انگلستان مین	۱۳
ذکر مراجعت وطن اور تعلیم پانا وہان اور اپنے ہم مکتبون سے باخلاق پیش آنا	۱۵
ذکر شوق ورزش اور زور آزمائی شاہزادہ	۱۷
ذکر مدرسہ بان کے چھوڑنے شاہزادیکا اور جلوس	۱۸

خلاصہ مطالب	صفحہ
ملکہ معظمہ بعد وفات ولیم چہارم اور تہنیت نامہ لکھنا شاہزادۂ البرٹ کا	
ذکر سفر شاہزادہ کا بطور گلگشت سکے	۱۹
ذکر تحریک شاہ بلجیم و درباره نکاح اور تحریر کرنا	۲۱
جواب ملکہ معظمہ کا بطلب مہلت	
ذکر خیالات شاہزادہ بوجہ تحریر جواب ملکہ معظمہ	۲۲
ذکر خلاصہ فقرہ عذریہ از جانب ملکہ بنام شاہ بلجیم اور آنا شاہزادہ ونکا بطرف انگلستان	۲۳
ذکر گلدستہ دینے ملکہ معظمہ کا شاہزادہ البرٹ کو	۲۴
مجمع عام اور جلسہ رقص مین اور مسرت شاہزادیکی	
ذکر عذر شاہزادہ بعالم مسرت حصول تحفہ اور تحریر کرنا	۲۵
خط ملکہ معظمہ کا اپنے چچا کو مشعر جملہ حالات کے	
ذکر اظہار مطلب کرنا ملکہ کا روبرو پارلیمنٹ کے اور	۲۶
واپس جانا شاہزادہ کا اپنی وطن کو واسطے لانے اجا کے	
ذکر اظہار عزم ملکہ کا زبان ڈیوک کیمبرج سے	۲۷
روبرو ہوس آف پرلیس کے	
ذکر رخصت شاہزادہ از وطن مالوف بجانب گاتھا	۲۸

